Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
61

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
45-46

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

15-22 ذی الحجہ 1433 ہجری قمری 8-15 اخاء 1391 ہش 8-15 نومبر 2012ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس
وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب بھی میں مختلف ممالک کے دوروں پر گیا ہوں اور جماعتوں کے دوروں پر جاتا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کے ذریعہ اسلام کی نئی شان غیروں پر ظاہر ہوتے دیکھتا ہوں‘‘۔

(فرمان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

قرآن مجید کی سورۃ الجمعہ میں سرور کائنات، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کی خبر دی گئی ہے ایک اولین میں اور دوسری آخرین میں۔ آپ کی پہلی بعثت میں تکمیل ہدایت کا مکمل اور اعلیٰ انتظام قرآن مجید کی ابدی شریعت کی صورت میں دنیا کے سامنے موجود ہے جبکہ آخرین کی بعثت میں تکمیل اشاعت دین مقدر تھی جو کہ آپؐ کے ظل کامل سیدنا حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہونی تھی۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اُس نے اپنے وعدہ کے مطابق سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو مسیح و مہدی کے مقام و مرتبہ پر فائز فرمایا اور آپ کے ذریعہ اشاعت اسلام کی تکمیل کے سامان مہیا فرمائے۔ آپ نے اپنی ساری زندگی اشاعت اسلام کیلئے وقف فرما دی۔ آپؑ نے ہر دن نئے سے نئے طریقوں سے اسلام کی اشاعت کے سامان بہم پہنچائے۔ آپ نے اس غرض کی تکمیل کیلئے جہاں کتب واشتہارات، تقاریر مجلس عرفان سے فائدہ اُٹھایا وہاں وقتاً فوقتاً خالصتاً اشاعت اسلام کیلئے آپ نے ہندوستان کے مختلف شہروں کے سفر کئے چنانچہ سفر دہلی، لدھیانہ، لاہور، ہوشیار پور وغیرہ آپ کے مشہور سفر ہیں۔

آپؑ کی وفات کے بعد خلفاء کرام کا مبارک سلسلہ شروع ہوا۔ تمام خلفا نے اشاعت اسلام کیلئے ہر ممکن نئے طریقے کو استعمال کیا۔ سائنس کی ہر نافع ایجاد کے ذریعہ اسلام کی خدمت سرانجام دی۔ چنانچہ لاؤڈ اسپیکر، فون، فیکس، ٹیلی ویژن، موبائل کا صحیح استعمال جماعت احمدیہ نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔

اشاعت اسلام کیلئے خلفاء کرام نے وقتاً فوقتاً دنیا کے مختلف ممالک میں سفر کئے چنانچہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا سفر ۱۹۲۴ یعنی ویمبلے کانفرنس، حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا سفر لندن ۱۹۷۸ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا دورہ انڈونیشیاء ۲۰۰۰ مشہور و معروف ہیں۔ خلفاء کرام کے ذریعہ اشاعت اسلام کے لئے کیے جانے والے اسفار کا بابرکت سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲/اپریل ۲۰۰۳ء کو مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی اشاعت اسلام کیلئے مسلسل سفروں کا سلسلہ شروع فرمایا۔ اور ہر سال اس غرض کیلئے حضور انور مختلف ممالک کا دورہ فرماتے ہیں۔ دوران سال سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہالینڈ، جرمنی، امریکہ، کینیڈا اور اندرون ملک انگلستان کے کئی مقامات پر سفر کئے۔ سفر ہالینڈ کے دوران حضور انور نے اپنے دورہ جات کی غرض و غایت اور افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔

’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب بھی میں مختلف ممالک کے دوروں پر گیا ہوں اور جماعتوں کے دوروں پر جاتا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کے ذریعہ اسلام کی نئی شان غیروں پر ظاہر ہوتے دیکھتا ہوں‘‘۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ جون ۲۰۱۲ مطبوعہ ۹ اگست ۲۰۱۲ اخبار بدر)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الٰہی تائیدات پر مشتمل دورہ امریکہ، تاریخ ۱۶ جون ۲۰۱۲ تا ۲ جولائی ۲۰۱۲ (کل ۱۸ یوم) فرمایا۔ یہ سارا دورہ الٰہی تائیدات کے جلوے لئے نظر آتا ہے۔ مساجد کا افتتاح، مجالس عاملہ سے میٹنگز، مختلف ممالک کے وفود سے ملاقات، جلسہ سالانہ امریکہ کیپٹل ہل میں ممبران پارلیمنٹ سے خطاب وغیرہ کئی غیر معمولی امور اس دورہ میں ہمیں نظر آتے ہیں۔ اس دورہ کی مکمل تفصیل قارئین بدر کیلئے پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

ضروری اعلان بسلسلہ Live خطبہ جمعہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جیسا کہ احباب جماعت جانتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مسجد بیت الفتوح لندن سے ٹھیک شام ساڑھے چھ بجے براہ راست نشر ہوتا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ جو وقت کے مناسب حال بھرپور روحانی غذا ہوتا ہے اور اخلاقی و روحانی صحت کیلئے بیحد ضروری ہے۔ نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ہماری نسلوں کیلئے بھی ایک بیش قیمت روحانی غذا ہے۔

یہ خطبہ جمعہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ براہ راست ہندوستانی وقت کے مطابق ساڑھے چھ بجے نشر ہوتا ہے اور پھر جمعہ کے روز ہی رات 9.00 بجے کے بعد پھر رات کو ہی 12.00 بجے کے بعد اور ہفتہ کے روز فجر کے بعد نشر ہوتا ہے بعدازاں دوران ہفتہ مختلف اوقات میں بھی نشر ہوتا رہتا ہے۔ جن بھائی بہنوں کو لائیو خطبہ جمعہ کے ٹیلی کاسٹ ہوتے وقت کوئی مجبوری ہو وہ اگرچہ اس کو دوسرے اوقات میں بھی سن سکتے ہیں۔ لیکن لائیو خطبہ جمعہ کی برکات اپنی جگہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب خطبہ کے لئے تشریف لاتے ہیں تو حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ دیتے ہیں اور پھر خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے سے قبل بھی السلام علیکم کی دعا دیتے ہیں جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ان تمام احمدی بھائیوں کیلئے برکتوں اور رحمتوں سے بھرپور تحفہ ہوتا ہے۔ جو ہوا کی لہر کی طرح ہر اس انسان پر خدا کی رحمتیں نازل کرتا ہے جو اس وقت گھر میں مسجد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سن رہا ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے گھر میں یا مسجد میں اپنے امام کا Live خطبہ ہمہ تن گوش ہو کر سن رہے ہوتے ہیں اور ان نصیحتوں کے مطابق خود کو تیار کر رہے ہوتے ہیں ایک عجیب جماعتی کیفیت رکھتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں پوری قوم کی قوم علیٰ حسب مراتب روحانی زندگی حاصل کر رہی ہوتی ہے۔ اور یہی وہ نکتہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے کہ یایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (انفال ۲۵) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتوں کا جواب دیا کرو جب وہ تم کو روحانی طور پر زندہ کرنے کیلئے بلائیں۔

لہٰذا تمام زونل امراء کرام/مقامی امرا/صدران جماعت و ذیلی تنظیموں کے عہدیداران اور تمام مبلغین و معلمین کرام سے نہایت درد بھرے دل کے ساتھ درخواست ہے کہ دل و جان سے کوشش کریں کہ کوئی بھی احمدی مرد یا عورت اس روحانی مائدہ سے محروم نہ رہے بلکہ ہمارا فرض ہے کہ ہم کوشش کریں کہ اپنے ایم ٹی اے سینٹر پر اور گھروں میں غیر احمدی بھائیوں کو بھی دعوت دیں تا کہ وہ اس روحانی غذا سے فیضیاب ہو کر امام وقت کے دامن عاطفت میں پناہ لینے والے بن جائیں۔ اسی طرح یہ بھی کوشش کریں کہ ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے حضور انور کے لائیو و دیگر پروگرام نیز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی مجالس عرفان درس القرآن کے علاوہ اُردو پروگرام راہ ہدیٰ انگلش پروگرام FaithMatter خاص طور پر سنے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایم ٹی اے کے روحانی مائدہ سے فیضیاب ہونے اور دوسروں کو فیضیاب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ۔ قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

واشنگٹن امریکہ میں Capital Hill میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے لیکچر کا آنکھوں دیکھا حال

حضرت مسیح موعودؑ کے ایک الہام 'نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ' کا شاندار ظہور

عبدالرّب انور محمود خان ابن مولانا عبدالمالک خان مرحوم۔امریکہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرے انبیاء پر مجھے چھ باتوں میں فضیلت حاصل ہے۔ چنانچہ ان میں سے دوسرے نمبر پر آپؐ نے جس بات کا ذکر فرمایا وہ یہ تھی کہ 'نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ' رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب المساجد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رعب کے ساتھ نصرت عطا کئے جانے کا یہ امتیازی نشان اس زمانہ میں آپؐ کے غلام کامل اور عاشق صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بھی خاص طور پر عطا ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک الہام دو مرتبہ کسی قدر مختلف الفاظ میں 1883ء میں اور 1906ء میں ہوا۔ ان الفاظ میں مرکزی مضمون ان الفاظ میں نازل ہوا: 1883ء: نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ وَ اُحْيِيْتَ بِالصِّدْقِ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ۔ نُصِرْتَ وَ قَالُوْا لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ

(تذکرہ، اردو ایڈیشن چہارم 2002ء صفحہ 53)

ترجمہ: ''تُو رعب کے ساتھ مدد کیا گیا اور صدق کے ساتھ زندہ کیا گیا اے صدیق۔ تُو مدد کیا گیا اور مخالفوں نے کہا کہ اب گریز کی جگہ نہیں''۔ 4ر ستمبر 1906ء: نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ وَ قَالُوْا لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ۔

(تذکرہ، اردو ایڈیشن چہارم 2002ء صفحہ 566)

ترجمہ: ''رعب کے ساتھ تیری نصرت کی گئی اور مخالفوں نے کہا اب کوئی جائے پناہ نہیں''۔

''تُو رعب کے ساتھ مدد دیا گیا'' کا ظہور متعدد بار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اور خلفائے احمدیت کی زندگی میں احمدیوں نے بچشم خود ملاحظہ کیا ہے۔ اس قسم کا نشان امریکہ کی سرزمین میں بھی متعدد بار ظہور میں آچکا ہے۔ لیکن اس کا ایک عجیب اظہار 27 جون 2012ء کو عمل میں آیا جب ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کانگریس کی بلڈنگ Capital Hill میں تشریف لائے اور پہلی مرتبہ مملکت امریکہ کے قانون ساز ادارے کے کئی ارکان کے سامنے قرآن کریم کی تعلیمِ انصاف کے ذریعہ امن عالم کے قیام پر بصیرت افروز روشنی ڈالی۔

آیئے اب نصرت الٰہی کے زندہ جاوید نظارے مشاہدہ کریں۔

❁......جب حضور ایدہ اللہ اپنے چالیس خدام کے ہمراہ Rayburn Building میں داخل ہوئے اور Security سے گزر کر Corridor میں تشریف لائے تو اس نصرت کا پہلا نظارہ اس وقت دیکھنے میں آیا جب وہاں اپنے مشاغل میں مصروف پبلک حضور کو دیکھ کر دورویہ قطار میں کھڑی ہوگئی جیسا کہ وہ حضور کے استقبال کے لئے ہی جمع ہوئے ہوں۔ اور ہر کیمرے نے حضور کی جانب رُخ کر کے حضور کی پُرکشش شخصیت کو اپنے کیمرے میں محفوظ کیا۔ ان میں سے کسی کو یہ علم نہ تھا کہ یہ کون صاحب ہیں اور کیوں یہاں آئے ہیں۔

❁......اس نصرت کی دوسری جھلک اس وقت نظر آئی جب حضور اقدس ایدہ اللہ Gold Room میں داخل ہوئے (جہاں 140 کے قریب کانگریس کے ممبران، وزراء، مختلف ممالک کے سفراء ومندوبین اور پریس نمائندگان جمع تھے) سب کے سب یک لخت کھڑے ہوگئے اور تالیوں کی گونج میں حضور کا خیر مقدم کیا۔

❁......ایک کانگریس مَین نے اسٹیج پر آکر حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں امریکہ کا وہ Flag پیش کیا جو اُس دن Capital HIll پر لہرایا گیا تھا اور 'مرزا مسرور احمد' کو معنون کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی انہوں نے Flag کے سلسلے میں ایک سرٹیفکیٹ پیش کیا جو اس بات کا تصدیق نامہ تھا کہ یہی جھنڈا آج لہرایا گیا تھا۔

❁......ایک اَور کانگریس مَین نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں ایک تہنیت نامہ پیش کیا جس پر 22 کانگریس ممبرز کے دستخط ثبت تھے۔ اس میں حضور ایدہ اللہ کی تمام دنیا میں انسانی بہبود کے لئے خدمات پر حرف ستائش رقم تھے۔

❁......اس موقع پر ایک مقررہ مکرمہ ڈاکٹر Katrina Lantos Swett صاحبہ (سربراہ امریکی کمیشن برائے عالمگیر مذہبی آزادی) نے حاضرین کے سامنے دنیا بھر میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی امن عالم کے قیام کے لئے عالمگیر کاوشوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

"I have to say that there is a particular sense of blessing that seems to rest this brimming room today and I am sure that it is due in part to the wonderful spirit of goodwill, the warm hearts and a sense of optimism and love of participants, but your Holiness, it is undoubtedly a reflection of the blessings that you bring to this capital, so we are so honored and so grateful for you being here today".

''میرا دل پکار رہا ہے کہ آج مختلف لوگوں سے بھرا ہوا یہ کمرہ خاص الخاص برکات سے معمور ہے۔ کسی حد تک اس کا سبب یہاں پر جمع ہونے والے افراد کے پیار، بہتر مستقبل کی امید، قلوب کی گرمجوشی اور بھلائی کے جذبات بھی ہیں۔ لیکن اے مقدس ہستی! لاریب یہ ساری برکات اس نور سے پھوٹ رہی ہیں جو آپ کے وجود مسعود سے عبارت ہے۔ بلاشبہ آپ کی آج یہاں آمد ہم سب کے لئے باعث صد افتخار ہے اور ہم سب آپ کے انتہائی حد تک تہہ دل سے ممنون ہیں''۔

❁......محترمہ Nancy Pelosi نے جو کہ Democratic House کی سربراہ ہیں حضور ایدہ اللہ کو خراج تحسین پیش کیا جس میں کہا گیا تھا کہ اگرچہ مرزا مسرور احمد صاحب نے بطور ٹیچر کے اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا لیکن اپنے مضبوط اصولوں پر بڑی مستعدی سے قائم رہے اور عوام الناس کی بہبود میں انہیں ستایا گیا، گالیاں دی گئیں، جیل بھیجا گیا، ملک بدر کیا گیا مگر ان تمام تکالیف نے ایک لحظہ بھی آپ کے قدم استقلال میں جنبش نہ ہونے دی اور آپ نے کسی کا جواب انتہا پسندی یا شدّت سے نہیں دیا بلکہ اپنے اصولوں پر قائم رہے اور آج وہ 175 ملین لوگوں کے سربراہ ہیں اور ان کا ایک ہی اصول ہے ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''۔

❁......اس کے بعد حضور ایدہ اللہ اپنے لیکچر کے لئے تشریف لائے تو ایک مرتبہ پھر جملہ حاضرین بیک وقت حضور کے استقبال کے لئے ایستادہ ہوگئے اور پھر ایک مرتبہ یہ الہام ''نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ'' عالم شہود میں کارفرما ہوا۔

❁......حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں عالمی امن کے قیام کیلئے انصاف پر زور دیا اور اس پہلو سے اسلامی تعلیمات اور قرآنی معارف بیان فرمائے اور وہ جملہ اقدام بیان کئے جن کی نشاندہی قرآن کریم نے بڑی صراحت سے کی ہے۔ تمام حاضرین اس دلکش خطاب کو بڑے غور اور توجہ سے سنتے رہے اور متعدد لوگوں نے اس کو قلمبند کیا۔

❁......جب حضور کا خطاب ختم ہوا تو تیسری مرتبہ پھر تمام حاضرین نے ایستادہ ہوکر تالیوں کی گونج میں حضور کو خراج تحسین پیش کیا۔

❁......یہ وہ قانون ساز افراد ہیں جو صدر مملکت کے لئے بھی Standing Ovation نہیں دیتے یا شاذونادر ہی ایسا کرتے ہیں۔ یقیناً الٰہی تحریک ان کے قلوب کو مسخر کر رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ کوئی برقی قوّت ہے جو اس نورانی رعب کے زیر اثر ہے اور بے خودی سے ان جذبات کا اظہار کر رہی ہے:

کس طرح کروں احوال مَیں اس کا بیاں ہے قلم ساکت سکونِ قلب ہے سیماب وار

❁......اس کے بعد حضور کو Capital Hill کا Tour کرایا گیا اور آخر میں حضور کانگریس کے ہال کی گیلری میں تشریف لائے جہاں کانگریس کی کارروائی جاری تھی۔ چند منٹ کے بعد کانگریس کے Podium پر ایک کانگریس مَین آئے اور باضابطہ کانگریس کی جانب سے حضور ایدہ اللہ کا تعارف کرایا اور اشارہ سے گیلری میں حضور ایدہ اللہ کی جانب سب حاضرین کی توجہ کرائی اور باقاعدہ کانگریس کی کارروائی کے رجسٹر میں خیر مقدم اور تعارف ریکارڈ کرایا۔ اس دوران حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ مکرم امجد محمود خان بیٹھے تھے جو کہ محترم مولانا عبدالمالک خان مرحوم کے پوتے ہیں اور وہ حضور کو کانگریس کی کارروائی کی بریفنگ کرتے رہے۔ اور اس طور پر انہوں نے اپنے پڑدادا حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر کی یاد دلائی جو ویمبلے کانفرنس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے لئے بریفنگ کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ الحمدللہ

❁......اس تقریب کے اختتام پر جب خاکسار سیڑھیاں اتر رہا تھا تو کانگریس کے ایک نمائندہ نے کہا کہ حضور کا ایڈریس "Pure Gospel" تھا۔ جب مَیں نے یہ الفاظ سنے تو میرا دماغ 1896ء کی تاریخ میں ڈوب گیا جب اسلامی اصول کی فلاسفی کے لیکچر کے بعد جو تبصرے شائع ہوئے تھے ان میں ایک تبصرہ Spiritual Journal Boston نے لکھا اور وہ یہی دو الفاظ تھے 'Pure Gospel'۔ جب خاکسار نے اس پر مزید غور کیا تو بالبداہت یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ فلاسفی کے اس لیکچر اور حضور ایدہ اللہ کے اس خطاب میں قدر مشترک یہ ہے کہ ہر دو لیکچرز میں صرف اور صرف اسلام کی خوبیاں اور حسین تعلیمات پیش کی گئی ہیں اور کسی مذہب پر کوئی اعتراض یا اس کا کوئی ذکر نہیں۔

❁......کانگریس کے ایک اور نمائندہ سینیٹر Casey نے کہا: ''مَیں نے کوئی مسلمان لیڈر نہیں دیکھا جو اس قدر Humble ہو اور بیان میں اتنا Masterful''۔

❁......حاضرین کے ایک اور فرد نے کہا کہ: کانگریس کو اس کی شدید ضرورت تھی۔

❁......Nancy Pelosi بجائے اسٹیج پر بیٹھنے کے حاضرین میں بیٹھ گئیں تا کہ وہ براہ راست حضور انور کو دیکھ سکیں اور آپ کے خطاب سے لطف اندوز ہوسکیں۔ اس ہال میں ایسی کشش اور برقی رو تھی جو کہ حضرت مصلح موعودؓ کی اس دعا کا ثمر تھی:

ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ

صاحب بصیرت حضرات نے اس غیر معمولی کشش اور رعب کا اثر جو حضور ایدہ اللہ کے مبارک وجود سے چھلک رہا تھا اپنے وجودوں پر محسوس کیا اور وہ ان کو بار بار مجبور کر رہا تھا کہ وہ آپ کے لئے ہر طریقہ سے استقبال اور تکریم کے جذبات پیش کریں۔ کمرہ کے کونے کونے سے یہ صدا آرہی تھی: نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ۔ اِنِّیْ مَعَكَ يَا مَسْرُوْر۔

الغرض اس تقریب میں زمانے نے دو عظیم الشان الہامات اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کئے۔ اِنِّیْ مَعَكَ يَا مَسْرُوْر اور نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ۔

خاکسار نے حضور ایدہ اللہ سے اس کا تذکرہ کیا تو حضور نے فرمایا کہ آج صبح جب مَیں Capital Hill جانے کی تیاری میں مصروف تھا تو میری توجہ اس الہام کی طرف ہوئی۔ تو مَیں نے دعا کی کہ خدایا! یہ الہام میرے حق میں بھی پورا فرمادے۔ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعا قبول فرمائی اور نہ صرف کیپٹل ہل کے Gold Room میں موجود افراد نے بلکہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا نے اس پُرشوکت نظارہ کو دیکھا اور اس کی صداقت پر گواہ بن گئی۔ فالحمدللہ ربّ العالمین۔ (بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۱۳ اگست ۲۰۱۲ صفحہ ۱۶)

❁❁

شکاگو میں ورود مسعود۔ ائرپورٹ پر خصوصی انتظامات۔ شکاگو اور اردگرد کے علاقوں کی جماعتوں سے آئے ہوئے سینکڑوں احباب جماعت مردوزن کی طرف سے مسجد بیت الجامع میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا والہانہ استقبال۔

مسجد سے ملحقہ حصوں، دفاتر اور لائبریری کا معائنہ۔ مسجد صادق کا وزٹ۔ احباب جماعت کی طرف سے پُرجوش استقبال۔ احمدیہ مشن زائن میں حضور انور کا ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔ زائن اور شکاگو میں فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

16رجون 2012ء بروز ہفتہ:

لندن سے روانگی، شکاگو (Chicago) میں ورود مسعود و والہانہ استقبال

آج کا دن جماعت احمدیہ امریکہ کے لئے ایک تاریخ ساز اور انتہائی مبارک دن ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کے لئے اپنا دوسرا سفر اختیار فرمایا۔ حضور انور کے اس بابرکت دورہ کا آغاز شکاگو سے ہو رہا ہے اور یہ وہی شہر ہے جہاں 1920ء میں جماعت احمدیہ کا پہلا مشن ہاؤس قائم ہوا اور باقاعدہ جماعت احمدیہ کا آغاز ہوا اور یوں امریکہ کی سرزمین میں احمدیت کی ابتداء شکاگو سے ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 15رجون 2012ء کے خطبہ جمعہ میں اس سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''انشاء اللہ تعالیٰ چند ہفتوں کے لئے مَیں پھر سفر پر جا رہا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ امریکہ اور کینیڈا کے جلسے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں''۔ آمین

16رجون بروز ہفتہ صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مردوخواتین جمع تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی اور ائرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً گیارہ بجے حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مردوخواتین مسجد فضل لندن کے احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔ تقریباً گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیتھرو ائرپورٹ پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈز کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

ائرپورٹ پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے مکرم امیر صاحب یوکے رفیق احمد حیات صاحب، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب، مبلغ انچارج یوکے، مکرم وسیم احمد صاحب چوہدری صدر مجلس انصاراللہ، ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم مبارک احمد صاحب ظفر (ایڈیشنل وکیل المال لندن)، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر)، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص) اور مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اپنی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔ حضور انور نے ائرپورٹ کے اندر جانے سے قبل ان تمام احباب کو ازراہ شفقت شرف مصافحہ بخشا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائرپورٹ کے اندر تشریف لے گئے اور امیگریشن کی معمول کی کارروائی کے بعد جہاز میں سوار ہوئے۔ برٹش ائرویز کی پرواز BA 295 ساڑھے بارہ بجے ہیتھرو ائرپورٹ لندن سے شکاگو (امریکہ) کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً آٹھ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد شکاگو کے مقامی وقت کے مطابق دو بج کر بیس منٹ پر جہاز شکاگو کے O'Hare انٹرنیشنل ائرپورٹ پر اترا۔ (شکاگو امریکہ کا وقت لندن یوکے سے چھ گھنٹے پیچھے ہے۔)

امیر صاحب جماعت احمدیہ امریکہ مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب اور نائب امیر مکرم منعم نعیم صاحب نے جہاز کے دروازہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ چند قدم کے فاصلے پر مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت امریکہ، مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر امریکہ اور مکرم امیر صاحب یوایس اے کی اہلیہ استقبال کے لئے موجود تھیں۔ امیر صاحب کی اہلیہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

جہاز سے ایک خاص پروٹوکول انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ائرپورٹ کے ایک خصوصی لاؤنج میں لایا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کے ممبران کو امیگریشن کی معمولی کارروائی اور فنگر پرنٹس اور چیکنگ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا۔ خصوصی لاؤنج میں ہی جہاں حضور انور تشریف فرما تھے امیگریشن افسر نے آکر چند منٹوں میں ہی تمام پاسپورٹس Stamp کر دیئے۔ سٹی آف شکاگو کے ائرپورٹ مینیجر نے لاؤنج میں آکر خود حضور انور کو شکاگو آمد پر خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ کسٹم اور بارڈر پروٹیکشن کے پورٹ ڈائریکٹر بھی حضور انور کو لاؤنج میں ملنے کے لئے آئے اور حضور کو خوش آمدید کہا۔

مینیجر سپیشل پورٹ کرٹسی (Port Couttsey) بھی لاؤنج میں آئیں اور حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا۔ علاوہ ازیں یونائٹڈ ائرلائن ٹرمینل 5 کی مینیجر، برٹش ائرویز کی ڈیوٹی مینیجر اور مینیجر کسٹم بھی اس خصوصی لاؤنج میں آئیں اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ایک احمدی امیگریشن آفیسر کلیم خان صاحب بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے آئے اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی۔

قافلہ کے سامان کے حصول کے لئے بھی ایک خصوصی انتظام کیا گیا تھا۔ شکاگو سے برٹش ائرویز کے مینیجر نے لندن ہیتھرو ائرپورٹ پر یہ خصوصی ہدایت بھجوائی تھی کہ حضور انور کے قافلہ کا سامان ایک ہی کنٹینر میں اکٹھا رکھا جائے اور اسے Priority دی جائے اور شکاگو ائرپورٹ پر یہ سامان سب سے پہلے اکٹھا موصول ہو۔ شکاگو ائرپورٹ پر یہ سامان سب سے پہلے اکٹھا موصول ہوا۔ شکاگو ائرپورٹ پر اس کام کے لئے متعین افسر نے یہ سامان خود حاصل کر کے بغیر کسی قسم کی چیکنگ کے گاڑی میں رکھوایا۔ اس طرح صرف پندرہ سے بیس منٹ کے اندر سامان کے حصول کی کارروائی مکمل ہو گئی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک خصوصی دروازہ سے ائرپورٹ سے باہر لایا گیا۔ یہ دروازہ صرف کسی ملک کے سربراہ کے لئے کھولا جاتا ہے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دروازہ سے باہر تشریف لائے تو جماعت احمدیہ یوایس اے کے عہدیداران مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب، مکرم ڈاکٹر مرزا مغفور احمد صاحب، مکرم فلاح الدین شمس صاحب، مکرم داؤد حنیف صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم انعام الحق کوثر صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مرزا احسان احمد صاحب، شکاگو ریجن کی جماعتوں کے صدران، نیشنل صدر انصاراللہ، نیشنل صدر خدام الاحمدیہ اور نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعدازاں ائرپورٹ سے تین بج کر دس منٹ پر روانگی ہوئی اور تین بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مکرم منعم نعیم صاحب نائب امیر جماعت یوایس اے کے گھر تشریف آوری ہوئی۔ شکاگو میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش منعم نعیم صاحب کے گھر پر ہی رہی۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام رہائشگاہ پر ہی کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق سات بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ''مسجد بیت الجامع'' کے لئے روانگی ہوئی۔ ''مسجد بیت الجامع'' کو بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ اپنے پیارے آقا کے استقبال اور حضور انور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے شکاگو اور اس علاقہ کے اردگرد کی جماعتوں Milwaukee،Oshkosh،Zion اور St. Louis سے احباب جماعت مردوزن، بچے بچیاں، جوان بوڑھے بڑی تعداد میں مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ بعض تو بہت لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے اور اپنے پیارے آقا کے چہرہ مبارک پر پہلی نظر ڈالنے کے لئے بیتاب تھے۔ بچوں اور بچیوں نے رنگ برنگے خوبصورت کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان احباب اور خاندانوں میں سے ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے قریب سے دیکھنا تھا۔ ان کا لمحہ لمحہ بیتابی سے گزر رہا تھا۔

آٹھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی جونہی بیرونی گیٹ سے داخل ہوئی مسجد کی فضا نعروں سے گونج اٹھی۔ ہر طرف سے خوشی و مسرت سے ہاتھ بلند تھے اور السلام علیکم حضور کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ ایک طرف افریقن امریکن احباب اپنے روایتی انداز میں کلمہ طیبہ کا ورد کر رہے تھے تو دوسری طرف بچے استقبالیہ گیت پیش کر رہے تھے۔ دوسری طرف کچھ فاصلے پر خواتین کا ہجوم تھا جو شرف زیارت کی سعادت سے فیضیاب ہو رہا تھا۔ بچیاں کورس کی صورت میں خیر مقدمی دعائیہ نظمیں پیش کر رہی تھیں۔ ایک ایسی خوشی کا سماں تھا جو بیان نہیں کی جا سکتی۔ حضور انور اپنے ان عشاق کو دیکھ رہے تھے اور ان عشاق کی نظریں اپنے آقا کے چہرہ پر مرکوز تھیں اور بہتوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔ حضور انور ان سب احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے نعروں اور السلام علیکم کا جواب دیتے۔ بعدازاں حضور انور مسجد کی عمارت کے اندر تشریف لے گئے اور مسجد سے ملحقہ حصوں اور دفاتر اور لائبریری کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر یوایس اے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی۔

بعدازاں آٹھ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الجامع میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

مسجد بیت الجامع، شکاگو

شکاگو کی مسجد بیت الجامع کا مجموعی رقبہ پانچ ایکڑ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس مسجد کا سنگ بنیاد اپنے دورہ امریکہ کے دوران 1997ء میں رکھا تھا۔ اس مسجد کی تعمیر تین ملین ڈالرز سے مکمل ہوئی۔ نماز کے لئے مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہال ہیں جن میں بارہ صد سے زائد افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ Multi Purpose ہال ہیں۔ بچوں کا کمرہ علیحدہ ہے۔ اس کے علاوہ دس دفاتر اور کانفرنس روم ہیں۔ تعمیر شدہ حصہ کا رقبہ 21 ہزار مربع فٹ ہے۔ مسجد کے پارکنگ ایریا میں 100 کاروں کی پارکنگ کی گنجائش ہے۔ فروری 2004ء میں اس مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی اور 25راپریل 2004ء کو مکرم امیر صاحب یوایس اے نے اس کا افتتاح فرمایا۔

جماعت احمدیہ امریکہ کی تاریخ میں سال 1920ء کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے جب حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر لندن سے حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ پہلے مبلغ کے طور پر 15رفروری 1920ء کو امریکہ کی بندرگاہ فلاڈلفیا پر اترے۔ لیکن آپ کو ملک کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہ دی گئی اور فیصلہ کیا گیا کہ آپ جس جہاز سے آئے اسی میں واپس چلے جائیں۔

حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ نے اس فیصلہ کے خلاف محکمہ آبادکاری (واشنگٹن) میں اپیل کی۔ اس پر آپ کو سمندر کے کنارے ایک مکان میں قید کر دیا گیا۔ اس مکان سے باہر جانے کی ممانعت تھی۔ مگر چھت پر ٹہل سکتے تھے۔ اس کا دروازہ دن میں صرف دو مرتبہ کھلتا تھا۔ اس مکان میں مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگ بھی نظر بند تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق

صاحبؓ نے موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنے ساتھی قیدیوں کو تبلیغ کرنا شروع کردی۔جس کے نتیجہ میں دو ماہ کے اندر 19 باشندوں نے بیعت کر لی۔امریکہ کی سرزمین پر بیعت کرنے والے پہلے احمدی کا نام Mr.R . Rochford A. تھا۔اس کے علاوہ بیعت کرنے والوں کا تعلق جمیکا، برٹش گیانا، پولینڈ، رشیا، جرمنی، Azores، بلجیم، پرتگال، اٹلی اور فرانس سے تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو جب یہ اطلاع ملی کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو امریکہ میں قید کر دیا گیا ہے تو آپ نے امریکی حکومت کے اس رویہ پر سخت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

’’امریکہ جسے طاقتور ہونے کا دعویٰ ہے اس وقت اُس نے مادی سلطنتوں کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی ہوگی۔ روحانی سلطنت سے اس نے مقابلہ کر کے نہیں دیکھا۔اب اگر اس نے ہم سے مقابلہ کیا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں وہ ہرگز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ہم امریکہ کے اردگرد کے علاقوں میں تبلیغ کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنا کر امریکہ بھیجیں گے اور ان کو امریکہ نہیں روک سکے گا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی‘‘۔

مئی 1920ء میں امریکی حکومت کی طرف سے حضرت مفتی صاحب پر سے پابندی اٹھالی گئی۔جس کی فوری وجہ یہ تھی کہ ایسا نہ ہو کہ آپ نظر بند تمام قیدیوں کو مسلمان بنالیں۔ چنانچہ حکام نے آپ کے امریکہ میں داخل ہونے کا فیصلہ کر دیا۔اکتوبر 1920ء میں حضرت مفتی صاحب شکاگو (Chicago) منتقل ہوئے اور وہاں ایک مکان لے کر جماعت کے پہلے مشن ہاؤس کا قیام کیا۔یہ مکان بطور مشن ہاؤس، رہائش اور بطور مسجد استعمال ہوتا تھا۔جولائی 1921ء میں آپ نے اسی مشن ہاؤس سے جماعت احمدیہ امریکہ کے پہلے رسالہ "Muslim Sunrise" کا اجراء کیا۔یہ رسالہ آج بھی باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے امریکہ میں شہر شہر، بستی بستی احمدی آباد ہیں اور بڑی مستحکم، منظم اور فعال جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔مساجد اور مشن ہاؤسز کی وسیع و عریض عمارتوں کا جال بچھا ہوا ہے اور ہر سال تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکاگو کی سرزمین سے شروع ہونے والا یہ دورہ انتہائی غیر معمولی برکتوں اور کامیابیوں کا حامل دورہ ہے۔اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سرزمین سے ایک دفعہ پھر جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقیات اور فتوحات کے نئے باب کھلنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ ترقیات کی نئی شاہراہوں پر قدم رکھنے والی ہے۔اور یہی تقدیر الٰہی ہے جو ظاہر ہو رہی ہے۔

17؍جون 2012 بروز اتوار:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔آج پروگرام کے مطابق پہلے ’’مسجد صادق‘‘ اور پھر وہاں سے Zion شہر کے لئے روانگی تھی۔حضور انور نے دعا کروائی اور ’’مسجد صادق‘‘ کے لئے روانگی ہوئی۔

مسجد صادق میں آمد اور پُرجوش استقبال

دس بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ’’مسجد صادق‘‘ تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت نے غیر معمولی جوش اور ولولہ کے ساتھ نعرے بلند کئے۔افریقن امریکن لوگوں نے اپنے خاص انداز میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کئے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت شکاگو ایسٹ مکرم عبدالکریم صاحب اور مبلغ شکاگو ریجن مکرم انعام الحق کوثر صاحب نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ یہاں احباب میں ایک خاص ولولہ اور جوش تھا اور بڑے جذباتی مناظر تھے کیونکہ یہ وہ جگہ تھی جو حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے 1921ء میں جماعت امریکہ کے پہلے مشن ہاؤس اور سینٹر کے لئے خریدی تھی۔اور اسی جگہ سے امریکہ میں باقاعدہ جماعت کے قیام کا آغاز ہوا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد صادق اور اس سے ملحقہ دفاتر اور لائبریری کا معائنہ فرمایا۔ لائبریری کے معائنہ کے دوران صدر جماعت نے بتایا کہ ہماری لائبریری میں 1906ء سے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے اصل شمارے موجود ہیں اور باقاعدہ سال وائز جلد بندی کر کے ترتیب سے رکھے ہوئے ہیں۔اسی طرح بعض اور بھی پرانی کتب موجود ہیں۔

ایک دیوار پر ایک چارٹ کی شکل میں اس مشن ہاؤس اور پھر مسجد صادق میں تبدیلی کے مختلف ادوار دکھائے گئے تھے اور ساتھ ہی ابتدائی سالوں میں احمدیت قبول کرنے والے امریکن احباب کی تصاویر تھیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ سلسلہ انعام الحق کوثر صاحب کو ہدایت فرمائی کہ ان پرانے احمدیوں کے خاندانوں کا پتہ کروائیں۔ان کی نسلیں کہیں آباد تو ہوں گی۔آج کل تو سسٹم، نظام ایسا ہے کہ پتہ لگوایا جا سکتا ہے۔حضور انور نے مسجد صادق کے وزٹ کے بعد دعا کروائی اور پھر کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

مسجد صادق کی مختصر تاریخ

مسجد صادق کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ 1921ء میں جب حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ شکاگو پہنچے تو آپ نے شکاگو شہر کے جنوب میں برانزویل (Bronzeville) کے محلہ میں ساؤتھ واباش سٹریٹ (South Wabash St.) پر ایک چھوٹی رہائش گاہ خریدی۔ یہ جگہ ہندوستان کے رہنے والے احمدیوں اور افریقن امریکن نومبائع احمدیوں کی مالی قربانی سے خریدی گئی۔اور یہ مکان جماعت احمدیہ یو ایس اے کے پہلے سینٹر، ہیڈکوارٹر کے طور پر استعمال ہوا۔اس عمارت کی چھت پر ایک لکڑی کا گنبد بنوایا گیا۔یہ مسجد اس وقت واباش مسجد (Wabash Mosque) کہلاتی تھی۔

1923ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے امریکہ سے رخصت ہونے کے بعد دوسرے مبلغین حضرت مولوی محمد دین صاحب، ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب اور صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی شکاگو میں قیام پذیر رہے اور اسی مسجد کو، سینٹر کو 1950ء تک جماعت امریکہ کے ہیڈکوارٹر کے طور پر استعمال کیا گیا۔1980ء کی دہائی میں اس سینٹر سے ملحقہ دو پلاٹ جماعت نے خریدے۔1988ء میں یہاں باقاعدہ مسجد کی تعمیر کی پلاننگ شروع ہوئی اور شہری انتظامیہ نے مسجد کی تعمیر کے پلان کی منظوری دے دی۔مسجد کی تعمیر 1992ء میں شروع ہوئی اور 1994ء میں مکمل ہوئی۔اس نئی مسجد کا باقاعدہ افتتاح 23؍اکتوبر 1994ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے دورہ امریکہ کے دوران فرمایا۔اس جگہ کا نام ’’مسجد الصادق‘‘ بہت لمبے عرصہ سے استعمال ہوتا رہا اس لئے حضورؒ نے اس مسجد کا یہی نام رکھا۔

زائن کے احمدیہ مشن ہاؤس میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

اس مسجد کے وزٹ کے بعد گیارہ بجے یہاں سے شہر Zion کے لئے روانگی ہوئی۔شکاگو سے Zion کا فاصلہ قریباً پچاس میل ہے۔بارہ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی احمدیہ مشن ہاؤس Zion میں تشریف آوری ہوئی۔احباب جماعت زائن نے بڑا پُرجوش استقبال کیا۔ یہاں کی جماعت کی ایک بڑی تعداد افریقن امریکن احباب پر مشتمل ہے۔احباب نے بڑے والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے۔اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ، اِنِّی مَعَکَ یَا مَسْرُوْر۔کے کلمات ان کے دل کی گہرائیوں سے نکل رہے تھے۔حضور انور کی آمد پر فدا ہوئے جاتے تھے۔ان لوگوں میں بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح کو اپنے اتنا قریب دیکھا تھا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت زائن مکرم حسن حکیم صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے عشّاق کے پاس سے گزرتے ہوئے مشن ہاؤس میں تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔Zion شہر کی اس وقت آبادی 24 ہزار کے لگ بھگ ہے۔یہ وہی شہر ہے جو جان الیگزانڈر ڈوئی نے 1900ء کے آغاز میں آباد کیا تھا اور پھر یہ شخص حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق اپنے عبرتناک انجام کو پہنچا۔یہاں قارئین کے لئے اور خصوصاً نوجوان نسل کے لئے اختصار کے ساتھ اس پیشگوئی کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر الیگزانڈر ڈوئی

ڈاکٹر الیگزانڈر ڈوئی 25؍مئی 1847ء کو سکاٹ لینڈ میں پیدا ہوا۔1860 میں آسٹریلیا آگیا۔1872ء میں اس نے پادری کا پیشہ اختیار کرلیا۔ 1888ء میں امریکہ چلا گیا اور 1896ء میں ایک فرقہ کرسچین کیتھولک کی بنیاد رکھی۔ 1900ء اور 1901ء میں جب اس کو غیر معمولی شہرت ملی تو اس نے پیغمبر ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا۔اور یہ اعلان کیا کہ مَیں تمہیں جو کچھ کہوں گا تمہیں اس کی تعمیل کرنی ہوگی۔ کیونکہ مَیں خدا کے وعدے کے مطابق پیغمبر ہوں۔

اس نے جلد ہی Lake Michigan کے کنارے ایک ساڑھے چھ ہزار ایکڑ کا قطعہ لے کر اس پر ایک نیا شہر Zion نام سے آباد کرنا شروع کیا اور آہستہ آہستہ ڈاکٹر ڈوئی کو اس شہر کے حاکم کی حیثیت حاصل ہوگئی۔اس نے بڑے بڑے کارخانے اور پرنٹنگ پریس جاری کئے اور اس کی شہرت سارے امریکہ میں پھیلنے لگی۔پھر ایک وقت ایسا آیا کہ اس نے اپنی طاقت اور شہرت کے زعم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے خلاف نہایت گستاخانہ زبان استعمال کی۔

ڈاکٹر ڈوئی کی اس بدزبانی کا ذکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے الفاظ میں یوں فرمایا:

’’واضح ہو کہ یہ شخص جس کا نام عنوان میں درج ہے اسلام کا سخت درجہ پر دشمن تھا اور علاوہ اس کے اس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا اور حضرت سید النبیین واصدق الصادقین وخیر المرسلین امام الطیبین جناب تقدس مآب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب اور مفتری خیال کرتا تھا اور اپنی خباثت سے گندی گالیاں اور فحش کلمات سے آنجناب کو یاد کرتا تھا۔غرض بُغض دین متین کی وجہ سے اس کے اندر سخت ناپاک خصلتیں موجود تھیں اور جیسا کہ خنزیروں کے آگے موتیوں کا کچھ قدر نہیں ایسا ہی وہ توحید اسلام کو بہت ہی حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اور اس کا استیصال چاہتا تھا۔اور حضرت عیسیٰ کو خدا جانتا تھا اور تثلیث کو تمام دنیا میں پھیلانے کے لئے اتنا جوش رکھتا تھا کہ مَیں نے باوجود اس کے کہ صدہا کتابیں پادریوں کی دیکھیں مگر ایسا جوش کسی میں نہ پایا‘‘۔

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 505۔تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 69)

پھر ڈوئی نے یہ اعلان کیا کہ ’’اسلام کو ضرور نابود ہونا ہے۔محمدنزم کو ضرور تباہ ہونا ہے۔آج مشرق کے نظاموں میں سے محمدنزم بھی ایک نظام ہے۔Zion کے لئے انسانیت پر اس ناپاک داغ کو تباہ کرنا ضروری ہے۔اس لعنتی پرچم کو یروشلم کے بلند میناروں سے ضرور نیچے گرنا ہے۔خدا مجھے توفیق دے کہ قبل اس کے کہ دیر ہو جائے مَیں اسلام کو اس کے دروازے پر تباہ کر دوں‘‘۔

جب ڈوئی نے مسیح کی خدائی کا شدّت سے اظہار کیا، دعویٰ رسالت کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف توہین آمیز کلمات استعمال کئے اور اسلام کے نابود ہونے کی پیشگوئی کی تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے نمائندہ کے طور پر اسے للکارا اور ستمبر 1902ء کے ریویو آف ریلیجنز میں اس کے نام 13 صفحات کا ایک مضمون شائع کیا۔آپؑ نے اسے چیلنج کرتے ہوئے لکھا:۔

’’ملک امریکہ میں یسوع مسیح کا ایک رسول پیدا ہوا ہے جس کا نام ڈوئی ہے۔اس کا دعویٰ ہے کہ یسوع مسیح نے بحیثیت خدا زمین میں اس کو بھیجا ہے کہ سب کو اس بات کی طرف کھینچے کہ بجز مسیح کے کوئی اور خدا نہیں .... یہ شخص جو یسوع مسیح کو خدا بتاتا ہے اور اپنے آپ کو رسول بتاتا ہے اور بار بار اپنے اخبار میں لکھتا ہے کہ اس کے خدا یسوع مسیح نے اس کو خبر دی ہے کہ تمام مسلمان تباہ اور ہلاک ہو جائیں گے جو یسوع مسیح کی خدائی اور اس (ڈوئی) کی رسالت پر ایمان نہیں لاتے .... ہم ڈوئی کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ اس کو تمام مسلمانوں کو مارنے کی کیا ضرورت ہے۔اگر مسلمان مریم کے بیٹے کو خدا نہیں مانتے تو اس میں ان کا کوئی قصور نہیں۔اس بات کا ثبوت ہی کیا ہے؟ اور وہ غریب مریم کے عاجز بیٹے کو خدا کیوں مان لیں؟ بالخصوص اس زمانہ میں جب کہ ڈوئی کے خدا کی قبر اس ملک میں موجود ہے اور اس میں وہ مسیح موعود بھی

ہے جو چھٹے ہزار کے قریب اور ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوا۔ جس کے ہاتھ بہت سے نشان ظہور میں آئے۔ اس مقدمہ میں کروڑوں مسلمانوں کے مارے جانے کی کیا حاجت ہے؟ ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا اندازہ ہو جائے گا کہ آیا ڈوئی کا خدا سچا ہے یا ہمارا؟ وہ بات یہ ہے کہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانوں کو بار بار موت کی پیشگوئی نہ سناویں بلکہ ان میں سے صرف مجھے اپنے پیش نظر رکھ کر دعا کرے کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے۔............ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ڈوئی کے اس باہمت مقابلہ سے تمام عیسائیوں کے لئے حق کی شناخت کے لئے ایک راہ نکل آئے گی............ لیکن اگر اس نے اس نوٹس کا جواب نہ دیا یا اپنے لاف وگزاف کے مطابق دعا کردی اور دنیا سے میری وفات سے قبل اٹھایا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہوگا اور ایسی موت کا ذریعہ کوئی ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ اس میں انسانی ہاتھ کا دخل ہو، تاہم یہ کسی بیماری یا بجلی گرنے یا سانپ کاٹنے وغیرہ کے باعث ہوسکتی ہے۔ ہم اس کے جواب کے لئے ڈوئی کو اس اعلان کے شائع ہونے سے تین ماہ تک کی مہلت دیتے ہیں اور ہم دعا گو ہیں کہ اللہ سچے کے ساتھ ہو۔ آمین۔ مرزا غلام احمد ،رئیس قادیان، انڈیا''۔ (رسالہ ریویو آف ریلیجنز ستمبر 1902ء)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1903ء میں اپنے ایک مضمون میں ڈوئی کی عمر اور صحت کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''میری طرف سے 23/اگست 1903ء کو ڈوئی کے مقابل پر انگریزی میں یہ اشتہار شائع ہوا تھا جس میں یہ فقرہ ہے کہ مَیں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں اور ڈوئی جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے پچاس برس کا جوان ہے لیکن مَیں نے اپنی بڑی عمر کی کچھ بھی پرواہ نہیں کی کیونکہ اس مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا بلکہ خدا جو احکم الحاکمین ہے وہ اس کا فیصلہ کرے گا اور اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا تب بھی یقینا سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے۔ اب مَیں اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے قادر اور کامل خدا! جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے اور ظاہر ہوتا رہے گا یہ فیصلہ جلد کر اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کردے۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ جو کچھ اپنی وحی سے تُو نے مجھے وعدہ دیا ہے وہ وعدہ ضرور پورا ہوگا۔ اے قادر خدا میری دعا سن لے۔ تمام طاقتیں تجھ کو ہیں''۔ (اشتہار 23/اگست 1903ء۔ بزبان انگریزی۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 505 حاشیہ)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''مسٹر ڈوئی اگر میری طرف سے دعوت مباہلہ قبول کرلے گا اور صراحتہً یا اشارۃً میرے مقابلہ پر کھڑا ہوگا تو میرے دیکھتے ہی دیکھتے بڑے دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا''۔

چنانچہ امریکہ کے اخبارات نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس چیلنج کو اور مباہلہ کو کثرت کے ساتھ شائع کیا۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود بیان فرماتے ہیں: 'یہ خدا کا فضل ہے کہ باوجودیکہ ایڈیٹران اخبارات امریکہ عیسائی تھے اور اسلام کے مخالف تھے تاہم انہوں نے نہایت مدّوشدّ سے میرے مضمون مباہلہ کو ایسی کثرت سے شائع کردیا کہ امریکہ اور یورپ میں اس کی دھوم مچ گئی اور ہندوستان تک اس مباہلہ کی خبر ہوگئی''۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس چیلنج اور مباہلہ کے جواب میں بالآخر 27/دسمبر 1903ء کو ڈاکٹر ڈوئی نے اپنے رسالہ "Leaves of Healing" میں لکھا: ''ہندوستان میں ایک بے وقوف محمدی مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے کہ مسیح یسوع کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تُو کیوں اس شخص کا جواب نہیں دیتا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ مَیں ان کیڑوں مکوڑوں کا جواب دوں گا۔ اگر مَیں اپنا پاؤں ان پر رکھوں تو ایک دم میں ان کو کچل سکتا ہوں۔ مگر مَیں ان کو حق دیتا ہوں کہ میرے سامنے سے دور چلے جائیں اور کچھ دن اور زندہ رہ لیں''۔

آخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر ظاہر ہوئی اور اس دشمن اسلام کی پکڑ کا وقت آگیا۔ دسمبر 1903ء اس پر فالج کا شدید حملہ ہوا اور یہ بالکل ہی ناچار ہوگیا۔ اور اپنے کام نائبین کے حوالے کرکے ایک جزیرہ میں جا کر رہائش اختیار کرلی۔ اس دوران اس کے مریدوں کو شک ہوگیا کہ اس کا سب کاروبار ایک دھوکہ تھا جو دوسروں کو کہتا تھا کہ وہ انہیں ٹھیک کرتا ہے تو وہ خود کیوں ایسا بیمار ہوگیا۔ اس کے مریدوں نے اس کے کمروں کی تلاشی لی تو اس میں شراب کی بہت سی بوتلیں نکلیں۔ اس کی بیوی اور لڑکے نے گواہی دی کہ وہ چھپ کر شراب پیا کرتا تھا (جبکہ اس نے Zion شہر میں شراب اور سگریٹ نوشی ممنوع قرار دی ہوئی تھی)۔ اس پر اس کے مریدوں کی طرف سے اس کو پیغام دیا گیا کہ تمام جماعت بالاتفاق تمہاری فضول خرچی ،ریاکاری، غلط بیانی، مبالغہ آمیز کلام، لوگوں کے مال کے ناجائز استعمال اور غصب پر سخت اعتراض کرتی ہے۔ اس واسطے تمہیں تمہارے عہدے سے معطل کیا جاتا ہے۔''

اس کی ذلت وخواری اس قدر بڑھی کہ اس کے ایک لاکھ سے زیادہ مریدوں میں سے صرف دو سو کے قریب ہی باقی رہ گئے۔ بیماری کی تکلیف اس حد تک بڑھی کہ وہ پاگل ہوگیا۔ اس کی اخلاقی گراوٹ کو دیکھتے ہوئے اس کی بیوی نے اس سے علیحدگی لے لی اور اسی دور میں اس کی اکلوتی بیٹی فوت ہوگئی۔ بیوی اور بیٹا دونوں ہی طلاق کی وجہ سے علیحدہ ہوگئے اور اس کا سارا گھر ہی برباد ہوگیا۔ اس کے آخری ایام انتہائی اذیتناک تھے۔ اس کے بیمار لاچار وجود کو کوئی بھی سہارا دینے والا نہ تھا۔ ہر وقت بستر پر ہی رہتا۔ خود حرکت نہ کرسکتا تھا۔ اس بات کو ترستا کہ اس کے نوکر آکر اس کو دوسری طرف پلٹ کر لٹائیں۔ آخر کار یہ شخص انتہائی ذلت، دکھ کے ساتھ جب اس کا کوئی بھی پُرسان حال نہ رہا تو 9/مارچ 1907ء کو اس جہان سے رخصت ہوا۔ اس کی موت کے وقت اس کے پاس صرف چار آدمی تھے۔ اور اس کی پونجی کل تیس روپے کے قریب تھی۔ ڈوئی کے اس عبرتناک انجام پر نیویارک کے اخبار "The Truth Seeker" نے اپنی 15/جون 1907ء کی اشاعت میں لکھا:

''محمدی مسیح کے لئے ڈوئی کو اس مقابلہ کا چیلنج کرنا ایک پُرخطر اقدام تھا کیونکہ چیلنج کرنے والا عمر میں 15 سال بڑا تھا اور ایسے ملک میں جو طاعون اور تعصب کا گھر ہو اس کے زندہ رہنے کے امکانات بہت کم تھے مگر آخر وہی جیتا۔''

امریکہ کے اخبار "Boston Herald" نے اپنی 23/جون 1907ء کے ایڈیشن میں ایک پورا صفحہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو تفصیل سے شائع کیا اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوٹو دے کر یہ عنوان دیا

"Great is Mirza Ghulam Ahmad the Messiah,Fortold Pathetic End of Dowie"

یعنی ''مسیح مرزا غلام احمد ایک عظیم انسان تھے جس نے ڈوئی کے عبرتناک انجام کے بارہ میں پیشگوئی کی تھی۔''

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس نشان کو اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں درج ذیل عنوان کے تحت درج فرمایا ہے: ''فتح عظیم۔ ڈاکٹر جان الیگزانڈر ڈوئی امریکہ کا جھوٹا نبی میری پیشگوئی کے مطابق مرگیا''۔

ڈوئی کے اس عبرتناک انجام کا ذکر امریکہ کے سینکڑوں اخبارات میں ہوا۔ آج Zion شہر میں کوئی فرد بھی اس کو اس کے دعویٰ کے ساتھ نہیں جانتا اور نہ ایمان رکھتا ہے۔ اس کا نام کلیۃً مٹ چکا ہے۔ جس قبرستان میں دفن ہے وہ قبرستان متروک ہو چکا ہے اور کوئی اس کا والی وارث نہیں ہے۔ ڈوئی کی نسل کا بھی نام ونشان نہیں ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ۔

آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔ دوصد ممالک میں آپ کے ماننے والے موجود ہیں اور جماعت احمدیہ دنیا کے ہر ملک میں عظیم الشان ترقیات اور کامیابیاں حاصل کررہی ہے اور ہر آنے والا دن نئے انقلاب کی نوید لے کر آتا ہے۔

آج ڈوئی کے اس شہر Zion میں بھی اس کا اپنا نام اور وجود ہمیشہ کے لئے مٹ چکا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ منظم و مستحکم ہورہی ہے اور پھل پھول رہی ہے۔ یہاں دن رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا نام بڑی عزت واحترام سے لیا جاتا ہے اور آپؑ پر سلام بھیجا جاتا ہے کیونکہ یہ وہی شہر ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ''فتح عظیم'' عطا فرمائی تھی۔

فیملی ملاقاتیں

آج اسی شہر Zion کی جماعت نے اپنے پیارے آقا کا بڑا والہانہ استقبال کیا اور پھر یہاں کے ہر ایک خاندان نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے تین بجے تک جاری رہا اور مجموعی طور پر قریباً 30 خاندانوں کے یکصد سے زائد ممبران نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ اور بڑی عمر کے سکول کالج جانے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔

جماعتی انتظامیہ نے یہ پروگرام بنایا تھا کہ شکاگو واپس جاتے ہوئے Zion شہر کے اس حصہ سے گزرا جائے جہاں ڈوئی (Dowie) کا گھر ہے اور وہ قبرستان واقع ہے جہاں یہ دفن تھا۔ نیز اس کا چرچ ہے جو بعد میں نئے سرے سے تعمیر کیا گیا۔ ملاقاتوں کے پروگرام کے بعد تین بج کر 25 منٹ پر واپس شکاگو جانے کے لئے روانہ ہوئے تو پروگرام کے مطابق یہی راستہ اختیار کیا گیا۔ راستہ میں ایک طرف ڈوئی کا گھر تھا جبکہ دوسری طرف قدرے کچھ فاصلہ پر وہ قبرستان تھا جہاں یہ دفن ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف نہیں لائے اور گاڑی میں بیٹھے ہوئے ہی دریافت فرمایا کہ اس کی قبر کہاں ہے۔ جس پر منتظمین نے بتایا کہ جو ایک کمرہ نظر آرہا ہے اسکے بالکل سامنے ہے اور ساتھ ہی اس کے خاندان کی دو تین قبریں ہیں۔ اس کے بعد اس راستہ سے گزرے جہاں اس کا چرچ تھا جو اس نے 1903ء میں بنایا تھا۔ پھر 1924ء میں اس چرچ کو دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ 1937ء میں یہ چرچ آگ میں جل کر خاکستر ہوگیا۔ اس کے بعد اسے نئے سرے سے ایک کشتی کی شکل میں تعمیر کیا گیا ہے۔ اور کشتی کی ایسی شکل بنائی گئی ہے جیسے وہ الٹی ہوئی ہو یا ڈوب رہی ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈوئی کے بارہ میں جو پیشگوئی فرمائی تھی اس میں یہ الفاظ بھی تھے۔ ''اُغْرِقَتْ سَفِيْنَةُ الْاَذَلّ'' ذلیل ترین انسان کی کشتی غرق ہوگئی۔ چنانچہ اس کے مرنے کے 30 سال بعد اس کے چرچ کی جب نئی تعمیر ہوئی تو وہ اس کشتی کی شکل میں ہوئی جو پانی میں الٹی ہو کر ڈوب رہی ہے۔

قریباً ایک گھنٹہ پندرہ منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شکاگو تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ''مسجد بیت الجامع'' کے لئے روانگی ہوئی۔ چھ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت الجامع'' میں نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شکاگو سے تعلق رکھنے والی 64 فیملیز کے 412 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان فیملیز میں سے ایک بہت بڑی تعداد ان خاندانوں کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پا رہی تھیں۔ جب یہ ملاقات کرکے باہر آئیں تو ان کی آنکھویں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ یہ ان کی زندگی میں ایک ایسا لمحہ تھا جو ان کی ساری زندگی پر حاوی تھا۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج شکاگو میں بسنے والے احمدیوں کے لئے ایک عید کا دن تھا کہ ہر خاندان کو چند گھڑیاں اپنے آقا کے قرب میں گزارنے کا موقع مل رہا تھا۔ ہر ایک اپنے اپنے حصہ کی برکتیں پا رہا تھا اور خوشی سے معمور تھا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات دس بج کر بیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے روانہ ہو کر گیارہ بج کر دس منٹ پر اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب بھی اپنی رہائشگاہ سے جماعتی سینٹر مسجد بیت الجامع تشریف لاتے ہیں تو پولیس کی ایک گاڑی مسجد کے بیرونی گیٹ پر ڈیوٹی پر موجود ہوتی ہے اور حضور انور کی آمد پر راستہ کلیئر کرواتی ہے۔ جب حضور انور واپس تشریف لے جاتے ہیں تو قافلہ کو روانہ کرنے تک پولیس کی یہ گاڑی اپنی ڈیوٹی پر موجود رہتی ہے۔ ۞

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی شکاگو، ڈیٹن، کولمبس، پٹس برگ اور مسجد بیت الرحمن (واشنگٹن) میں آمد پر احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال اور خلافت سے محبت وفدائیت کے روح پرور مناظر۔ سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے آقا کی زیارت اور ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

مسجد فضل عمر (ڈیٹن) کی نئی عمارت اور مسجد بیت الناصر (کولمبس) کا افتتاح۔

جماعت احمدیہ امریکہ کے اخلاص وقربانی اور ترقیات اور کامیابیوں کی ایمان افروز تفصیلات

18رجون 2012ء بروز سوموار:

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ آج پروگرام کے مطابق مسجد بیت الجامع میں فیملی ملاقاتوں اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد Dayton اور پھر وہاں سے Columbus کے لئے روانگی تھی۔

فیملی ملاقاتیں

صبح دس بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور شکاگو جماعت کے سینٹر ''مسجد بیت الجامع'' کے لئے روانگی ہوئی۔ دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد پہنچے اور اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 27 فیملیز کے 154 افراد اور پندرہ سنگل افراد نے ملاقات کی سعادت پائی اس طرح مجموعی طور پر 169 افراد نے شرف ملاقات پایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز شکاگو (Chicago) کے علاوہ جماعت Milwaukee، Oshkosh اور St. Louis سے آئی تھیں۔ ایک بڑی تعداد افریقن امریکن خاندانوں سے تعلق رکھتی تھی۔ ان میں سے اکثر کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے پہلی ملاقات تھی۔ ان کے چہروں پر ایک غیر معمولی خوشی تھی۔ ہر ایک کے اپنے اپنے جذبات تھے۔ ملاقات کرکے باہر نکلتے تو ایک دوسرے کو خوشی کے آنسوؤں کے ساتھ گلے ملتے اور مبارکباد دیتے۔ اللہ یہ خوشیاں ان جماعتوں کے لئے دائمی بنادے اور یہ ان انتہائی مبارک لمحات کی ہمیشہ کے لئے حفاظت کرنے والی ہوں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ایک بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

ڈیٹن کے لئے روانگی

دوپہر کے کھانے کے بعد قریباً دو بجے یہاں سے ڈیٹن (Dayton) شہر کے لئے روانگی تھی۔ روانگی سے قبل نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

مسجد کے بیرونی احاطہ میں احباب جماعت مردوخواتین کی ایک بڑی تعداد اپنے آقا کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھی۔ احباب جماعت مسلسل نعرے لگارہے تھے۔ خواتین شرف زیارت پارہی تھیں اور بچیاں ایک گروپ کی صورت میں دعائیہ نظم ''جاتے ہو مری جاں خدا حافظ وناصر'' پڑھ رہی تھیں۔ بڑے رقت آمیز مناظر تھے۔ سبھی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔ حضور انور دعا سے قبل احباب کے درمیان کچھ دیر کے لئے کھڑے رہے اور ہر طرف اپنا ہاتھ بلند کرکے السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے دوران بعض لوگ زیادہ روئے۔ دعا کے بعد ایک دفعہ پھر حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے السلام علیکم کہا اور قافلہ مسجد کی حدود سے آہستہ آہستہ باہر نکلتا ہوا Dayton کے لئے روانہ ہوا۔ شکاگو سے ڈیٹن کا فاصلہ 306 میل ہے۔

سٹیٹ آف Illinois کے گورنر کا حضور انور کے نام خیر سگالی کا خط

یہاں سے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں گورنر سٹیٹ آف Illinois کا وہ خط پیش کیا گیا جو گورنر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام شکاگو آمد پر اپنے خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے۔ اس خط کا متن درج ذیل ہے۔

Pat Quinn

گورنر

''حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس امام جماعت احمدیہ عالمگیر''۔

عزت مآب حضور!

مَیں بحیثیت گورنر ریاست Illinois آپ کے شکاگو کے دورہ کے موقع پر آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

سالہا سال سے آپ جماعت احمدیہ مسلمہ کے لئے ایک مضبوطی کا ستون بنے رہے ہیں جو کہ اب یہاں Illinois سٹیٹ میں تیزی سے کامیابی کی منازل طے کررہی ہے۔ ایک روحانی اور دنیاوی راہنما کی حیثیت سے آپ نے ہمیشہ جماعت کو مفید ہدایات اور راہنمائی سے نوازا ہے۔ آپ کے قیام امن، وفاداری اور باہمی عزت کے فروغ کی کوششوں نے بہت سی زندگیوں میں انقلاب پیدا کیا ہے اور نہ صرف لنکن (Lincon) کی سرزمین بلکہ تمام دنیا میں انسانیت کو متاثر کیا ہے۔

شکاگو اور Illinois کے لئے ایک میزبان کی حیثیت سے آپ جیسی عظیم روحانی ہستی کا استقبال ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ مجھے آپ سے ملنے کی بہت خواہش تھی لیکن پہلے سے طے شدہ مصروفیات نے اس موقع سے مجھے محروم رکھا۔ میری خواہش ہے کہ آپ اپنے دورہ شکاگو کے موقع پر یہاں کے تمام قابل دید مقامات سے لطف اندوز ہوں۔

ریاست Illinois کے عوام کی جانب سے مَیں ایک بار پھر آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور آپ کے اس دورہ کی کامیابی کے لئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں''۔

مخلص

پیٹ کیون (Pat Quinn) گورنر

ڈیٹن میں آمد اور پُرجوش استقبال

شکاگو سے روانگی اور قریباً سوا پانچ گھنٹے کے سفر کے بعد ڈیٹن (Dayton) کے مقامی وقت کے مطابق سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد فضل عمر ڈیٹن میں ورود مسعود ہوا۔ (ڈیٹن کا وقت شکاگو سے ایک گھنٹہ آگے ہے)

''مسجد فضل عمر'' کے بیرونی احاطہ میں احباب جماعت مردوخواتین، جوان بوڑھے بچے بچیاں اپنے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور کی تشریف آوری ہوئی احباب جماعت نے بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کئے۔ اس جماعت کا بڑا حصہ بھی افریقن امریکن احباب اور فیملیز پر مشتمل ہے۔ پُرجوش نعروں کے ساتھ ساتھ بچیاں خیر مقدمی گیت پیش کررہی تھیں۔ **اھلاً وسھلاً ومرحبا** اور السلام علیکم حضور! کی آوازیں ہر طرف سے آرہی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا۔ اس موقع پر چوہدری ارشد صاحب صدر جماعت ڈیٹن اور ارشاد احمد ملہی صاحب مربی سلسلہ ڈیٹن نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

''مسجد فضل عمر'' (ڈیٹن) کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق مسجد فضل عمر ڈیٹن کا افتتاح بھی تھا۔ مسجد فضل عمر میں توسیع ہوئی ہے اور اس توسیع کی شکل میں مسجد کا سارا حصہ نیا تعمیر ہوا ہے اور پرانے حصہ کو مختلف پروگراموں کے لئے ہال کی شکل میں تبدیل کردیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اور اس سے منسلکہ ہالوں اور دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مبلغ سلسلہ ڈیٹن مکرم ارشاد احمد ملہی صاحب کے گھر تشریف لے گئے جو مسجد سے چند قدم کے فاصلہ پر تھا۔

جماعت ڈیٹن کی تاریخ

ڈیٹن (Dayton) جماعت امریکہ کی پرانی جماعتوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس جماعت کی ابتدا ایک نو احمدی عبداللطیف صاحب کی دعوت الی اللہ کی کوششوں سے ہوئی اور ان کے ذریعہ ابتدا میں تین افریقن امریکن فیملیز کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

ڈیٹن جماعت کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ 1948ء میں جماعت احمدیہ امریکہ کا پہلا جلسہ سالانہ یہاں منعقد ہوا۔ 1949ء میں ایک نو احمدی ولی کریم صاحب اور ان کی اہلیہ نے ایک قطعہ زمین مسجد اور مشن ہاؤس بنانے کے لئے جماعت کو وقف کردیا۔ اس قطعہ زمین کا رقبہ 40x100 فٹ تھا۔ مسجد کا سنگ بنیاد مارچ 1953ء میں امیر ومبلغ انچارج چوہدری خلیل احمد ناصر صاحب نے رکھا۔

مسجد کی تعمیر پر دس ہزار ڈالر خرچ ہوا جو مقامی احمدی احباب نے اکٹھا کیا۔ رقم کی قلت کی وجہ سے صرف مسجد کی بیسمنٹ ہی تعمیر ہوسکی۔ اس مسجد کا نام مسجد فضل عمر رکھا گیا۔ مسجد کی یہ تعمیر جماعتی وقار عمل کے ذریعہ ہوئی۔ اس وقت کے احمدی اس وقار عمل کو بڑے فخر سے یاد کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ مسجد اپنے ہاتھوں سے بنائی۔

17رمئی 1963ء کو میجر عبدالحمید صاحب بطور مبلغ امریکہ آئے تو آپ نے اشد ضرورت کے تحت مرکز کو مسجد کی مرمت ومزید تعمیر کے لئے تحریر کیا۔ مگر مرکز شکاگو مشن ہاؤس کی مرمت پر اٹھنے والے اخراجات کی وجہ سے ڈیٹن مسجد کی مرمت وتعمیر کے لئے کوئی اعانت نہ کرسکا۔ اس وقت تعمیر شدہ بیسمنٹ کی چھت بھی ٹپکتی تھی اور غیر معمولی مرمت کے علاوہ مسجد کی بقایا تعمیر بھی رہتی تھی۔ اس پراجیکٹ کا تخمینہ 25 سے 35 ہزار ڈالرز لگایا گیا تھا۔ مرکز سے فوراً مدد نہ مل سکنے کی وجہ سے مقامی احمدی افراد نے غیر معمولی قربانی کا جذبہ دکھایا اور حسب توفیق رقوم اکٹھی کیں۔ بعد میں مرکز کی طرف سے بھی پانچ ہزار ڈالر وصول ہوئے اور اس طرح مسجد کی بیسمنٹ کی مرمت اور مسجد کی نئی تعمیر 1965ء میں مکمل ہوئی۔ اس مسجد میں ایک گنبد اور دو مینار بھی تعمیر ہوئے۔ اس طرح یہ جماعت احمدیہ امریکہ کی پہلی مکمل تعمیر شدہ مسجد متصور کی جاتی ہے۔ ستمبر 1965ء میں بھی امریکہ کا جلسہ سالانہ اسی مسجد میں ہوا۔

اب گزشتہ سالوں میں مسجد کی توسیع کے لئے مسجد کے ساتھ ملحقہ دو پلاٹ خریدے گئے اور مسجد کے سامنے ایک بڑا پلاٹ پارکنگ کے لئے خریدا گیا۔ مسجد کی توسیع 2011ء میں شروع ہوئی اور مارچ 2012ء میں مکمل ہوئی۔ اس توسیعی پلان کے تحت دومنزلہ مسجد نئے حاصل کردہ پلاٹس پر تعمیر ہوئی ہے اور مسجد کے سابقہ حصہ کو اس طرح مسجد کے ساتھ ملایا گیا ہے کہ وہاں بوقت ضرورت نماز بھی پڑھی جاسکتی ہے اور یہ حصہ دیگر مختلف پروگراموں کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ایک وہ وقت تھا کہ اس مسجد کی مرمت اور بقیہ تعمیر کے لئے جماعت کو 25 سے 35 ہزار ڈالر کی ضرورت تھی لیکن یہ رقم مہیا کرنا جماعت کے لئے مشکل تھا اور آج اسی مسجد کی توسیع کے لئے مزید قطعات زمین کی خرید اور تعمیر پر 1.25 ملین ڈالرز خرچ ہوئے ہیں جو یو ایس اے کی جماعت نے بآسانی مہیا کردیئے ہیں۔ اس سے جماعت احمدیہ یو ایس اے کی

غیر معمولی ترقی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔صرف یہی نہیں بلکہ جماعت امریکہ ہر شہر اور ہر جماعت میں بڑے بڑے قطعات زمین خرید کر اور ملینز ڈالرز خرچ کر کے مساجد تعمیر کرتی چلی جارہی ہے۔مبلغ سلسلہ کے گھر میں کچھ دیر قیام کے بعد پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے۔ایک ہال میں مقامی جماعت نے چائے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔جس میں جماعت کے تمام احباب شامل ہوئے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت رونق افروز ہوئے۔

ایک زیر تبلیغ وائٹ امریکن دوست بھی آئے ہوئے تھے۔حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی۔موصوف نے بتایا کہ پانچ سال قبل میرے کام پر ایک احمدی کے ذریعہ مجھے جماعت احمدیہ کا تعارف ہوا۔اب مَیں احمدیت کے بہت قریب آچکا ہوں اور انشاء اللہ مَیں بیعت کروں گا۔حضور انور نے ازراہ شفقت مختلف احباب سے گفتگو فرمائی۔اس دوران خصوصاً نوجوان اور دوسرے احباب باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیچھے آکر کھڑے ہوجاتے اور تصاویر بنواتے رہے۔قریباً اکثر نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

بعدازاں سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل عمر میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ ہال میں تشریف لے گئے۔جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔اس کے بعد لوکل مجلس عاملہ اور مقامی احباب جماعت نے گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

کولمبس کے لئے روانگی

بعدازاں نو بجکر پچاس منٹ پر یہاں سے پروگرام کے مطابق Columbus کے لئے روانگی ہوئی۔ڈیٹن سے کولمبس کا فاصلہ 96 میل ہے۔روانگی سے قبل احباب جماعت نے ایک دفعہ پھر بڑے بھرپور انداز میں نعرے بلند کئے۔ان کی آواز میں جو قوت اور طاقت تھی وہ ان کے دلی جذبات کی عکاسی کررہی تھی۔ ہر ایک اپنے آقا پر فدا ہورہا تھا۔حضور انور جب گاڑی میں بیٹھنے لگے تو ایک افریقن امریکن دوست حضور انور کے قریب آئے اور شرف مصافحہ حاصل کر کے کہا کہ حضور! مَیں آپ سے محبت کرتا ہوں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ احباب جماعت کے نعروں کے جلو میں عازم سفر ہوا۔

کولمبس میں آمد

قریباً ایک گھنٹہ پچاس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مکرم ڈاکٹر ملک عبدالسلام صاحب کی رہائشگاہ پر تشریف آوری ہوئی۔مکرم ڈاکٹر ملک عبدالسلام صاحب کولمبس (Columbus) جماعت کے صدر ہیں اور یہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام ڈاکٹر صاحب کے گھر پر ہی ہے۔مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر یو ایس اے اور ڈاکٹر ملک عبدالسلام صاحب صدر جماعت کولمبس نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔دیگر فیملی ممبران بھی اس موقع پر موجود تھے سبھی نے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت پائی اور خواتین نے سلام عرض کیا اور شرف زیارت پایا۔بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

19 / جون 2012ء بروز منگل:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

’’مسجد بیت الناصر‘‘ کولمبس میں ورود مسعود اور استقبال

آج پروگرام کے مطابق ’’مسجد بیت الناصر‘‘ کولمبس (Columbus) کے لئے روانگی تھی جہاں احباب جماعت کولمبس مرد وخواتین، جوان بوڑھے اور بچے بچیاں اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے جمع تھے۔دوسرے شہروں Kentucky، Alabama، Dayton، Toledo، Indiana، Cleveland اور Detroit سے بھی احباب جماعت اور فیملیز اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے پہنچی ہوئی تھیں۔دس بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ’’مسجد بیت الناصر‘‘ کے لئے روانگی ہوئی۔

دس بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ’’مسجد بیت الناصر‘‘ تشریف آوری ہوئی۔جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔بچوں اور بچیوں کے علیحدہ علیحدہ گروپس نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی ترانے پیش کئے۔خوشی ومسرت کا ایک ایسا ماحول تھا جس میں ہر ایک محبت وفدائیت کے جذبات میں بہہ رہا تھا۔یہاں بھی سینکڑوں ایسے خاندان تھے جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے اتنا قریب دیکھا تھا۔حضور انور کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر ہر ایک تسکین قلب پارہا تھا۔صدر جماعت کولمبس ملک عبدالسلام صاحب، مبلغ سلسلہ ارشاد احمد ملہی صاحب، کلیم خان صاحب اور جنرل سیکرٹری بشیر اسد صاحب نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور خوش آمدید کہا۔

’’مسجد بیت الناصر‘‘ کا افتتاح

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد بیت الناصر‘‘ کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ اس مسجد کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔اس کے بعد حضور انور نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک پودا لگایا۔

جماعت احمدیہ کولمبس کا قیام 1987ء میں ہوا۔اس وقت ایک چھوٹا مکان کرایہ پر لے کر بطور مسجد اور مشن ہاؤس استعمال کیا جاتا رہا۔موجودہ قطعہ زمین 2001ء میں دو لاکھ 95 ہزار ڈالر کے عوض خریدا گیا۔اس میں چار ہزار مربع فٹ کے رقبہ پر ایک عمارت تعمیر شدہ ہے جو اس وقت بطور مشن ہاؤس استعمال ہورہی ہے۔اس کے علاوہ چھ ایکڑ خالی زمین ہے۔تعمیر شدہ عمارت سے کچھ فاصلہ پر ’’مسجد بیت الناصر‘‘ کی تعمیر ہوئی ہے۔اس مسجد کی تعمیر 2008ء میں مکمل ہوئی اور اس پر چھ لاکھ تیس ہزار ڈالرز کی لاگت آئی۔مردوں اور خواتین کے ہال کو ملا کر اس مسجد میں چھ صد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

فیملی ملاقاتیں

مسجد کے افتتاح اور پودا لگانے کے بعد پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج 49 فیملیز کے 220 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ملاقات کرنے والوں میں ایک عرب خاتون Miss Leila Alkhalil بھی شامل تھیں۔موصوفہ نے 2009ء میں بیعت کی تھی۔یہ MTA پر آنے والے پروگراموں کا پھل ہیں۔یہ MTA دیکھتی رہیں۔پھر 2009ء کے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر جب عالمی بیعت کی تقریب ہوئی تو انہوں نے بیعت کی اور اس طرح عالمی بیعت کی تقریب میں شامل ہوئیں۔بہت مخلص احمدی ہیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد ناصر‘‘ میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً پچیس منٹ کے سفر کے بعد اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آج شام کو اس علاقہ اور ریجن کی بعض دوسری جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز کی ملاقاتیں تھیں۔چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور قریباً پچیس منٹ کے سفر کے بعد مسجد بیت الناصر تشریف آوری ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے۔سب سے قبل مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت یو ایس اے نے دفتری ملاقات کی اور ہدایات حاصل کیں۔

بعدازاں شیڈول کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج شام کے سیشن میں 45 فیملیز کے 230 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی اور بعضوں نے اپنے مسائل پیش کر کے راہنمائی حاصل کی۔بیماروں نے اپنی صحتیابی کے لئے اور طلباء وطالبات نے امتحانات میں کامیابی کے لئے اپنے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ہر ایک اپنی مراد پا کر واپس لوٹا اور ہر ایک کو سکون قلب حاصل ہوا۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز Dayton، Cleveland، Toledo، Indiana، Kentucky، Alabama اور Detroit سے لمبے فاصلے طے کر کے آئی تھیں۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے نو بجے ختم ہوا۔Cleveland سے آنے والی پانچ مزید فیملیز نے اس طرح ملاقات کی سعادت حاصل کی کہ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر سے باہر تشریف لائے تو یہ مشن ہاؤس کی Entrance میں کھڑی تھیں۔ایک طرف مرد احباب تھے اور دوسری طرف خواتین تھیں۔حضور انور نے ازراہ شفقت مرد احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔خواتین نے باری باری سلام عرض کیا حضور انور نے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعدازاں نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الناصر تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور مسجد سے باہر تشریف لائے اور کچھ وقت کے لئے احباب جماعت کے درمیان رونق افروز رہے۔اس دوران حضور انور نے ڈاکٹر انوار صاحب کو یاد فرمایا اور شرف مصافحہ سے نوازا اور موصوف سے گفتگو فرمائی۔ڈاکٹر انوار صاحب ایک عرصہ وقف عارضی کے تحت طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔بعدازاں یہاں سے روانگی ہوئی اور دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

20 / جون 2012ء بروز بدھ:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پٹس برگ کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق کولمبس سے Pittsburg اور پھر وہاں سے آگے واشنگٹن کے لئے روانگی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے ڈاکٹر ملک عبدالسلام صاحب کے فیملی ممبران، عزیز و اقارب اور بعض دوسری فیملیز اور احباب صبح سے ہی رہائش گاہ کے بیرونی حصہ میں جمع تھے۔مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت یو ایس اے وچیئرمین احمدیہ مرکزی ویب سائٹ کے والد محترم مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت کراچی اپنی کمزوری صحت اور بیماری کے باوجود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ امریکہ کا سُن کر، کراچی (پاکستان) سے امریکہ پہنچے تھے۔موصوف بھی اس موقع پر موجود تھے۔ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے والد عبدالسلیم صاحب بھی موجود تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دس بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور ان احباب میں رونق افروز ہوئے اور ان سے گفتگو فرمائی۔قریباً 15 منٹ تک حضور انور تشریف فرما رہے۔اس دوران ڈاکٹر ملک عبدالسلام صاحب کے فیملی ممبران باری باری حضور انور کے دائیں بائیں اور پیچھے کھڑے ہو کر تصاویر بنواتے رہے۔دیگر احباب نے بھی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقتوں سے حصہ پایا اور تصاویر بنوائیں۔ آخر پر سبھی احباب نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور Pittsburg کے لئے روانگی ہوئی۔ Columbus سے Pittsburg کا فاصلہ 160 میل ہے۔

جماعت پِٹس برگ (Pittsburg)

پٹسبرگ کی جماعت امریکہ کی پرانی جماعتوں میں سے ہے۔ اس شہر میں احمدیت کا نفوذ ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب آنریری مبلغ انچارج امریکہ کے ذریعہ ہوا۔ آپ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی مساعی میں مدد کرتے تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی 1923ء کے آخر میں ہندوستان روانگی پر حضرت مولوی محمد دین صاحب مبلغ انچارج امریکہ بنے۔ 1925ء میں ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب کو حضرت مولوی محمد دین صاحب کی واپسی کے بعد امریکن مشنز کا آنریری انچارج بنایا گیا تو آپ نے ایک جگہ کرایہ پر لے کر Pittsburg کا پہلا مشن قائم کیا۔ آپ کے ذریعہ پٹسبرگ (Pittsburg) اور اس کے گردونواح میں متعدد افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب مبلغ سلسلہ صوفی مطیع الرحمن صاحب کی آمد تک آنریری انچارج کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

Pittsburg جماعت کے پہلے صدر ابو صالح صاحب مقرر ہوئے۔ ان کے بعد بشیر افضل صاحب ایک لمبا عرصہ جماعت کے صدر رہے۔ ان کے دور میں جماعت نے ایک دو منزلہ عمارت بطور مشن ہاؤس و مسجد خریدی۔

1946ء میں مبلغ سلسلہ مکرم مرزا منور احمد صاحب کو پٹسبرگ کے پہلے مستقل مشنری کے طور پر مقرر کیا گیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں مرزا منور احمد صاحب نے یہاں بہت شہرت اور مقبولیت حاصل کر لی۔ ان کے دور میں پٹسبرگ حلقے میں کلیولینڈ، ینگز ٹاؤن، ڈیٹن اور ڈیٹرائٹ کی جماعتیں شامل تھیں۔

مرزا منور احمد صاحب کی شہادت

1948ء میں مرزا منور احمد صاحب بیمار ہو گئے مگر تبلیغی مساعی کم ہونے کے باوجود آپ نے اپنے بستر سے تعلیمی کلاسز کو برقرار رکھا۔ بیماری کی شدت پکڑنے پر آپ کو ہسپتال داخل کرنا پڑا۔ اس دوران جماعت احمدیہ ڈیٹن میں پہلے جلسہ سالانہ یو ایس اے کی تیاریوں میں مصروف تھی۔ آپ نے جماعت کو تلقین کی کہ ان کی بیماری کی وجہ سے تیارداری کی خاطر کوئی جلسہ سے پیچھے نہ رہ جائے۔

15 ستمبر 1948ء کو مرزا منور احمد صاحب اپنے فرائض کی بجا آوری کے دوران وفات پا گئے اور سرزمین امریکہ کے پہلے شہید کا اعزاز پایا۔ ان کی وفات کے وقت تدفین کے بارہ میں مرکز سے مشورہ کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایت موصول ہوئی کہ مرزا منور احمد صاحب کی والدہ کی خواہش کے مطابق ان کی تدفین اُسی ملک میں کی جائے جہاں پر ان کو خدمت پر مامور کیا گیا ہو۔ چنانچہ آپ کی تدفین Pittsburg کے گرین وڈ (Greenwood) قبرستان میں ہوئی۔ اس موقعہ پر امریکہ کی تمام جماعتوں سے نمائندگان نے شرکت کی۔ مکرم خلیل احمد ناصر صاحب مبلغ انچارج امریکہ نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اس موقع پر قبرستان کی شدید ضرورت محسوس ہوئی اور یہ فیصلہ ہوا کہ 20 قبروں کی جگہ گرین وڈ قبرستان میں خریدی جائے۔ اس طرح جماعت احمدیہ امریکہ کا پہلا قبرستان پٹسبرگ میں قائم ہوا۔

پٹسبرگ جماعت کے تیسرے مبلغ سیّد جواد علی صاحب 1954ء تا 1960ء مقرر ہوئے۔ چوتھے مبلغ عبدالرحمن خان صاحب بنگالی 1963ء میں مقرر ہوئے اور چار سال تک آپ پٹسبرگ میں رہے۔ آپ کے دور میں مشن ہاؤس کی مرمت ہوئی اور آپ نے ہی مشن ہاؤس کو ''مسجد نور'' کا نام دیا۔ آپ پٹسبرگ جماعت کے آخری مستقل مبلغ تھے۔

1973ء میں آگ لگنے کی وجہ سے جماعتی سنٹر مسجد نور کی دوسری منزل منہدم ہو گئی۔ مقامی احباب کی قربانیوں سے بقیہ عمارت کی مرمت کی گئی یہ مسجد 2005ء تک قائم رہی۔ جس کے بعد اب جماعت نے ایک وسیع وعریض چار منزلہ عمارت پٹسبرگ میں خرید لی ہے جس کا نام ''مسجد نور'' ہی رکھا گیا ہے۔

احمدیہ قبرستان میں آمد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Pittsburg کی طرف آتے ہوئے دوران سفر یہ ہدایت فرمائی کہ پہلے قبرستان جائیں گے اور وہاں دعا کرنے کے بعد پھر مشن ہاؤس آئیں گے۔

چنانچہ منتظمین نے پٹسبرگ شہر میں داخل ہونے سے قبل اپنا روٹ تبدیل کیا اور ایک بجکر تیس منٹ پر Greenwood قبرستان آمد ہوئی۔

مکرم عمر شہید صاحب صدر جماعت پٹسبرگ چند خدام کے ساتھ پہلے ہی قبرستان پہنچ چکے تھے اور قبرستان کے جماعتی حصہ کے قریب ہی کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے اور مبلغ سلسلہ مکرم مرزا منور احمد صاحب کی قبر پر دعا کی۔ مرحوم، حضرت مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے رشتہ میں ماموں تھے۔ قبر پر جو کتبہ لگا ہوا تھا۔ اس پر یہ درج ہے۔

Mirza Munawwar Ahmad

Ahmadiyya Muslim Missionary 1917-1948

گویا وفات کے وقت آپ کی عمر 32,31 سال کے لگ بھگ تھی۔ مرحوم کی قبر کے ساتھ بعض دیگر احمدی افراد کی قبریں ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان باقی قبور پر بھی دعا کی۔

''مسجد نور'' پٹس برگ

بعدازاں یہاں سے روانہ ہو کر دو بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت پٹسبرگ کے سنٹر ''مسجد نور'' میں ورود مسعود ہوا۔ جہاں احباب جماعت مرد وخواتین نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور احباب نے نعرے بلند کئے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور خواتین کے پاس تشریف لے گئے جو شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔

مکرم عمر شہید صاحب صدر جماعت پٹسبرگ اور مکرم ارشاد احمد ملہی صاحب ریجنل مبلغ سلسلہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

مسجد نور کا تعارف

جماعتی سنٹر کی اس موجودہ عمارت کا تعمیراتی رقبہ 21 ہزار مربع فٹ ہے۔ پہلی منزل پر سات کمرے ہیں جن میں بعض ہال نما بڑے کمرے ہیں اور متعدد باتھ روم کی سہولت موجود ہے۔ دوسری منزل پر پانچ بڑے کمرے ہیں اور ایک بڑا میٹنگ روم ہے مرکزی کچن ہے اور دیگر باتھ رومز کی سہولت اس کے علاوہ موجود ہے۔

تیسری منزل پر ایک بہت بڑا ہال ہے جس میں چارصد سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں اور مختلف دفاتر اس کے علاوہ ہیں۔ یہ عمارت چھ سال قبل 3 لاکھ 6 ہزار ڈالرز میں خریدی گئی تھی اور اس کا نام سابقہ عمارت کے نام پر ''مسجد نور'' ہی رکھا گیا۔ دو بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد لوکل مجلس عاملہ نے تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

قریباً ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتر تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ مجموعی طور پر 16 فیملیز کے 65 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی اور حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور تحائف حاصل کئے۔ حضور انور نے بڑے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام چار بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین ایک بار پھر شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔

پٹس برگ سے واشنگٹن کے لئے روانگی

قریباً سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے احباب جماعت کو السلام علیکم کہا اور قافلہ پٹسبرگ سے واشنگٹن کے لئے روانہ ہوا۔ پٹسبرگ سے واشنگٹن کا فاصلہ 260 میل ہے۔

مسجد بیت الرحمن واشنگٹن میں آمد

قریباً آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت احمدیہ امریکہ کے مرکزی سنٹر ''مسجد بیت الرحمن'' میں ورود مسعود ہوا۔ امریکہ بھر کی جماعتوں سے بڑی تعداد میں آئے ہوئے احمدی احباب نے اپنے پیارے آقا کا فلک شگاف نعروں کے ساتھ والہانہ استقبال کیا۔

مسجد بیت الرحمن کے بیرونی احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں اور بینرز سے مزین کیا گیا تھا جبکہ مسجد بیت الرحمن اور اس سارے کمپلیکس کو رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ یہ سارا علاقہ رنگ برنگی روشنیوں سے روشن تھا۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال اور پُرتپاک خیر مقدم اور حضور انور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے امریکہ کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت دو ہزار سے زائد کی تعداد میں دوپہر سے ہی مسجد بیت الرحمن پہنچنا شروع ہو گئے تھے اور مرد وخواتین اور بچوں، جوانوں اور بوڑھوں کا ایک ہجوم تھا جو اپنے محبوب آقا کے پُرنور چہرہ پر ایک نظر ڈالنے کے لئے بیتاب تھا۔

Washington DC کی جماعتوں Laurel اور Silver Spring کے علاوہ Baltimore، Potomac، N.Virginia، سنٹرل ورجینیا اور ساؤتھ ورجینیا، Richmond، نیویارک، نیوجرسی، فلاڈلفیا، Harrisburg، Detroit، شکاگو، Miami، Texas، North Carolina، Ohio، California اور Wisconsin کی جماعتوں سے بڑی تعداد میں احباب اور فیملیز مسجد بیت الرحمن پہنچی تھیں اور تھکا دینے والے بڑے لمبے سفر طے کر کے محض اپنے پیارے آقا کے استقبال اور حضور انور کا دیدار کرنے کے لئے پہنچی تھیں۔

ڈیٹرائٹ سے آنے والے 530 میل، شکاگو سے آنے والے 700 میل، میامی اور Wisconsin سے آنے والے ایک ایک ہزار میل، جبکہ ٹیکساس سے آنے والے 1400 میل اور کیلیفورنیا سے آنے والے دو ہزار سات صد میل کا لمبا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیرونی گیٹ سے داخل ہوتے ہی گاڑی سے باہر تشریف لے آئے۔ مسلسل نعرے بلند کئے جا رہے تھے۔ مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج یو ایس اے نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعدازاں نیشنل عاملہ کے چند ممبران نے مصافحہ کی سعادت پائی۔ ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے اور السلام علیکم حضور! کی آوازیں آ رہی تھیں۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کر کے سلام کا جواب دے رہے تھے۔

مرد احباب ایک طرف تھے۔ پھر کچھ فاصلہ پر دوسری طرف خواتین کا ہجوم تھا اور آخر پر ایک طرف بچیوں کے مختلف گروپس، مختلف رنگوں کے لباس میں ملبوس تھے۔ ان کے لباس کے رنگ ان کو دوسرے گروپ سے جدا کرتے تھے۔

حضور انور مرد احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے خواتین کے حصہ کی طرف تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ بعدازاں بچیوں کے مختلف گروپس کے پاس سے گزرے۔ بچیوں کے یہ سارے گروپس یک

زبان ہوکر یہ دعائیہ، استقبالیہ نظم پڑھ رہے تھے۔

Almighty Allah has blessed this day
Our Khalifa is here today
Our hearts are filled with joy and cheer
Hazoor is here! Hazoor is near!

یعنی اللہ تعالیٰ نے آج کا دن ہمارے لئے بابرکت کر دیا ہے۔ ہمارا خلیفہ آج ہمارے پاس یہاں ہے ہمارے دل خوشی و مسرت سے معمور ہیں۔ حضور یہاں ہیں! حضور ہمارے قریب ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کا انتظام بیت الرحمن کے احاطہ میں واقع گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بعد ازاں اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

21رجون 2012ء بروز جمعرات:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمن تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج Baltimore، Laurel اور Le High Valley جماعتوں سے آنے والی 54 فیملیز کے 310 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقات کرنے والی تمام فیملیز اور احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ طلباء و طالبات نے اپنے پیارے آقا سے قلم کا تحفہ حاصل کیا جبکہ چھوٹی عمر کے بچوں کو حضور انور نے از راہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الرحمن کا تعارف

جماعت احمدیہ امریکہ کے اس مرکزی سینٹر بیت الرحمن کا مجموعی رقبہ قریباً 18ر ایکڑ ہے۔ یہاں جماعت احمدیہ امریکہ کی سب سے بڑی مسجد ''مسجد بیت الرحمن'' کی تعمیر سال 1994ء میں ہوئی اور اس مسجد کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اکتوبر 1994ء میں اپنے دورہ امریکہ کے دوران فرمایا۔ اس مسجد میں ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

جماعت کے اس مرکزی کمپلیکس میں مسجد کے علاوہ جماعتی دفاتر، لائبریری، مشن ہاؤس، ارتھ سٹیشن MTA، گیسٹ ہاؤس اور مختلف رہائشی ڈیپارٹمنٹس ہیں۔

سال 2008ء میں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امریکہ کے دورہ پر تشریف لائے تھے تو اس وقت مسجد بیت الرحمن کی توسیع کا منصوبہ جاری تھا جس کے مطابق مسجد کی تین منازل کے برابر، تین مزید ہال تعمیر کئے جا رہے تھے اور یہ تینوں ہال مسجد کی ہر منزل کے ساتھ ملحق تھے اور قبلہ رخ تھے۔

اب یہ ہال اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعمیر ہو چکے ہیں اور یہ توسیعی منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے۔ ہر ہال کا سائز 60x90 فٹ ہے۔ پہلا ہال جو Basement کی صورت میں ہے وہ مرد حضرات کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک وسیع جماعتی کچن بھی بنایا گیا ہے۔ دوسرا ہال جو گراؤنڈ فلور (Ground Floor) پر ہے وہاں جماعتی دفاتر اور کانفرنس روم بنایا گیا ہے اور جو سب سے اوپر والا تیسرا ہال ہے وہ خواتین کے پروگراموں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے اور خواتین والے حصہ میں چھوٹے بچوں والی خواتین کے لئے علیحدہ حصہ مخصوص کیا گیا ہے اور ہر قسم کی سہولت مہیا کی گئی ہے۔

اس توسیعی منصوبہ پر سوا پانچ ملین ڈالرز (یعنی 52 لاکھ پچاس ہزار ڈالرز) کے اخراجات ہوئے ہیں۔

قبل ازیں جماعت کے اس مرکزی ہیڈ کوارٹر کے لئے مختلف وقتوں میں زمین کی خرید اور مسجد بیت الرحمن کی تعمیر پر پانچ ملین ڈالر کے اخراجات آئے تھے۔ اس طرح مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وسیع و عریض کمپلیکس پر جو کہ سارا کا سارا ایئر کنڈیشنڈ ہے۔ سوا دس ملین ڈالرز کے اخراجات آئے ہیں اور یہ سارے اخراجات جماعت امریکہ نے خود برداشت کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت امریکہ میں جماعت کی پراپرٹیز کی مجموعی تعداد 94 ہے۔ جن میں مشن ہاؤسز، دعوت الی اللہ کے سنٹر، رہائشی مکانات اور قطعات زمین شامل ہیں۔ بعض مساجد اور کمپلیکس غیر معمولی طور پر بہت وسیع ہیں۔ سب سے بڑا قطعہ زمین جو اریزونا (Arizona) میں ہے وہ 525 ایکڑ پر مشتمل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ غیر معمولی طور پر ترقیات اور کامیابیوں کے نئے دور میں داخل ہوئی ہے اور ہر میدان میں وسعت پکڑتی جا رہی ہے۔ دل اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گزار اور سجدہ ریز ہیں! کیونکہ ؎

سب کچھ تری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

...★...★...★...★...★...★...

> خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تاکہ وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کی اکثریت نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے، وہ جو دعاؤں کے ذریعے سے عمل میں آنا ہے، وہ عمل میں آئے۔
>
> (خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ)
>
> احمدی اسلام کی سچی حقیقی اور صحیح تعلیم کا پیغام صرف امریکہ میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں دے رہے ہیں اور ہم یہ پیغام میڈیا کے ذریعہ بھی پہنچا رہے ہیں۔
>
> دنیا ایک بڑی جنگ کی طرف جا رہی ہے کیونکہ لوگ خدا تعالیٰ کو اور اس کی تعلیمات کو بھول گئے ہیں اور عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ (CNN کے نمائندہ کو انٹرویو)
>
> واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کی الگ الگ کلاسز کا انعقاد۔ معائنہ لنگر خانہ۔ ایم ٹی اے اَرتھ سٹیشن امریکہ کا معائنہ۔ تقریب آمین۔ فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

22رجون 2012ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر ''مسجد بیت الرحمن'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

خطبہ جمعہ

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمن تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ ہفت روزہ بدر کے شمارہ نمبر ۲۷ مورخہ ۵ جولائی ۲۰۱۲ میں شائع ہو چکا ہے اور مکمل متن شمارہ ۳۴۔۳۴ ۲۳ اگست ۲۰۱۲ میں شائع ہوا ہے۔ مدیر)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا آج کا خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔

امریکہ کے مختلف شہروں اور جماعتوں سے چار ہزار سے زائد افراد جماعت نے اپنے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔ پروگرام کے مطابق چار بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الرحمن تشریف لائے۔

CNN کو انٹرویو

✿......CNN کے نمائندہ جرنلسٹ Mr. Dan Merica نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ یہ جرنلسٹ CNN کی ویب سائٹ پر آرٹیکلز اور خبریں دیتا ہے جسے روزانہ لاکھوں لوگ وزٹ کرتے ہیں۔

✿......جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ آپ کا آج کا خطبہ کیسا ہوا ہے۔ مَیں نے خود بھی سنا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مَیں ہمیشہ اپنے احمدیوں کے لئے کوشش کرتا ہوں کہ ان کی روحانی حالت بہتر ہو۔ آج میں نے نماز کی اہمیت کے بارہ میں خطبہ دیا ہے اور میں ہمیشہ اپنے خطبات میں ان کی روحانی تربیت کے حوالہ سے بیان کرتا رہتا ہوں۔

✿......جرنلسٹ کے اس سوال کے جواب میں کہ آپ تقریباً دس سال سے خلیفہ ہیں۔ اس دور میں مسلمانوں کی حالت کیسے تبدیل ہوئی ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے گزشتہ تین سال سے لیف لیٹنگ اور فلائرز کی تقسیم شروع کی ہوئی ہے اور اس وقت سے یہاں کے لوگوں میں اسلام کا حقیقی پیغام پھیل رہا ہے اور اب لوگوں کو اس بات کا پتہ لگ رہا ہے کہ اسلام کا جو حقیقی پیغام احمدی پیش کر رہے ہیں وہ دوسروں سے مختلف ہے اور اصل بات یہ ہے کہ ہماری تعلیم کی بنیاد قرآن کریم سے ہے۔ احمدی اسلام کی سچی حقیقی اور صحیح تعلیم کا پیغام صرف امریکہ میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں دے رہے ہیں اور ہم یہ پیغام میڈیا کے ذریعہ بھی پہنچا رہے ہیں۔ اس طرح گزشتہ تین چار سالوں میں لوگوں کو زیادہ کثرت سے پتہ چلا ہے۔ یہ اس دَور کی ایک نمایاں تبدیلی ہے۔

✿......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ پیس کانفرنس میں خطاب فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی آپ کے خطابات ہوتے ہیں اور اکثر امن کے حوالہ سے بات کرتے ہیں کیا آپ کی یہ Key Theme ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہاں واقعۃً ہمارے لئے دنیا میں امن ایک انتہائی اہم ایشو ہے

کیونکہ آجکل اسلام کو وہ لوگ بدنام کررہے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں لیکن وہ اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم پر نہیں چل رہے اور دہشت گردی اور قتل و غارت میں ملوث ہیں تو اس لئے اب وقت آگیا ہے کہ ہم اسلام کا حقیقی پیغام، امن کا پیغام، صلح و آشتی کا پیغام دنیا کو پہنچائیں۔ پس آج احمدیت ہی اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کررہی ہے اس لئے لوگ احمدیت کے قریب آرہے ہیں۔ دنیا کے تمام ممالک میں ایسا ہے۔

......ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آجکل اسلام کو ٹارگٹ کیا جارہا ہے اور یہ ان انتہا پسند مسلمانوں کی وجہ سے ہے جو اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل نہیں کرتے اور ان کا رویہ متشدّدانہ ہے۔ جماعت احمدیہ جو تعلیم پیش کررہی ہے وہ قرآن کریم کی ہی تعلیم ہے اور اسلام کی سچی تعلیم ہے۔

جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خود یہ اعلان فرمایا کہ وہ وہی مسیح ہیں جس نے آخری زمانہ میں آنا تھا اور میرے آنے کے جو مقاصد ہیں وہ یہ ہیں کہ بنی نوع انسان کا اس کے پیدا کرنے والے سے تعلق قائم ہو۔ لوگ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانیں اور ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے اور تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرنے کے لئے آیا ہوں۔ پس یہ ہے وہ پیغام جو ہم دنیا بھر میں ہر جگہ پھیلا رہے ہیں۔

......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کی تاریخ میں کبھی بھی مسلمانوں کی طرف سے کسی کے خلاف پہلے تلوار نہیں اٹھائی گئی۔ جب بھی تلوار اٹھی ہے تو اپنے دفاع کے لئے اٹھی ہے۔ ہمیشہ مخالفین اسلام نے پہل کرتے ہوئے مسلمانوں پر حملہ کیا ہے تو مسلمانوں نے اپنا دفاع کیا ہے اور خصوصی حالات میں مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت دی گئی۔ قرآن کریم نے اس اجازت دیئے جانے کا ذکر کیا ہے کہ جب ہجرت کرنے کے بعد بھی مسلمانوں پر زمین تنگ کی گئی تب اللہ تعالیٰ نے اپنے دفاع کے لئے مسلمانوں کو اجازت دی کہ تم اب جنگ کا جواب دے سکتے ہو اور اجازت دیئے جانے کی وجہ بھی بتائی کہ اگر آج تم لوگوں کو دفاع کی اجازت نہ دی گئی اور بعض ظلم کرنے والوں کے ہاتھوں کو نہ روکا گیا تو پھر زمین پر نہ کوئی چرچ سلامت رہے گا، نہ کوئی Synagogue سلامت رہے گا، نہ کوئی عبادت خانہ سلامت رہے گا اور نہ کوئی مسجد، کیونکہ یہ لوگ جو مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھانے والے ہیں یہ اصل میں مذہب کے خلاف ہیں۔ پس یہ ضروری ہے کہ تم اب اس کا جواب دو تا کہ تمام مذاہب کے ماننے والوں کی حفاظت کرسکو۔ پس یہ ہے اسلام کی سچی اور خوبصورت تعلیم۔ مسلمان اگر یہ کہتے ہیں کہ اسلام حملہ کرنے کی اجازت دیتا ہے جب چاہیں حملہ کردیں تو یہ غلط ہے۔ درست نہیں ہے۔ اب تو امام کعبہ نے بھی کہا ہے کہ ہم تلوار نہ اٹھائیں۔ بلکہ اسلام کا امن کا پیغام بات چیت اور گفتگو کے ذریعہ پہنچائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی کہا تھا کہ مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرنے آیا ہوں۔ پس آج کے دور میں جو جہاد ہے وہ قلمی جہاد ہے، لٹریچر کے ذریعہ جماعت احمدیہ یہ جہاد کررہی ہے۔

......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اسلام کو امریکہ میں جن چیلنجز کا سامنا ہے۔ اس بارہ میں آپ کیا کہتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر تو وہ اسلام جو انتہا پسند مسلمان پیش کررہے ہیں مراد ہے، تو اس کے پھیلنے کا کوئی چانس نہیں ہے۔

ہاں وہ حقیقی اسلام جو صرف امریکہ میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں ہے اور آئندہ بھی جماعت احمدیہ کے ذریعہ پھیلے گا وہ دل جیتنے سے ہوگا اور یہ اسلام صرف احمدیہ مسلم جماعت ہی پھیلا رہی ہے۔

......ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو دوسری جنگ عظیم ہوئی تھی۔ بعض چھوٹی چھوٹی وجوہات تھیں جو بالآخر جنگ پر منتج ہوئیں۔ پہلے ایک دو ملکوں کا اتحاد ہوا۔ پھر مزید ملک داخل ہوئے اور بلاک بن گئے۔ یورپ بھی شامل ہوا۔ رشیا بھی شامل ہوگیا۔ اب جو موجودہ حالات نظر آرہے ہیں اس میں دنیا ایک بڑی جنگ کی طرف جارہی ہے کیونکہ لوگ خدا تعالیٰ کو اور اس کی تعلیمات کو بھول گئے ہیں اور عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ یہ جنگ ایشین ممالک سے شروع ہوگی۔ سیریا ان ممالک میں سے ایک ہوسکتا ہے۔ یہ مَیں اس وقت نہیں کہہ رہا بلکہ گزشتہ دو تین سال سے کہہ رہا ہوں کہ سیریا میں جو کچھ ہورہا ہے اور جو حالات وہاں کے بن رہے ہیں وہ ایک بڑی جنگ کی طرف ہی لے کر جانے والے ہیں۔ اب چائنا اور رشیا کا ایک بلاک بنا ہوا ہے جو اب تک جنگ کو روکے ہوئے ہے۔ دوسری طرف بھی بلاک بن رہے ہیں اور جو حالات اور صورتحال اس وقت ابھر رہی ہے جنگ کسی بھی وقت ہوسکتی ہے۔

...... پاکستان اور سعودی عرب میں احمدیت کی پرسیکیوشن کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کی مخالفت تو آغاز سے ہی ہے۔ پرسیکیوشن یہ ہے کہ حکومت اس میں شامل ہو۔ 1953ء میں پنجاب حکومت نے احمدیوں کے خلاف بعض قدم اٹھائے تو یہ پاکستان بننے کے بعد پہلی پرسیکیوشن تھی۔

حکومت کی طرف سے دوسری پرسیکیوشن 1974ء میں ہوئی جب اس وقت کے وزیراعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو نے ڈرامہ کیا اور اسمبلی کے ذریعہ یہ قانون بنوایا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اس وقت بھی بہت سے لاء (Law) بنے لیکن طاقت کے ذریعہ نافذ نہ ہوئے۔

پھر جنرل ضیاء الحق نے آکر 1984ء میں جماعت کے خلاف سخت قوانین بنائے اور طاقت کے ذریعہ ان قوانین کو نافذ کیا۔ ہم السلام علیکم نہیں کہہ سکتے، کلمہ نہیں پڑھ سکتے، اپنی مسجدوں کو مسجد کی شکل نہیں دے سکتے۔ ان سخت اور ظالمانہ قوانین کی وجہ سے مجھ سے پہلے خلیفہ نے پاکستان سے لندن ہجرت کی اور میرا قیام بھی اس وقت لندن میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے وہاں سے احمدیہ کمیونٹی کے لئے وسیع میدان کھولے ہیں۔

......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہماری جو پرسیکیوشن ہورہی ہے وہ ہمارے عقائد اور ہماری تعلیمات کی وجہ سے ہے اور اب تو مخالفت بہت زیادہ ہے۔

......جرنلسٹ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں جہاں بھی جاتا ہوں سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنی جماعت کے لوگوں سے ملوں اور ان کو ملنے سے کوشش کرتا ہوں کہ ان کا روحانی معیار بڑھے۔ اپنی تقاریر اور خطبات کے ذریعہ بھی یہی کوشش ہوتی ہے کہ ان کا روحانی معیار بلند ہو۔

......جرنلسٹ نے آخر پر سوال کیا کہ کیپٹل ہل (Capital Hill) میں جو پروگرام ہورہا ہے آپ اسے اپنے لئے کتنا اہم (Important) سمجھتے ہیں۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا میرے لئے تو خاص Important نہیں ہے۔ اصل میں یہ ہے کہ میڈیا اور لیف لیٹس کی کثرت سے تقسیم کے ذریعہ ہمارا جو امن کا پیغام پھیلا ہے اور ہر کس و ناکس تک پہنچا ہے تو حکام بالا جماعت کے بارہ میں مزید جاننا چاہتے ہیں کہ ہم کون لوگ ہیں۔ ہماری تعلیمات کیا ہیں۔ تو اس طرح اس پروگرام سے مزید تعارف حاصل ہوگا اور پاکستان، انڈونیشیا اور بعض دیگر ممالک میں جماعت کی جو مخالفت ہورہی ہے اس بارہ میں ان کو مزید پتہ چلے گا۔ یہ انٹرویو قریباً پندرہ منٹ تک جاری رہا اور پانچ بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوا۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج مجموعی طور پر 50 فیملیز کے 267 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق North Jersey اور Central Jersey کی جماعتوں سے تھا۔ ان سبھی خاندانوں نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سکول، کالج جانے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں نے اپنے آقا سے چاکلیٹ حاصل کیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

واقفین نَو کی کلاس

بعد ازاں مسجد بیت الرحمن میں دس سے بارہ سال کے واقفین نو بچوں اور بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے پر آٹھ بجکر چالیس منٹ پر یہ کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم خالد حسین نے کی۔ بعد ازاں عزیزم ہشام حماد نے اس کا اردو ترجمہ اور عزیزم برکات عادل نے اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مرزا غلام حسیب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی۔ بعد ازاں عزیزم حمزہ عبید اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام

حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی　　　ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی

کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے۔

یہ نظم ختم ہونے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہتے ہیں کہ امریکہ میں اچھے نظمیں پڑھنے والے نہیں ہیں اس نے تو اچھی نظم پڑھی ہے۔ آپ واقفین نَو میں سے لے لیا کریں۔ اس کے بعد اس نظم کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم Sammar Padder نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم Zaroon احمد نے ''حقیقۃ الوحی'' سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس انگریزی زبان میں پیش کیا۔ جس کے بعد عزیزہ Nashita Khandakar نے وقف نو کی بابرکت سکیم اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔

بعد ازاں چار بچیوں عزیزہ حسنیٰ مرزا، عزیزہ عافیہ چوہدری، عزیزہ سوہا ملک اور عزیزہ عیشاہ بھٹی نے مل کر کورس کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی بیس صفات عربی زبان میں اور پھر انگریزی زبان میں ان کے ترجمہ پر مشتمل ایک پروگرام پیش کیا۔ آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ کے دورہ جات پر مشتمل تصاویر سکرین کے ذریعہ پیش کی گئیں۔ ایک تصویر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منتظمین کو توجہ دلائی کہ یہ تصویر امریکہ کی نہیں ہے بلکہ ہارٹلے پول (یوکے) کی ہے۔

پروگرام کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تمام بچوں اور بچیوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔ نو بجکر بیس منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمن میں نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

23 جون 2012ء بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر مسجد بیت الرحمن تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری رپورٹس و خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جماعت Brooklyn، Charlotte اور Long Island سے آنے والی 54 فیملیز کے 307 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ بعضوں نے اپنے مسائل، مشکلات پیش کرکے راہنمائی حاصل کی۔ بیماروں نے اپنی کامل شفایابی کے لئے دعائیں پائیں۔ بچیوں نے اچھے رشتے ملنے کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ جن لوگوں کے خاندانی مسائل ہیں وہ اپنے لئے دعائیں لے کے باہر آئے۔ تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں نے اپنی کامیابی کے لئے اپنے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر کوئی اس در سے تسکین قلب پاکر اور دعاؤں کے خزانے لئے ہوئے واپس لوٹا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمن تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین شروع ہوئی۔حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عبدالرزاق طاہر،ہالہ مسرور،یمنیٰ احمد،امان احمد،لقمان احمد،فارعہ نور،معاذ ملک،عثمان خالد،احسان سید،فاران الٰہ دین،عیشاہ الٰہ دین،Ridah راجہ،Simrah احمد،عافیہ الٰہ دین،عثمان عبداللہ،بلال چوہدری،عماد ناصر،سلمان احمد جمیل،نائلہ چوہدری،قاصد باجوہ،غلام حسیب مرزا،ہدیٰ محمود،ریحان احمد،علینہ ملک،Aleeza طوبیٰ احمد،ہارون Lughmani،ولید کھوکھر،Saana نذیر،معیز چوہدری،علیشاہ منصور،Izzah احمد،جویریہ ذیشان، Myiesha Pader،سبرینہ بھٹی،کنزہ بھٹی،رمشا بھٹی،روشن احمد،طاہر احمد،موسیٰ قریشی،ذکریا احمد،رامین خان۔

ایک بچی وھیل چیئر پر تھی۔حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اپنے ہاتھ میں قرآن کریم لے کر اس بچی کے پاس کھڑے ہوئے اور اس سے قرآن کریم سنا۔ایک افریقن امریکن بچے نے آمین کے دوران اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس نے حضورانور کے ساتھ تصویر بنوانی ہے۔حضورانور نے اس سے قرآن کریم سننے کے بعد ازراہ شفقت اسے اپنے پاس بٹھایا اور اس بچے نے تصویر بنوائی۔تقریب آمین کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

معائنہ لنگرخانہ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر جاتے ہوئے راستہ میں لنگرخانہ میں تشریف لے گئے اور پکا ہوا کھانا دیکھا اور اس کے معیار کا جائزہ لیا۔حضورانور کے دریافت فرمانے پر منتظمین نے بتایا کہ جمعہ کے دن پانچ ہزار افراد کے لئے کھانا تیار کیا گیا تھا اور رات کو دو ہزار افراد کے لئے کھانا تیار کیا گیا۔آج دوپہر اور شام کے لئے پانچ سے چھ صد افراد کیلئے کھانا تیار کیا گیا ہے۔شیڈیول کے مطابق آلو گوشت اور دال بطور سالن تیار کی جاتی ہے۔حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کھانا کھلانے والی مارکی میں بھی تشریف لے گئے اور وہاں جو روٹی مہیا کی جارہی تھی اس کا معیار دیکھنے کے لئے ایک لقمہ لے کر کھایا۔لنگرخانہ اور کھانے کے انتظام کے معائنہ کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

دفتری ملاقات

پروگرام کے مطابق سوا پانچ بجے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔سب سے قبل مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت یو ایس اے اور مکرم فلاح الدین شمس (نگران مارشل آئی لینڈ) نے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دفتری ملاقات کی اور بعض انتظامی امور اور معاملات پیش کر کے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کی۔مارشل آئی لینڈ میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہوچکی ہے۔حضورانور نے اس مسجد کا نام ''مسجد بیت الاحد'' رکھا۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج شام اللہ تعالیٰ کے فضل سے 55 فیملیز کے 334 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ملاقات کا شرف پانے والی یہ فیملیز Albany اور Queens جماعتوں سے آئی تھیں۔ہر ایک نے حضورانور کے ساتھ اپنی اس ملاقات کے انتہائی یادگار اور انمول لمحے کو کیمرہ میں محفوظ کیا۔اب اپنے پیارے آقا کے ساتھ یہ تصاویر ان کے گھروں کی زینت بنیں گی۔گھر کے بڑے تو ان لمحات کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔چھوٹے بچے جب بڑے ہوں گے اور اپنی ہوش کی عمر کو پہنچیں گے تو وہ اپنے ماں باپ کو دعائیں دیں گے جو انہیں ساتھ لے گئے تھے اور اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھیں گے کہ ہم نے بھی حضورانور کے قرب میں چند ساعتیں گزاری تھیں اور برکتیں پائی تھیں۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام قریباً پونے 9 بجے ختم ہوا۔

کلاس واقفات نو

بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بڑی عمر کی واقفات نو بچیوں کی کلاس میں شرکت کے لئے مسجد میں تشریف لے آئے۔پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ مریم زکریا نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ نزہت دریّہ اور انگریزی ترجمہ عزیزہ فریحہ امجد صاحبہ نے پیش کیا۔اس کے بعد عزیزہ سعدیہ نوال صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔بعدازاں عزیزہ امۃ الجمیل صدف نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ؎

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا   پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

خوش الحانی سے پیش کیا۔اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزہ لبیبہ چوہدری نے پیش کیا۔

اس کے بعد کتاب دافع البلاء اور حقیقۃ الوحی سے،حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا ایک ایک اقتباس عزیزہ بشریٰ سلیم نے پیش کیا۔بعدازاں عزیزہ عائشہ سلیم،مدیحہ قریشی،عتیقہ ناصر،عائشہ خان اور ثانیہ احمد نے مل کر ''حضرت مسیح کی آمد ثانی قرآن کریم اور بائبل کی رو سے'' کے عنوان پر ایک Presentation دی۔

پروگرام کے آخر پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کلاس میں شامل ہونے والی تمام بچیوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔نو بجکر چالیس منٹ پر یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

24 جون 2012ء بروز اتوار

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

ایم ٹی اے کے اَرتھ سٹیشن کا معائنہ

صبح دس بجے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور MTA کے ارتھ سٹیشن کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔

MTA کا یہ ارتھ سٹیشن مسجد بیت الرحمن کے بیرونی احاطہ میں ایک علیحدہ جگہ پر واقع ہے۔اس ارتھ سٹیشن کی تنصیب اکتوبر 1994ء کو مکمل ہوئی تھی اور 14 /اکتوبر 1994ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے دورہ امریکہ کے دوران اس کا افتتاح فرمایا تھا۔اس ارتھ سٹیشن کے ذریعہ یورپین سیٹلائٹ سے MTA لندن کے پروگرام لے کر نارتھ امریکن سیٹلائٹ پر ڈالے جاتے ہیں اور پھر براعظم امریکہ کے تمام ممالک تک MTA کی نشریات پہنچتی ہیں۔آغاز میں یہاں سے صرف ایک ہی چینل پر نشریات جاری تھیں۔اب حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے MTA کا یہ ارتھ سٹیشن بیک وقت چار چینلز پر نارتھ امریکہ کے لئے نشریات کر رہا ہے۔

سال 2011ء میں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق MTA کی سینٹرل اور ساؤتھ امریکہ کی سروس کے لئے ایک نیا اَپ لنک (Uplink) لگایا گیا ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معائنہ کے دوران MTA ٹیلی پورٹ کے (MCR) ماسٹر کنٹرول روم میں تشریف لے گئے اور MTA نارتھ امریکہ اور ساؤتھ امریکہ کی سروسز کا جائزہ لیا اور باری باری MTA One، MTA+3،MTA3 العربیہ اور MTA Infocast چاروں چینلز کے بارہ میں جائزہ لیا کہ ان کی ٹرانسمیشن کس طرح کی جارہی ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر کہ Signal Monitoring کس طرح کرتے ہیں۔انچارج صاحب اَرتھ سٹیشن مکرم منیر احمد چوہدری صاحب مربی سلسلہ نے بتایا کہ نارتھ امریکہ کی سیٹلائٹ SES-2 اور لاطینی امریکہ کی سیٹلائٹ Satmex-6 پر MTA سگنل کی Spectrum Analyzers کے ذریعہ چوبیس گھنٹے Electronic Logging کی جاتی ہے اور ڈیوٹی آپریٹر اس پر نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ Log بھی لکھتا ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں سیٹلائٹس پر ٹرانسمٹ ہونے والے MTA کے سگنل کے گراف کا مشاہدہ Spectrum Analyzers پر بھی کیا اور فرمایا ٹھیک ہے۔

ماسٹر کنٹرول روم کے معائنہ کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عمارت سے باہر تشریف لائے اور گزشتہ سال لاطینی امریکہ کے لئے لگائے جانے والے Uplink ڈش انٹینا اور اس سے متعلقہ سسٹم کا معائنہ کرنے کی غرض سے ٹیلی پورٹ کے عقب میں تشریف لے گئے۔یہ سسٹم لاطینی امریکہ کے ممالک کو اپنے اَرتھ سٹیشن سے چھوٹے سائز کی ڈش پر MTA کی سروس مہیا کرنے کے لئے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایت پر اپنی مدد آپ کے تحت خود لگایا گیا تھا۔جس کے نتیجہ میں نصف سے زیادہ رقم کی بچت ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس Uplink سسٹم کا معائنہ فرمایا اور دریافت فرمایا کہ اس ڈش انٹینا کے Reflector کے پیچھے اتنا بڑا کور (Cover) کیوں بنایا گیا ہے۔اس پر انچارج صاحب اَرتھ سٹیشن نے بتایا کہ اس کی غرض یہ ہے کہ سردیوں میں برف پگھلانے کے لئے De-Icing System لگانے کی غرض سے Cavity بنانا مقصود ہے تاکہ قدرتی گیس کے ہیٹرز کے ساتھ اسے گرم رکھا جائے اور سیٹلائٹ پر ٹرانسمٹ ہونے والا سگنل بغیر کسی رکاوٹ کے لوگوں کے گھروں میں پہنچ پائے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر انچارج صاحب نے بتایا کہ اس نئے سسٹم کے ساتھ اب سارے لاطینی امریکہ میں لوگ اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔نیز گوئٹے مالا،سرینام،گیانا،ٹرینیڈاڈ میں تو بہت تعداد میں احمدی احباب چھوٹی ڈشوں پر MTA اپنے اپنے گھروں میں دیکھ رہے ہیں۔جبکہ اس سے پہلے وہاں اٹھارہ فٹ کی ڈش درکار تھی اور وہ عام آدمی کی پہنچ سے باہر تھی۔

اس کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا اس Uplink انٹینا کے ساتھ آپ نے یہ ساری مشینیں باہر Open Air میں کیوں لگائی ہیں۔اس پر انچارج صاحب نے عرض کیا کہ یہ Outdoor SSPAs ہیں اور یہ نئی طرز کے ٹرانسمیٹرز شدید گرمی اور شدید سردی برداشت کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور ہمیں ان کو ٹھنڈا یا گرم رکھنے کا خرچ نہیں کرنا پڑتا اور اس طرح ہماری بجلی کے خرچ کی بچت ہوجاتی ہے۔اس پر حضورانور نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔

اس کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''ایمرجنسی بیک اپ جنریٹرز'' کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ یہ جنریٹرز کس سائز کے ہیں اور کیا یہ ڈیزل پر ہیں۔اس پر انچارج صاحب اَرتھ سٹیشن نے بتایا کہ ہمارے پاس اس وقت دو جنریٹر ہیں۔ایک 125KVA کا ہے اور یہ ڈیزل پر چلتا ہے اور اس کا چھ سو گیلن کا ٹینک ہے جو سارے اَرتھ سٹیشن کا لوڈ اٹھا سکتا ہے۔دوسرا جنریٹر 50KVA کا ہے۔یہ قدرتی گیس پر چلتا ہے اور بڑا جنریٹر فیل ہونے کی صورت میں صرف ٹرانسمیشن کا لوڈ اٹھا سکتا ہے۔

اس کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کمیونیکیشن روم (Communication Room) میں تشریف لے گئے جو کہ ایک الگ اور محفوظ کمرہ ہے۔حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں مختلف ریکس (Racks) میں نصب تمام سسٹم دیکھے اور خصوصی طور پر نیا لگنے والا لاطینی امریکہ کے ممالک کی سروس کا سسٹم دیکھا اور بعض امور دریافت

فرمائے۔

امریکہ کی سرزمین پر قائم ہونے والا MTA انٹرنیشنل کا یہ اَرتھ سٹیشن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے براعظم امریکہ کے سب ممالک کے لئے 24 گھنٹے نشریات مہیا کر رہا ہے۔ اس اَرتھ سٹیشن سے ہر روز 24 گھنٹے کے دوران وہی پروگرام نشر ہوتے ہیں جو MTA لندن (یوکے) سے نشر ہوتے ہیں۔ یعنی یہ اَرتھ سٹیشن یورپین سیٹلائٹ سگنل لے کر آگے امریکن سیٹلائٹ پر ڈالتا ہے۔ اس طرح سارا براعظم امریکہ MTA کی نشریات سے مستفید ہوتا ہے۔

اَرتھ سٹیشن کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج فلاڈلفیا اور Willingboro سے آنے والی 53 فیملیز کے 317 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر فیملی نے ملاقات کے بعد حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد افریقن امریکن فیملیز کی تھی اور بعض ان میں سے پرانے احمدیوں کی اولادیں تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمن تشریف لے آئے جہاں آمین کی تقریب منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 60 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزہ Subha اعوان، ہاشم اعوان، عائشہ اقبال، ھبہ احمد، Ishana Khandakar، ماریہ ملک، نمل احمد، امامہ عظیم، رخسانہ خان، لبینہ حنیف، نور احمد، باسمہ عظیم، اویس مرزا، سیف جعفری، حانہ خان، سبین سیفی، بقعۃ النور چوہدری، ماہد قریشی، صوفیہ زاہد واہلہ، زمرہ واہلہ، ہدیٰ باجوہ، بارعہ باجوہ، عنایہ چوہدری، مہروش وقاص، Aiza وسیم، کشمالہ عارف، آمنہ نور، آمنہ ارائیں، محب امین، Munassar عالم، ذین شہزاد، بینش قمر، مشعل احمد، ایان پال، سعید خان، یحییٰ پیر احمد، سحر خان، نعیم الافتخار، ماہا ملک، یسریٰ احمد، سید شاہ زیب الدین، باسمہ محمود، علیشاہ روبینہ احمد، حسنیٰ مرزا، نظیف باجوہ، عصمہ اقبال، امۃ القیوم، صوفیہ Whyte، نور جنجوعہ، کومل خان، عثمان احمد، حمیرہ سالک، مائزہ Michelle ثاقب، عائشہ احمد، ماہر سنوری، Oshaz باجوہ، ماہدہ شہزاد، بقعۃ النور، ابراہیم راحیل احمد۔

آمین کی اس تقریب میں شامل ہونے والے بچے اور بچیاں Brooklyn،Bronx ، سنٹرل جرسی، سنٹرل ورجینیا، Hartford،Harrisburg، Laurel، Lehigh Valley ، نارتھ جرسی، نارتھ ورجینیا، فلاڈلفیا، Queens،Potomac ، رچمنڈ ورجینیا، Silver Spring، Southern Virginia، واشنگٹن ڈی سی، Willing Boro اور York کی جماعتوں سے آئی تھیں۔

آمین کی یہ تقریب اڑھائی بجے ختم ہوئی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پانچ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت یو ایس اے نے حضور انور سے دفتری ملاقات کی اور بعض امور پیش کر کے راہنمائی حاصل کی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 51 فیملیز کے 250 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والی ان فیملیز کا تعلق درج ذیل جماعتوں سے تھا۔

Hartford،Research Triangle Park اور Queens II (Ex Bronx)۔ آج بھی افریقن امریکن فیملیز کی ایک بڑی تعداد نے اپنے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی اور دعائیں حاصل کیں۔ حضور انور نے بڑی عمر کے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔

بڑی عمر کے واقفینِ نَو کی کلاس

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمن تشریف لے آئے جہاں بڑی عمر کے واقفین نَو بچوں، خدام کی حضور انور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سید اویس احمد نے کی۔ اس کا اردو ترجمہ عزیزم معظم ثاقب اور انگریزی ترجمہ عزیزم ابشار خند کر نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم دانیال زکریا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔ حدیث کا اردو ترجمہ عزیزم حسین احمد نے پیش کیا۔

بعدازاں حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام

ہر گام پہ فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

میں سے چند اشعار عزیزم عقیل اکبر نے خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزم احتشام چوہدری نے پیش کیا۔ بعدازاں عزیزم سرمد بھٹی نے حضرت اقدس مسیح موعود کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

’’میرے نزدیک یہ قاعدہ ہونا چاہئے تھا کہ ان بچوں کو تعطیل کے دن مولوی سید محمد احسن صاحب یا مولوی حکیم نورالدین صاحب زبانی تقریروں کے ذریعہ ان کو قرآن شریف اور علم حدیث اور مناظرہ کا ڈھنگ سکھاتے۔ زبانی تعلیم سے طالب علموں کو خود بھی بولنے اور کلام کرنے کا طریق آجاتا ہے۔ عیسائی جو اعتراض اسلام پر کرتے ہیں ان کے جواب ان کو بتائے جائیں اور اس کے بالمقابل عیسائیوں کے مذہب کی حقیقت کھول کر ان کو بتائی جائے تاکہ وہ اس سے خوب واقف ہو جاویں۔ ایسا ہی دہریوں اور آریوں کے اعتراضات اور ان کے جوابات سے ان کو آگاہ کیا جاوے‘‘۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 330,329۔ مطبوعہ لندن)

بعدازاں ارمغان احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15؍اکتوبر 2010ء کے درج ذیل بعض اہم نکات پیش کئے۔

حضور انور نے سورۃ المرسلات کی آیات ایک تا 12 کی تلاوت فرمائی اور ترجمہ پیش کیا اور فرمایا کہ ان آیات میں جہاں اسلام کے دنیا میں پھیلنے کی خبر ہے وہاں یہ آیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپ کی قائم کردہ جماعت کی ترقی کی نشاندہی کر رہی ہیں۔

ان آیات میں بیان کردہ کچھ پیشگوئیاں بھی ہیں جو ہم اس زمانہ میں دیکھ چکے ہیں، دیکھ رہے ہیں اور باقی خدا کے فضل سے پوری ہونے والی ہیں وہ بھی دیکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا بعض باتیں میرے اس دنیا سے جانے کے بعد مقدر ہیں جو جماعت کی تائید میں ہوں گی اور قدرت ثانیہ یعنی خلافت کے دور میں ان باتوں کا پورا ہونا تم دیکھو گے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ اس دور میں خدا تعالیٰ نے وسائل اور ذرائع کو اس زمانے کے مطابق ہمیں مہیا فرما دیا ہے۔ پس اس زمانے کے تیز وسائل اور ذرائع ہمیں متوجہ کرتے ہیں کہ ان کا صحیح استعمال کریں اور انہیں کام میں لائیں اور زمانے کے امام کے دنیا میں آنے کے مقصد کو پورا کرنے میں اس کے معین ومددگار بن جائیں۔

حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اس زمانہ میں نشر واشاعت کے جدید طریقے بھی مہیا فرما دیئے ہیں۔ اسلام کا پیغام انٹرنیٹ اور TV کے ذریعہ نشر ہونے کی نئی منزلیں طے کر رہا ہے۔ جو تیزی میڈیا میں آج ہے چند دہائیاں پہلے اس کا تصور بھی نہیں تھا۔ پس یہ مواقع ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں اور دعوت الی اللہ کے کام میں سہولت مہیا کر دی ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب جو روحانی خزائن کا بے بہا سمندر ہیں دنیا میں پھیلا دی گئی ہیں اور یہ پیشگوئی تھی کہ کتابیں پھیلا دی جائیں گی۔ یہ جدید ایجادات اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے لئے مہیا فرمائی ہیں۔ ہماری کوشش اس میں یہ ہونی چاہئے کہ بجائے لغویات میں وقت گزارنے اور ان سہولتوں سے غلط قسم کے فائدے اٹھانے کے ان سہولتوں کا صحیح فائدہ اٹھائیں اور ان کو کام میں لائیں۔

اس کے بعد عزیزم حاشر بخاری، عمر احمد، دانیال قریشی اور دبیر خاں نے ایک Presentation دی جس میں مختلف تصاویر کے ساتھ امریکہ میں جماعت احمدیہ کی تاریخ بیان کی گئی۔ یہ تصاویر ساتھ ساتھ سکرین پر دکھائی جا رہی تھیں۔ بعدازاں عزیزم صفوان اکبر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ

یا عین فیض اللہ والعرفان یسعی الیک الخلق کالظمآن

کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے اور ساتھ ان اشعار کا اردو ترجمہ ایک نظم کی صورت میں پیش کیا اور انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام بچوں کو ازراہ شفقت قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعدازاں تمام بچوں نے اپنے آقا کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا شرف بھی پایا۔ یہ کلاس پونے نو بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

❁❁

’’اخبار بدر کے لئے قلمی ومالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں‘‘

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش
محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070

Tanveer Akhtar 08010090714
Rahmat Eilahi 09990492230
ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan Farash Khana Delhi- 110006

جماعت احمدیہ مختلف میدانوں میں غانا کی جو خدمت کر رہی ہے غانا کے لوگ اور لیڈر شپ اس کا بہت احترام کرتے ہیں۔
(امریکہ میں متعین غانا کے سفیر کی حضور انور سے ملاقات)

مسلم پبلک افیئرز کونسل آف امریکہ کے نمائندہ کی حضور انور سے ملاقات۔

US Military Chaplain کے وفد اور سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر آف پاکستان افیئرز کی حضور انور سے الگ الگ ملاقات۔

تقریب آمین۔ فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

یونیورسٹیز اور کالجز کے احمدی طلباء کی حضور انور سے ملاقات۔ مختلف میدانوں میں ریسرچ کا تذکرہ۔

طلباء کی حضور انور کے ساتھ مجلس سوال و جواب۔

کانگریس مین Michael Honda اور کانگریس وومین Jackie Speier کی حضور انور سے الگ الگ ملاقاتیں۔

یونیورسٹیز اور کالج کی احمدی طالبات کی حضور انور سے ملاقات اور مجلس سوال و جواب۔

فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد جماعت نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا

25 جون 2012ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

ملاقاتیں

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

سب سے قبل مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج یو ایس اے و مکرم عطاء القدوس صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی اور بعض امور اور معاملات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔ اس کے بعد عام فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

امریکہ میں متعین غانا کے سفیر کی حضور انور سے ملاقات

گیارہ بجے کے قریب امریکہ میں مقیم غانا کے ایمبیسیڈر Daniel Ohene Agyekum حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے۔ موصوف نے بتایا کہ وہ پہلی دفعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مل رہے ہیں۔ موصوف نے کہا کہ مجھے اس بات سے بہت خوشی ہے کہ حضور انور امن کے قیام کیلئے کام کر رہے ہیں اور ساری دنیا میں امن کے لئے کوشاں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا میں غانا میں کئی سال رہا ہوں۔ وہاں جماعت نے کافی پراجیکٹ شروع کئے ہوئے ہیں۔ اپنی موجودہ خلیفۃ المسیح کی حیثیت میں بھی دو دفعہ 2004ء اور 2008ء میں غانا گیا ہوں اور وہاں صدر مملکت سے بھی ملا ہوں۔ ایک سوال پر موصوف نے بتایا کہ وہ اشانٹی علاقہ کے ہیں۔ ایسوکورے میں آپ کا بڑا مضبوط ہسپتال اور سیکنڈری سکول ہے۔ میں ایسوکورے میں جماعت کے بہت سے پروگراموں اور فنکشن میں شامل ہوا ہوں۔ میں وہاں ریجنل منسٹر تھا۔

موصوف نے عرض کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ میں حضور کا شیڈیول بہت مصروف ہے اور حضور انور نے یہاں لمبے سفر کئے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے غانا میں بھی بڑے لمبے سفر کئے ہیں۔ مَیں غانا میں اکرا سے نارتھ کی طرف بولگاٹانگا تک گیا تھا اور بذریعہ سڑک یہ سارا سفر کیا تھا۔

ایمبیسڈر نے کہا غانا میں جماعت احمدیہ کی موجودگی بہت مضبوط اور طاقت والی ہے۔ جماعت احمدیہ مختلف میدانوں میں غانا کے عوام کی جو خدمت کر رہی ہے غانا کے لوگ اور لیڈر شپ اس کا بہت احترام کرتے ہیں۔

موصوف کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ میں آئندہ سوموار تک یہاں ہوں۔ جمعہ، ہفتہ، اتوار جلسہ ہے۔ پھر جلسہ کے ایک دن بعد کینیڈا کے لئے روانگی ہے۔ آخر پر موصوف نے کہا کہ مَیں حضور انور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حضور انور نے بھی یہاں آنے پر ان کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ غانا کے لوگ مجھے آدھا غانین سمجھتے ہیں۔

یہ ملاقات قریباً پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد شیڈیول کے مطابق دوبارہ فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں Washington DC اور Richmond کی جماعتوں سے آنے والی پچاس فیملیز کے 218 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمن تشریف لائے جہاں تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 29 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ ان خوش نصیب بچوں کے نام یہ ہیں۔ Minah خاں، Ryna ملک، Aariz خان، رشید یوسف، حسان چوہدری، ذین احمد، Talut باجوہ، زویا ورک، شمائلہ زکریا، نور العین ملک، باسل ڈوگر، صوفیہ خضر، کاشفہ فرحان، زوبیہ فرحان، Amal احمد، فرزان چوہدری، صاحبزادہ اکبر لطیف، Duaa احمد، Uhaam حسین، زکی محمود، زہرہ داؤد، ماہا کلیم، زوہا کلیم، نعمان نعیم۔ معز گل، وہاج ورک، Usaidullah ورک، Zahra رحمان، زینب ستکوہی۔ آمین کی یہ تقریب دو بجے ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

مسلم پبلک افیئرز کونسل آف امریکہ کے نمائندہ کی حضور انور سے ملاقات

امریکہ میں Muslim Public Affairs Council ایک بہت اہم ''مسلم امریکن آرگنائزیشن'' ہے اور امریکہ میں یہ واحد مسلم آرگنائزیشن ہے جس نے 28 مئی 2010ء کے لاہور کے واقعہ کی مذمت کی تھی۔ اسی طرح انہوں نے ہمارے پروگرام "Muslim For Life"Blood Drive کو بھی سپورٹ کیا تھا۔

پروگرام کے مطابق اس مسلمان آرگنائزیشن کے ایک اہم نمائندہ Mr. Alejandro J. Beutel حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ چار بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور موصوف نے حضور انور سے ملاقات کی۔

✵......اس نمائندہ نے حضور انور کو بتایا کہ مَیں نے دس سال قبل اسلام قبول کیا تھا۔ اسلام قبول کرنے کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ مَیں نے جماعت احمدیہ کا لٹریچر پڑھا تھا۔ خاص طور پر کتاب Revelation, Rationality, Knowledge and Truth پڑھی تھی۔ آج میں جماعت احمدیہ کا شکرگزار ہوں کہ مجھے جماعت احمدیہ کے لیڈر سے ملاقات کا موقع ملا ہے۔

✵......حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے بتایا ہے کہ آپ کو احمدیہ لٹریچر پڑھ کر اسلام قبول کرنے کا موقع ملا ہے۔ اب آپ قرآن کریم کی تفسیر 5 Volume Commentary ضرور پڑھیں۔

✵......**مسٹر J. Beutel نے یہ سوال کیا کہ Blasphemy Law جو بنتے ہیں ان کے بارہ میں حضور کے کیا تأثرات ہیں۔ کیا رائے ہے۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: **اگر آپ قرآن کریم کو غور سے پڑھیں تو وہاں کسی Blasphemy Law کا ذکر نہیں ملتا۔** اگر کسی نے کبھی کوئی بلاسفمی لاء بنانا ہے تو پھر وہ تمام انبیاء، تمام بانیان مذاہب کے لئے ہونا چاہئے کہ کسی ایک کی بھی توہین نہ ہو۔ ہر ایک کا عزت و احترام واجب ہے۔ صرف ایک مذہب پر فوکس نہ ہو۔ اسلام نے، قرآن کریم نے تو یہی تعلیم دی ہے کہ ہم ہر نبی پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی عزت و احترام ہم پر واجب اور لازم ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کے واقعہ کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے کہ اس نے ایک غزوہ سے واپسی پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح طور پر انتہائی گستاخی کی تھی۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے متعلق اہل مدینہ میں سے سب سے زیادہ معزز ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس نے یہ اعلان کیا تھا کہ ''اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹیں گے تو ضرور وہ جو سب سے زیادہ معزز ہے اسے جو سب سے زیادہ ذلیل ہے اس میں سے نکال باہر کرے گا''۔ (المنافقون:9)

حضور انور نے فرمایا کہ اس عبداللہ بن ابی بن سلول کے اپنے بیٹے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میرے باپ نے اس طرح آپؐ کی گستاخی اور توہین کی ہے۔ اگر اسے کوئی سزا دینی ہے اور اس کی سزا قتل ہے تو میں خود اپنے ہاتھوں سے اپنے باپ کو قتل کروں گا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرما دیا اور اجازت نہ دی اور اس گستاخِ رسول کو کسی قسم کی کوئی سزا نہ دی۔

حضور انور نے فرمایا: یہ وہ موقع تھا کہ اگر کوئی بلاسفمی لاء، توہین رسالت کا کوئی قانون ہوتا تو اس کا ذکر کیا جاتا۔ لیکن قرآن کریم نے کسی ایسے قانون کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی کسی ایسے قانون کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت میں ملتا

ہے۔حضور انور نے نمائندہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں۔آپ کو اپنے علماء سے پوچھنا چاہئے کہ انہوں نے ایسے قوانین کیوں بنائے ہیں۔

✿......موصوف نے کہا کہ ہم نے دیکھا ہے آپ لوگوں نے ایک کمپین چلائی ہے۔Muslim for Loyalty کے نام سے یہ کمپین ہے۔ ہماری تنظیم بھی یہ سمجھتی ہے کہ اسلام اور ملک سے وفاداری ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔لیکن ہمیں تھوڑا سا اختلاف ہے کہ جس طریق سے آپ لوگوں نے کمپین چلائی ہے ہمیں یہ فکر ہے کہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کو اس ملک میں نقصان نہ ہو۔ہم چاہتے ہیں کہ جب آپ کوئی کمپین چلائیں تو ہم سے بات چیت کر لیا کریں۔

✿......اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ لوگ اسلام کی حقیقی تعلیم کے حوالہ سے عدل، انصاف والی بات چیت کرنا چاہتے ہیں تو ہم لوگ تیار ہیں۔حضور انور نے فرمایا ابھی مَیں نے گزشتہ دنوں جرمنی میں آرمڈ فورسز کے ایک ادارہ میں ملک کی وفاداری کے حوالہ سے خطاب کیا تھا۔مَیں نے بڑا واضح کر کے بتایا تھا کہ کس حد تک وفاداری ہونی چاہئے اور کس حد تک شریعت کے مطابق وفاداری رہنی چاہئے۔حضور انور نے فرمایا ہم آپ کو اس کی ایک کاپی بھجوا دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ کوئی فنکشن آرگنائز کریں تو ہم ضرور شامل ہوں گے۔بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں کسی نے یہ بات پیش کی کہ انٹرفیتھ (Inter Faith) ڈائیلاگ ہونا چاہئے۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو قبول فرمایا اور اپنا ایک مضمون تیار کر کے بھجوایا جو آپ کے ایک صحابی نے پڑھا اور یہ مضمون بہت پسند کیا گیا۔سب تقریروں اور مضمونوں کی نسبت اس مضمون کو پسند کیا گیا۔یہ مضمون بصورت کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے نام سے شائع شدہ ہے۔اگر آپ اس کو پڑھیں پھر آپ سیکھیں گے کہ کس طریق سے اسلام کی تبلیغ کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا آپ جو بھی فنکشن کریں گے ہم اس میں شامل ہوں گے لیکن جو مولوی ہیں، ملّاں ہے مجھے مشکل لگتا ہے کہ وہ آپ کے فنکشن میں شامل ہوں۔

✿......موصوف نے جماعت کے سلوگن کا ذکر کیا کہ ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں''۔اس پر حضور انور نے فرمایا: دراصل یہ سلوگن احمدیوں کا سلوگن نہیں۔یہ اسلام کا سلوگن ہے۔قرآن کریم میں ہر قانون کی بنیاد محبت پر ہے۔بنی نوع انسان سے محبت کی وجہ سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ہدایت کے لئے پُر درد اور الحاح سے دعا کیا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو آپؐ کو مخاطب ہو کر کہنا پڑا کہ کیا تُو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان انسانوں سے محبت کی وجہ سے ایک درد تھا اور آپؐ اس محبت اور درد کی وجہ سے اپنے آپ کو اس راہ میں ہلاک کرنے کے لئے تیار تھے۔آخر پر موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوائی۔یہ ملاقات پندرہ منٹ تک جاری رہی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد پہلے سے طے شدہ شیڈیول کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج شام کے اس سیشن میں 67 فیملیز کے 384 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی فیملیز York، Harrisburg اور Central Virginia کی جماعتوں سے آئی تھیں۔ ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوائی۔حضور انور نے از راہ شفقت بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے ختم ہوا۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

26 جون 2012ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

US Military Chaplains کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

ابھی ملاقاتیں جاری تھیں کہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق U.S. Military Chaplains کا پانچ افراد پر مشتمل وفد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے مسجد بیت الرحمن میں آیا۔یہ وفد آرمی نیشنل گارڈ سے تعلق رکھتا ہے۔اس وفد میں درج ذیل ممبران شامل تھے۔

ریٹائرڈ کرنل Normal Williams۔کرنل Terry Larkin۔میجر Quentin Collins۔میجر جلال ملک (ایک احمدی نوجوان ہیں)۔سٹاف سارجنٹ Jimmy Boss۔بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم میں تشریف لائے اور اس وفد کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری سب کا تعارف حاصل کیا۔

✿......کرنل Normal Williams نے عرض کیا کہ حضور انور سے مل کر ہماری بہت عزت افزائی ہوئی ہے۔ حضور انور نے اپنے مصروف شیڈیول میں سے ہمیں وقت دیا ہے۔یہ ہمارے لئے ایک اعزاز ہے۔

✿......حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ بحیثیت Chaplain اپنی سروسز یونیفارم میں کرتے ہیں؟ نیز آرمی میں مختلف مذاہب کے لوگ ہوں گے کیا ہر ایک کے لئے ان سروسز کا علیحدہ علیحدہ انتظام ہے؟ اس پر وفد کے ایک ممبر نے بتایا کہ ہم اپنی سروسز یونیفارم میں بھی کرتے ہیں۔آرمی میں عیسائیوں کے بھی مختلف فرقے ہیں اور ہر فرقے کے Chaplain موجود ہیں اور مختلف مذاہب کے Chaplain ہو سکتے ہیں۔

(Chaplain کا کام اور ذمہ داری یہ ہے کہ فوج میں اگر کسی فوجی نے مذہبی لحاظ سے اپنی عبادت کرنی ہے، اپنی مذہبی تعلیم پر عمل کرنا ہے تو یہ Chaplains اس کی مدد کرتے ہیں۔اس کے مسئلہ کو حل کرتے ہیں اور اس کی مذہبی ضرورت کا کوئی حل نکالتے ہیں۔)

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جلال ملک کا رول کیا ہے۔اس پر موصوف کرنل نے بتایا کہ جلال ''اسلامک فیتھ لیڈر'' ہے اور مختلف امور کی انجام دہی کے علاوہ مسلمان فوجیوں کو نماز جمعہ بھی پڑھاتا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر کرنل نے بتایا کہ تمام مسلمان اس کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کے پیچھے جمعہ پڑھتے ہیں اور کوئی اختلاف والی بات نہیں ہے۔مسلمان اس کو بہت عزت دیتے ہیں۔

✿......ایک ممبر نے سوال کیا کہ کل Capitol Hill میں حضور کا ایڈریس ہے۔کیا حضور اپنے آپ کو Nervous محسوس کرتے ہیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا: ایسا بالکل نہیں ہے۔ میں نے جرمنی میں بھی ملٹری کے ایک ادارہ میں Loyalty، ملک سے وفاداری کے بارہ میں ایڈریس کیا تھا۔

کرنل Williams نے کہا کہ جب ہم کہیں کوئی ایڈریس کرتے ہیں تو بعض اوقات ہمارا ایڈریس مذہبی امور پر مشتمل ہوتا ہے اور بعض اوقات نہیں ہوتا۔ایسے فورم پر ہم بعض دفعہ پریشان ہو جاتے ہیں۔

✿......اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ **میرا ہر خطاب، ہر ایڈریس مذہبی ہی ہوتا ہے اور مَیں قرآن کریم کی تعلیم پر انحصار کرتا ہوں۔قرآن کریم سے ہی اپنے خطاب کی تیاری کرتا ہوں۔اس کتاب سے باہر نہیں جاتا۔مَیں جہاں بھی، جس جگہ بھی کوئی بات کرتا ہوں قرآن کریم کی تعلیمات کا پابند رہ کر بات کرتا ہوں۔**

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا جلسہ سالانہ تین دن کا ہے۔چار سال کے بعد یہ میرے لئے دوسرا موقع ہے کہ مَیں یہاں کے جلسہ سالانہ میں شامل ہو رہا ہوں۔ مجھے علم نہیں کہ آپ کو دعوت دی ہے یا نہیں۔

موصوف کرنل نے حضور انور سے دریافت کیا کہ ہمارے ملک کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو لوگ ملے ہیں بہت اچھے ہیں۔دوستانہ ماحول میں باتیں ہوتی ہیں۔باقی مَیں نے شکاگو (Chicago) سے یہاں واشنگٹن کا سفر بذریعہ سڑک کیا ہے۔ملک خوبصورت ہے۔لینڈ سکیپ خوبصورت ہے۔مَیں پسند کرتا ہوں۔

✿......ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ **مَیں ساری دنیا میں یہی پیغام دیتا ہوں کہ ہر قوم دوسری قوم کی عزت کرے۔ہم تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں۔تمام انبیاء، تمام مذاہب کے بانی اور پھر ان کے پیروکاروں کی عزت کرنی چاہئے۔اگر ہر قوم دوسری قوم کی عزت کرے تو پھر امن قائم ہوگا اور بدامنی اور فساد ختم ہو جائے گا۔یہی اسلام کا حقیقی پیغام ہے۔**

✿......اس سوال کے جواب میں کہ **کیسے مسلمانوں کو اکٹھا کیا جائے؟** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی اور فرمایا تھا کہ مسلمانوں کے 73 فرقے ہو جائیں گے اور ان میں سے صرف ایک فرقہ ایسا ہوگا جو ہدایت پر ہوگا اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہوگا۔ہم سمجھتے ہیں اور ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے کہ اس پیشگوئی کے مطابق ہم ہی وہ فرقہ ہیں جو صحیح راستہ پر ہے۔ہم دوسرے مسلمانوں کو بھی اس راستہ پر لانا چاہتے ہیں۔جب تک مسلمان صحیح راہ پر نہ آجائیں وحدت نہ ہوگی۔اب ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعداد کے لحاظ سے ملینز میں داخل ہو چکے ہیں اور بعض ممالک میں 90 فیصد ہمارے ممبر دوسرے مختلف فرقوں سے آئے ہیں۔مغربی افریقہ کے بعض علاقوں میں نوّے فیصد احمدی عیسائیت سے آئے ہیں۔عیسائیت کو چھوڑ کر احمدی ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ **تین صدیوں سے زیادہ عرصہ نہیں لگے گا کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام دنیا میں پھیل جائے گا۔** اللہ کرے کہ تین صدیاں نہ لگیں۔حضور انور نے فرمایا کہ **ہم دل جیتتے ہیں کوئی طاقت استعمال نہیں کرتے بلکہ دلوں پر فتح پاتے ہیں۔** بہت سے لوگ خوابوں کے ذریعہ اور نشانات دیکھ کر احمدی ہوتے ہیں۔

اس سوال پر کہ کیا حضور! پوپ سے ملے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ مجھے تو ملنے کا موقعہ نہیں ملا۔ایک پروگرام میں ہماری کبابیر جماعت کے ہیڈ، امیر صاحب، پوپ کو ملے تھے اور مَیں نے ان کے ہاتھ پوپ کے نام خط بھجوایا تھا جو انہوں نے پوپ کے ہاتھ میں دیا تھا۔اس طرح انہیں پوپ سے ملنے اور میرا خط ان تک پہنچانے کا چانس ملا تھا۔آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آرمی نیشنل گارڈ کے اس وفد کا شکریہ ادا کیا۔یہ ملاقات سوا بارہ بجے تک جاری رہی۔

سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر آف پاکستان افیئرز کی حضور انور سے ملاقات

ایک دوسرے مہمان Mr. Tim Lender King جو یو ایس سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں ''ڈائریکٹر آف پاکستان افیئرز'' ہیں، اپنی سیکرٹری کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے مسجد بیت الرحمن آئے ہوئے تھے۔موصوف یو ایس سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں ایک سینئر افسر ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لے آئے۔

Mr. Tim نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ ہمارے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ ہم حضور سے مل رہے ہیں اور پہلی دفعہ یہاں آکر مل رہے ہیں۔موصوف نے کہا کہ ہم پاکستان کے بہت سے ایشوز پر کام کر رہے ہیں۔مذہبی آزادی کے علاوہ بعض اور امور پر بھی کام کر رہے ہیں۔

✿......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ پاکستان میں لوگوں کو Confidence دیں،

ان کو اعتماد دیں تو آپ بہتر طور پر کام کرسکتے ہیں اور بہتر انداز میں اپروچ (approach) کر سکتے ہیں۔ confidence نہ ہونے کی وجہ سے مُلّاں پاور میں ہے۔ ورنہ مُلّاں کی کوئی پاور نہیں ہے اور لوگ بھی مُلّاں کو پسند نہیں کرتے۔ صرف لوگوں میں اعتماد پیدا کرنے کی کوشش کریں آپ کے بہت سے مسئلے حل ہوجائیں گے۔

✿......حضور انور نے فرمایا آپ کے بعض ساتھی مسلمان ممالک ان انتہا پسندوں کو مدد دیتے ہیں اور یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے اور آپ سب جانتے ہیں کہ یہ مدد باہر سے دی جارہی ہے۔ آپ کو چاہئے کہ اس کو کنٹرول کریں اور آپ اس کو کنٹرول کرسکتے ہیں۔ آپ کے کنٹرول کرنے سے صرف پاکستان کا ہی فائدہ نہیں بلکہ انتہا پسندی کے ختم ہونے سے ساری دنیا کا فائدہ ہوگا۔ موصوف نے کہا کہ یہ بات درست ہے کہ مختلف ذرائع سے فنڈنگ ہورہی ہے۔

✿......ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرا وزٹ اچھا جارہا ہے۔ اپنی جماعت کے لوگوں سے مل رہا ہوں اور خوش ہوں۔ اب جمعہ، ہفتہ، اتوار Harrisburg میں جلسہ سالانہ منعقد ہورہا ہے۔ وہاں جارہا ہوں۔ چار سال بعد جلسہ سالانہ میں شامل ہورہا ہوں۔ مجھے علم نہیں کہ آپ کو جلسہ کے لئے دعوت دی ہے یا نہیں۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ گزشتہ سال مَیں آپ کے جلسہ میں شامل ہوا تھا۔

✿......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس جو فنڈنگ (Funding) ہورہی ہے اس کو کنٹرول کریں۔ بہت سے گروپس ہیں جو اوپر سے کہیں گے کہ ہم نیوٹرل ہیں، غیر جانبدار ہیں۔ لیکن وہ پیچھے رہ کر انتہا پسندوں کو تقویت دے رہے ہیں اور ان کی مدد کررہے ہیں۔ یہ کام اگرچہ لمبا ہے اور صبر آزما ہے لیکن یہ ہوگا تو حالات بہتر ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان کی جو لیڈر شپ ہے وہ کرپٹ ہے۔ آپ خود بھی جانتے ہیں۔ بظاہر حکومت کا نظام اگرچہ پرائم منسٹر چلا رہا ہے لیکن پرائم منسٹر کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ صدر یکطرفہ یہ سارا نظام چلا رہا ہے۔

✿......حضور انور نے فرمایا: بلوچستان کے جو حالات ہیں بہت خطرناک ہیں۔ کل کیا ہوسکتا ہے اس بارہ میں کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ بعض قبائلی لیڈر پاکستان سے علیحدہ ہونے کی بات کررہے ہیں اور یہ صورتحال تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

✿......حضور انور نے فرمایا آپ اس بات کا بھی جائزہ لیں کہ لوگ کیوں امریکہ اور مغربی طاقتوں کے خلاف ہیں۔ آپ جو پالیسی بنائیں اس میں اس کو مدّنظر رکھیں۔

✿......حضور انور نے فرمایا: ڈرون حملوں نے بھی حالات اور تعلقات کو خراب کیا ہے اور صورتحال مزید خراب ہورہی ہے۔ اس بارہ میں بھی آپ کو سوچنا چاہئے۔

✿......آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بار پھر فرمایا کہ سب سے ضروری یہ ہے کہ پاکستان کی لیڈر شپ میں ایک مضبوط ٹیم بنائیں اور ان کو Confidence اور اعتماد دیں اور پھر بہتری کے لئے جو بھی فیصلے ہیں وہ ان پر کارروائی کرے اور عمل کرے۔ اس صورت میں مُلّاں کی طاقت بھی کم ہوگی اور حالات بھی بہتر ہوں گے۔

افغانستان کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا کہ ٹھیک ہے جو بھی ہمسایہ ملک ہے اس کا بیشک اپنا ایک رول ہے لیکن سب سے اہم رول تو امریکہ نے ہی ادا کرنا ہے۔

موصوف کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات ساڑھے بارہ بجے ختم ہوئی۔ بعد میں موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوائی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 57 فیملیز کے 357 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان فیملیز کا تعلق امریکہ کی جماعتوں Potomac اور Southern Virginia سے تھا۔ ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی اور بچوں نے اپنے آقا سے قلم اور چاکلیٹ حاصل کئے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجکر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمن تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

یونیورسٹی اور کالجز کے احمدی طلباء کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق چار بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمن تشریف لائے اور کالج اور یونیورسٹی جانے والے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم فہیم یونس قریشی صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم جماعت امریکہ نے اپنی رپورٹ پیش کی۔

سیکرٹری تعلیم جماعت امریکہ کی رپورٹ

نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم نے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں درج ذیل ہدایات دی تھیں۔

i۔ سکول اور کالج جانے والے تمام طلباء اور طالبات کے کوائف اکٹھے کئے جائیں۔

ii۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول میں جو رکاوٹیں ہیں ان کی نشاندہی کی جائے۔ iii۔ کم سے کم 12th Grade

iv۔ اپنا ٹارگٹ Nobel Prize کا حصول رکھیں۔

سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ اس وقت جو Data اکٹھا کیا گیا ہے اس کے مطابق سکول، کالج اور یونیورسٹی جانے والے طلباء، طالبات کی تعداد 2141 ہے۔ جن میں سے 908 طلباء اور 1233 طالبات ہیں۔

اس وقت 19 طلباء و طالبات مختلف مضامین میں پی ایچ ڈی (Ph.D.) کررہے ہیں۔ جبکہ 26 میڈیکل ڈاکٹر کے کورس میں ہیں اور سات طلباء و طالبات Law کی اعلیٰ تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ چار ڈینٹسٹ ڈاکٹر اور تین Orthodontist کا کورس کررہے ہیں۔

اس کے علاوہ 93 طلباء و طالبات Biological Sciences میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ 45 فنانس میں ہیں، 28 انجینئرنگ میں، 73 طلباء Arts Humanities/ میں ہیں اور 20 طلباء Pure Sciences میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ اسی طرح دوسرے مختلف شعبوں میں بھی طلباء و طالبات کی ایک بڑی تعداد تعلیم حاصل کررہی ہے۔ مختلف زبانیں جاننے کے لحاظ سے رپورٹ پیش کی گئی کہ 1468 طلباء اردو جانتے ہیں اور روانی سے بول لیتے ہیں۔

260 طلباء سپینش زبان، 64 طلباء فرنچ زبان، 14 طلباء چائنیز زبان اور 14 طلباء یوروبا (Yoruba) زبان جانتے ہیں۔ نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم نے بتایا کہ اعلیٰ تعلیم کے حصول میں حائل مشکلات میں ایک تو والدین کا کم تعلیمیافتہ ہونا ہے، طلباء کی تعلیم میں اور معلومات میں کمی ہے۔ مالی مشکلات ہیں اور حوصلہ افزائی اور جذبہ کی کمی ہے۔ ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے Online News Letter کا اجراء کیا ہے۔ اس نیوز لیٹر میں طلباء کے لئے سکالرشپ اور انٹرن شپ کی معلومات مہیا کی جاتی ہیں۔

طلباء کی ریسرچ

اس کے بعد مختلف مضامین پی ایچ ڈی (Ph.D.) کرنے والے طلباء نے اپنے مضمون اور ریسرچ کے بارہ میں بتایا۔ سب سے پہلے اطہر ملک صاحب نے جو ہارورڈ یونیورسٹی میں M.D_Ph.D. کے طالبعلم ہیں Molecular میڈیکل سائنس میں اپنی ریسرچ پیش کی۔ اس کے بعد طاہر احمد صاحب نے Neuro Stem Cells کے بارہ میں اپنی ریسرچ پیش کی۔ موصوف اس مضمون میں Ph.D. کررہے ہیں۔ بعد ازاں Ph.D. کے طالبعلم اعجاز احمد کھوکھر صاحب نے Organic Chemistry میں اپنی ریسرچ کے بارہ میں بتایا۔ اس کے بعد عمر ملک صاحب نے جو Electrical Engineering میں Ph.D. کے طالبعلم ہیں لیزر فزکس میں اپنی ریسرچ پیش کی۔ بعد ازاں Ph.D. کے ایک طالبعلم نے RadioSignals کے بارہ میں اپنی ریسرچ پیش کی۔ بعد ازاں طلباء نے سوالات کئے۔

طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ مجلس سوال و جواب

☆......ہستی باری تعالیٰ اور مغربی تعلیم میں دہریت کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قرآن کریم اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں نیوزی لینڈ کا ایک پروفیسر ریگ ہندوستان آیا تھا۔ علم ہیئت کا ماہر تھا، اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سائنس اور مذہب کے حوالہ سے سوالات کئے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جوابات سننے پر تسلی پاکر پروفیسر ریگ نے عرض کیا کہ میں تو خیال کرتا تھا کہ سائنس اور مذہب میں بڑا تضاد ہے مگر آپ نے اس تضاد کو بالکل اٹھا دیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کے بعد اس کے خیالات میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا ہوا۔ ملفوظات جلد 10 میں مختلف جگہوں پر اس کا ذکر موجود ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب دیکھیں کہ جب بیج زمین سے پھٹ کر باہر نکلتا ہے تو اس میں ایک بڑی قوت سے وائبریشن پیدا ہوتی ہے جس سے وہ پھٹتا ہے اور باہر آتا ہے۔ یہ چیز قرآن کریم نے چودہ سو سال پہلے بتائی تھی جبکہ سائنس نے اب آکر بتائی ہے۔ تو جو بھی نئی نئی سائنسی دریافت ہیں، ترقیات اور ایجادات ہیں وہ سب قرآن کریم کے تابع ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے بھی قرآن کریم سے ہی اپنی تھیوری ثابت کی تھی۔

☆......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ **احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن اپنے بلیٹن میں اس طرح کے مضامین لکھے کہ قرآن کریم کی ایک آیت لیں اور پھر بتائیں کہ کس طرح سائنس کی موجودہ تحقیق، اس آیت کے مطابق ہے۔** جو آج تحقیق ہوئی ہے اور جو نئی بات سامنے آئی ہے وہ چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان کردی ہوئی ہے۔ یہ کافی ثبوت ہے کہ ایک ہستی ہے جس نے یہ سب کچھ چودہ سو سال پہلے بتایا اور یہی خدائی کا ثبوت ہے۔

☆......**ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں اور خصوصاً آخری عشرہ میں جو خواب آئے ہم اس کی کس طرح تعبیر کرسکتے ہیں؟** اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ سچی خواب تو آپ سارا سال دیکھ سکتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ صرف رمضان میں ہی سچی خواب آئے۔ باقی مختلف سکالرز نے خوابوں کی تعبیرات کی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی خوابوں کی تعبیریں فرمائی ہیں اور یہ اردو زبان میں موجود ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض دفعہ آپ کے دماغ میں، ذہن میں کوئی مسئلہ ہوتا ہے، پریشانی ہوتی ہے اور رات خواب میں آجاتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ساری خوابیں سچی ہوں۔ انسان کے سارے دن کے خیالات بھی خواب میں آجاتے ہیں اور پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ تہجد کے وقت ہی سچی خواب آئے۔ یہ تو فجر کے بعد صبح کی نیند میں بھی آسکتی ہے۔ دوپہر کے بعد کی نیند میں بھی آسکتی ہے۔ رات کے پہلے حصہ کی نیند میں بھی آسکتی ہے۔ کسی وقت بھی آسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ بھی ضروری نہیں کہ رمضان میں آپ کی ہر خواب سچی ہے۔ خاص طور پر جن دنوں آپ کنفیوز ہیں، پریشان ہیں، ضروری نہیں کہ ان دنوں ہر خواب سچی ہو۔

☆......فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے قیام کے حوالہ سے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا سردست تو ہم غانا میں ایک یونیورسٹی کے قیام کا جائزہ لے رہے ہیں، دیکھ رہے ہیں۔ یہ پراجیکٹ ہوجائے تو اس کے بعد ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا دیکھیں گے۔ ریسرچ کے لئے تو بڑے اخراجات کی بھی ضرورت ہوگی۔

☆......اس سوال کے جواب میں کہ نوبیل پرائز کا حصول کس طرح ہو؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآن کریم سے Topic لیں اور اپنے سپروائزر کو کہیں کہ یہ مضمون ہے اور یہ Topic ہے جس پر ہم ریسرچ کرنا چاہتے ہیں۔ پھر قرآن کریم کی دی ہوئی تعلیم اور راہنمائی کی روشنی میں اپنی ریسرچ کو مکمل کریں اور اس پر نوبیل پرائز حاصل کریں۔ اس کے لئے قرآن کریم کو بار بار پڑھیں۔ ترجمہ کے ساتھ پڑھیں اور پھر اس کے گہرے معانی اور مطالب پر غور کریں اور ان کو سمجھیں پھر کسی چیز کے لئے ریسرچ کریں۔

طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ پانچ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد طلباء نے گروپ کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

کانگرس مَین Michael Honda کی حضور انور سے ملاقات

ابھی ملاقاتیں جاری تھیں کہ اس دوران پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق کانگرس مین (Congressman) Michael Honda حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے مسجد بیت الرحمن آئے۔ موصوف کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات میٹنگ روم میں آٹھ بجکر دس منٹ پر شروع ہوئی۔

موصوف نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہاں موجودگی کی وجہ سے مجھے خوشی ہوئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسرائیلی وزیراعظم کو اور دوسرے ایک دو صدران کو جو خطوط لکھے ہیں وہ مَیں نے پڑھے ہیں۔ حضور امن کے قیام کے لئے جو کوشش کر رہے ہیں وہ قابل قدر ہے۔ موصوف نے کہا کہ Sanjose میرا علاقہ ہے۔ وہاں کافی احمدی ہیں اور وہ مختلف پروگرام اور فنکشن وغیرہ کرتے رہتے ہیں اور میں ان میں شامل ہوتا ہوں۔

موصوف کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے شکاگو سے یہاں واشنگٹن تک کا سفر بذریعہ سڑک کیا ہے اور ملک دیکھا ہے۔ اس پر کانگرس مَین نے کہا کہ کیلیفورنیا جو اس کا ایریا ہے وہاں بھی تشریف لائیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے بہت سے ممالک کا سفر کرنا ہوتا ہے اور دوسرے ممالک بھی ہیں جہاں لوگ میرا انتظار کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کیا ان کے علاقہ میں کوئی مسجد ہے۔ اس پر بتایا گیا کہ Silicon Valley جماعت ان کے ڈسٹرکٹ میں ہے وہاں ہماری ''مسجد بیت البصیر'' ہے۔

موصوف نے بتایا کہ میں اپنے علاقہ میں تعلیم کے سلسلہ میں خصوصی طور پر مدد کرتا ہوں اور کھلے دل کے ساتھ کام کر رہا ہوں اور یہ میری ماں کی تعلیم تھی۔ وہ بڑی عقلمند خاتون تھی۔ اس نے کہا تھا کہ اپنا دل کھلا رکھو۔

حضور انور نے فرمایا مجھے امید ہے کہ یہ تعلیم آپ اپنی اگلی نسل میں بھی جاری رکھیں گے۔ اس پر اس نے کہا ہاں بیٹی میں تو ہے لیکن بیٹے کی اپنی خاص طبیعت ہے۔

حضور انور نے فرمایا تعلیمی سہولیات میں مدد کے لحاظ سے آپ کا مقصد بہت اچھا ہے۔ کیا آپ نے فوکس اپنے لوگوں پر کیا ہوا ہے یا تیسری دنیا کے غریب ممالک، لوگوں کے لئے بھی ہے؟ اس پر موصوف نے کہا کہ وہ صرف اپنے علاقے کے لئے کر رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ ان کے علاقے کے سکولوں کا اور تعلیم کا معیار بھی اسی طرح بلند ہو جو دوسری سٹیٹ کا ہے۔

آخر پر موصوف نے بتایا کہ وہ کل حضور انور کے Capital Hill والے پروگرام میں شامل ہو رہے ہیں۔

یہ ملاقات آٹھ بجکر پچیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر حضور انور نے مہمان کا شکریہ ادا کیا اور اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی ملاقاتیں دوبارہ شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج شام کے سیشن میں مجموعی طور پر پچاس فیملیز کے 296 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق جماعت Silver Spring سے تھا۔ یہ مسجد بیت الرحمن کے حلقہ کی جماعت ہے۔ ملاقاتوں کا پروگرام آٹھ بجکر پچپن منٹ پر ختم ہوا۔

کانگرس وومن Jackie Speier کی حضور انور سے ملاقات

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں Congresswoman Jackie Speier حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئی ہوئی تھیں۔ حضور انور نے ان کے آنے کا شکریہ ادا کیا۔ اس پر موصوفہ نے کہا یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ میں یہاں آئی ہوں اور حضور انور سے مل رہی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے معلوم ہوا کہ آپ پاکستان میں جماعت کے حالات کے حوالہ سے کافی مدد کرتی ہیں اور میٹنگ وغیرہ ارینج (arrange) کرواتی ہیں اور بات حکام تک پہنچاتی ہیں۔ حضور انور نے اس پر محترمہ کا شکریہ ادا کیا۔

☆......موصوفہ نے بتایا کہ پاکستان کی نئی ایمبیسیڈر آئی ہیں۔ پرسیکیوشن کی بات وغیرہ بھی ہوئی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ لوگ تو خود ہی بے بس ہیں۔ کسی قسم کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ ان کے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔

☆......حضور انور نے فرمایا اگر کوئی بات کرنی ہے تو پاکستانی حکومت سے کریں اور مخلوط انتخاب کی بات ہو اور سب کو برابر کا ووٹ کا حق ہو۔ **Joint Election ہو تو بہت سے مسائل کا حل ہو جائے۔**

☆......**بلاسفمی لاء (یعنی توہین رسالت کے قانون) کے سوال پر کہ یہ ختم ہو سکتا ہے یا نہیں؟** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کوئی حکومت اس کو ختم نہیں کر سکتی۔ اگر اسمبلی میں بل پیش ہو تو شور پڑ جائے گا۔ اگر Joint Election ہو تو بہت سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔ توہین رسالت کا قانون اگر ختم نہ بھی ہو تو کم از کم اس کی شکل بدل جائے گی۔ ہر کوئی اٹھ کر اس کو استعمال نہیں کر سکے گا۔ اگر کوئی لاء (Law) بنانا ہی ہے تو پھر وہ ہر مذہب کے بانی کے لئے ہونا چاہئے۔ قرآن کریم نے ہر نبی کے احترام کو لازم قرار دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر Joint Election ہو تو آپ بہت سارے مسائل کو حل کر سکتی ہیں۔

☆......حضور انور نے فرمایا کہ آجکل جو ڈرون اٹیک ہو رہے ہیں۔ اس سے عوام میں امریکہ کے خلاف نفرت میں اضافہ ہو رہا ہے اور یہ حملے امریکہ سے فاصلہ پیدا کر رہے ہیں۔ اس پر موصوفہ نے کہا کہ بہت زیادہ معصوم جانیں بھی قربان ہو رہی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: **کوشش کر کے پاکستان کے عوام میں اعتماد پیدا کریں۔** مولوی سر پر سوار ہو رہا ہے اور اپنے پیچھے چلنے والوں کی تعداد کو بڑھا رہا ہے۔ جب تک اعتماد پیدا نہیں ہوگا اس وقت تک مولوی سر پر سوار رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ **پاکستان کے علاقے کی جو ریجنل Politics ہے اس میں اپنی حکمت عملی کو تبدیل کریں۔ ڈرون حملے امریکہ کے خلاف نفرت بڑھا رہے ہیں** اس لئے اپنی پالیسی میں تبدیلی پیدا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: پاکستان کے سارے حالات کا جائزہ لے کر گہرائی میں جا کر تفصیلی سروے کرنے کی ضرورت ہے۔ **پاکستان کے عام لوگوں سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ وہ کس طرح آپ کے قریب آسکتے ہیں؟** حکومت، گورنمنٹ کو چھوڑیں، لوگوں سے مل کر گہرائی میں جا کر جائزہ لیں۔

Jackie Speier نے کہا کہ ہم پاکستان میں NGOs کی مدد کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ بیرونی ممالک کی NGOs کی مدد کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ پاکستان کی NGOs کو پیسے دیں گے تو وہ کھا جائیں گے۔ آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ میری خواہش تھی کہ میں اور وقت گزاروں لیکن میرا شیڈیول مصروف ہے۔ یہ ملاقات نو بجکر دس منٹ پر ختم ہوئی۔

یونیورسٹی اور کالج کی طالبات کی حضور انور سے نشست

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پروگرام کے مطابق لجنہ ہال میں تشریف لے گئے جہاں کالج اور یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ تھی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزہ سائرہ بھٹی نے تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد نیشنل صدر لجنہ صالحہ ملک صاحبہ نے اپنی ایک رپورٹ پیش کی جس میں بتایا کہ احمدی طالبات ہر تعلیمی شعبہ میں تعداد اور معیار کے لحاظ سے سب سے آگے ہیں اور غیر احمدی طالبات میں بھی پیش پیش ہیں۔ اس کلاس کے لئے 232 طالبات نے اپلائی کیا تھا۔ کلاس میں 140 طالبات موجود ہیں۔ ان طالبات میں سے زیادہ تر میڈیکل اور نفسیات کے مضامین پڑھ رہی ہیں۔ ساٹھ فیصد طالبات Bachelors کی ڈگری حاصل کر رہی ہیں۔ ان میں سے پچاس فیصد Pure Sciences میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ پندرہ طالبات ایسی ہیں جو پی ایچ ڈی (Ph.D.) کی ڈگری حاصل کر رہی ہیں۔

ریسرچ کا تعارف

بعدازاں پی ایچ ڈی میں تعلیم حاصل کرنے والی بعض طالبات نے اپنی تعلیم اور ریسرچ کے حوالہ سے مختصر تعارف پیش کیا۔ سب سے پہلے Fonia صاحبہ نے بتایا کہ انہوں نے کیمبرج یونیورسٹی سے Ph.D. کی ہے اور اب ہارورڈ یونیورسٹی میں Parkinsons Diseases پر ریسرچ کر رہی ہیں۔

ایک طالبہ نے بتایا کہ سائنس ایجوکیشن میں ریسرچ ہے، ہسٹری آف سائنس اور نیچر آف سائنس میں ان کی Speciality ہے۔ مائدہ خالد صاحبہ نے بتایا کہ وہ Ph.D. میں فائنل ایئر کی طالبہ ہیں Clinical Applied Science کا فائنل ایئر ہے اور ان کی ریسرچ Autisism in Minority Population میں ہے۔

ملیحہ لقمان صاحبہ نے بتایا کہ وہ اپنے Ph.D. پروگرام میں Mathematics میں ریسرچ کا ارادہ رکھتی ہیں۔

فریدہ چوہدری صاحبہ نے بتایا کہ میڈیا میں مسلمانوں کے Image کے بارہ میں ریسرچ کا ارادہ ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبات کو سوالات کی اجازت عطا فرمائی۔

طالبات کی حضور انور کے ساتھ مجلس سوال و جواب

☆......ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبات کو بلکہ تمام لجنہ کو گھر سے اپنے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹی میں پردے کے بارے میں توجہ دلائی۔ ان کو احمدی خواتین ہونے کی ذمہ داری کا احساس دلایا۔

☆......**تعلیم کے دوران شادی کرنے کے سوال پر** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر رشتہ اچھا ہو تو یہ شادی کر دینی چاہئے اور پھر میاں بیوی کی افہام و تفہیم کے بعد تعلیم جاری رکھی جا سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ایک احمدی عورت کی سب سے اہم اور پہلی ذمہ داری اپنے گھر کی ذمہ داری ہے اور اگلی نسل کو بچانا ہے۔ شادی کے بعد تعلیم کا درجہ دوسرا ہو جاتا ہے اور خاوند کی رضامندی کے ساتھ تعلیم کا حصول ہو سکتا ہے۔

☆......**Students Loan کے بارے میں** ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ شادی سے پہلے جو تعلیم حاصل کی گئی ہے اس کی ذمہ داری لڑکی خود یا اس کے والدین پر ہوتی ہے اور شادی کے بعد خاوند کی رضامندی کے ساتھ اس کی ذمہ داری ہوگی۔

☆......**کام پر، Job پر مردوں سے ہاتھ ملانے کے حوالے سے ایک سوال** کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو Logic حجاب کے متعلق ہے وہی Logic مردوں سے ہاتھ نہ ملانے میں بھی ہے۔ یعنی اگر آپ کسی غیر محرم کی آنکھوں سے بچتی ہیں تو اس کے ہاتھوں سے کیوں نہیں!

☆......ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ **سوسائٹی میں، اپنے گھر میں، اپنے سسرال والوں کے ساتھ اور اپنے ماحول میں جو بھی بے چینیاں اور پریشانیاں پیدا ہوں وہ استغفار کرنے اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھنے سے دور کی جا سکتی ہیں۔**

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

بعدازاں دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمن تشریف لے جا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

یادرکھیں ناانصافی ہمیشہ بدامنی کا باعث بنتی ہے۔ امن اور انصاف لازم وملزوم ہیں۔ اسلام ہمیں ہر معاملہ میں غیر مشروط عدل اور برابری کی تعلیم دیتا ہے۔

طاقتور اور دولتمند ممالک کو اپنے حقوق محفوظ کرنے کی کوشش میں غریب اور کمزور ممالک کے حقوق غصب نہیں کرنے چاہئیں اور نہ ہی غریب اقوام کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک کرنا چاہئے۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ کو دنیا کے طاقتور ترین ملک ہونے کے اعتبار سے حقیقی انصاف اور نیک نیتی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اگر آپ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو دنیا آپ کی عظیم کوششوں کو ہمیشہ تحسین کے ساتھ یاد رکھے گی۔

Capitol Hill (واشنگٹن) میں امریکہ کی حکومت اور سیاست کے اہم افراد کے سامنے عالمی امن کے قیام کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا نہایت اہم، اثر انگیز اور بصیرت افروز تاریخی خطاب۔

حضور انور کے خطاب میں مہمانوں کی دلچسپی اور ان کے تأثرات۔ کیپیٹل ہل کا وزٹ۔ کانگریس کی ویزیٹر گیلری میں حضور کی آمد اور کانگریس کی طرف سے حضور انور کا خیر مقدم۔ Capitol Hill واشنگٹن امریکہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد پر سینیٹرز اور کانگریس مین کی طرف سے پُرتپاک استقبال۔ Rayburn Hall کے Gold Room میں حضور انور ایدہ اللہ کے اعزاز میں منعقدہ تقریب میں سینیٹرز اور کانگریس کے اہم ممبران کی طرف سے دنیا میں امن کے قیام کے سلسلہ میں حضور انور کی خصوصی مساعی پر خراج تحسین۔ کیپیٹل ہل کی عمارت پر لہرائے گئے Congressional flag کا تحفہ۔ امریکہ کی Commission for International Religious Freedom کی چیئر پرسن Dr. Katrina Lantos، امریکی کانگریس کی سابق سپیکر Hon. Nancy Pelosi اور کانگریس کے بعض دیگر اہم ممبران کے خیر مقدمی ایڈریسز۔ امریکی کانگریس کی طرف سے شکریہ کا خصوصی ریزولیوشن۔

تقریب میں 29 سینیٹرز، سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ، وائٹ ہاؤس اور پینٹاگون کے نمائندوں کے علاوہ Think-tank، ہیومن رائٹس کی تنظیموں کے نمائندے، کالجز اور یونیورسٹیز کے پروفیسرز، مختلف ممالک کے سفراء، مندوبین اور متعدد دیگر اہم افراد کی شمولیت۔

27 جون 2012ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

الٰہی جماعتوں کی تاریخ میں بعض دن کسی خاص وجہ سے غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتے ہیں اور آنے والے انقلاب کے لئے سنگ میل بنتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں آج ایک اور ایسا تاریخ ساز دن آیا ہے جو انشاء اللہ العزیز آئندہ عظیم الشان انقلابات کا پیش خیمہ ثابت ہوگا اور جماعت احمدیہ کے لئے فتوحات کے لئے باب کھولے جائیں گے۔

کیپٹل ہل (Capitol Hill) میں تقریب

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک اہم تقریب کا انعقاد U.S. Capitol Hill کی Rayburn House Office Building کے مشہور ہال Gold Room میں کیا گیا تھا۔ امریکہ کی پارلیمنٹ جو کہ House of Representatives کہلاتی ہے اور ایوان بالا سینٹ کے اجلاسات کیپٹل ہل کی عمارات میں ہوتے ہیں۔ یہاں کے ممبر پارلیمنٹ کانگریس مین (Congressmen) کہلاتے ہیں۔ امریکن حکومت کے تمام اہم دفاتر اور ادارے انہی عمارات میں واقع ہیں۔ سینٹ کا اجلاس ان عمارات کے شمالی حصہ میں ہوتا ہے۔ جبکہ امریکن پارلیمنٹ یعنی ہاؤس آف Representatives کے تمام سرکاری دفاتر بلڈنگ کے جنوب میں واقع چار عمارتوں پر مشتمل ہیں جن میں ایک ریابرن (Rayburn) بلڈنگ کہلاتی ہے۔ آج اسی بلڈنگ کے ایک ہال Gold Room میں حضور انور کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

کیپٹل ہل میں آمد

صبح آٹھ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور Capitol Hill کے لئے روانگی ہوئی۔ نو بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کیپٹل ہل تشریف آوری ہوئی۔ کیپٹل ہل کی کسی بھی عمارت میں جانے کے لئے یا اس کے کسی بھی حصہ میں جانے کے لئے بار بار سیکیورٹی کی سخت ترین چیکنگ سے گزرنا پڑتا ہے۔ قدم قدم پر سیکیورٹی سٹاف چیکنگ کے لئے موجود ہوتا ہے۔ لیکن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے یہ سیکیورٹی پہلے Waive کی جا چکی تھی اور حضور انور کو سیکیورٹی چیکنگ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔

حضور انور کا استقبال

کیپٹل ہل کی Rayburn Building کے مین دروازہ پر سینیٹر Bob Casey اور کانگریس مین Brad Sherman حضور انور کی آمد سے نصف گھنٹہ پہلے ہی پہنچ کر حضور انور کا انتظار کر رہے تھے۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ان دونوں نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کو اپنے ساتھ بلڈنگ کے اندر لے گئے۔ اس موقع پر واشنگٹن ڈی سی پولیس اور U.S. Capitol Hill کے اہلکار بھی موجود تھے۔

کیپٹل ہل کی سیکیورٹی بہت سخت تصور کی جاتی ہے۔ لیکن آج محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر کیپٹل ہل کے سارے دروازے کھلتے گئے اور پورے اعزاز اور احترام کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا گیا۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ امریکہ میں سینیٹر (Senator) اور کانگریس مین (Congressman) اہم ترین عہدیدار متصور ہوتے ہیں اور آجکل الیکشن کی وجہ سے بہت مصروف ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ آج بدھ کا دن کمیٹی اجلاسات اور دیگر میٹنگز کی وجہ سے بہت مصروف دن تھا۔ لیکن اس کے باوجود سینیٹر Casey اور کانگریس مین Sherman نے اپنی تمام مصروفیات ختم کر کے حضور انور کا انتظار کیا اور عمارت سے باہر آ کر حضور انور کا استقبال کیا۔

Brad Sherman (Democratic member of the United States House of Representatives) presenting American flag to Hadhrat Khalifatul Masih V[aba], Capitol Hill, Washington D.C, USA, 27th June 2012

سینیٹر اور کانگریس مین سے ملاقات

عمارت کے اندر آنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کمرہ نمبر B-329 میں تشریف لے آئے جہاں سینیٹر Casey، کانگریس مین Sherman اور کانگریس مین Honda نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت ان سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ کانگریس مین Honda قبل ازیں ایک دن قبل مسجد بیت الرحمن آ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر چکے تھے۔ آج جب یہ ملنے کے لئے اور پروگرام میں شمولیت کے لئے آئے تو انہوں نے اپنے گلے میں خدام الاحمدیہ والا رومال پہنا ہوا تھا۔

گفتگو کے دوران سینیٹر Casey نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بتایا کہ اس کا تعلق Pennsylvania کی ریاست سے ہے۔ موصوف نے حضور انور کے سفر کے بارہ میں پوچھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں جب 2008ء میں آیا تھا تو واشنگٹن میں جماعت کے ہیڈ کوارٹر Silver Spring میں رہا تھا۔ لیکن اس دفعہ شکاگو سے واشنگٹن تک کا سفر بذریعہ سڑک کیا ہے اور بعض علاقوں سے گزر کر یہاں آیا ہوں۔ موصوف سینیٹر نے کہا کہ حضور انور کا امن، رواداری اور

وفاداری کا پیغام بہت اچھا ہے اور ہم حضور کے شکرگزار ہیں۔حضور انور نے فرمایا آج ہمیں جو بھی سہولیات اور مواقع حاصل ہیں۔ہم ان سے استفادہ کرتے ہوئے امن کے قیام کے لئے کوشش کریں اگر امن نہیں ہے تو پھر سب کچھ تباہ ہوجائے گا۔

کانگریس مین Sherman نے بتایا کہ وہ حضور انور کا بہت مداح ہے۔جماعت احمدیہ نے گزشتہ سال Blood Drive, Muslim for Life کا جو پلان بنایا تھا وہ بڑا اچھا پروگرام تھا اور ایک قابل قدر کام ہوا ہے۔اس موقع پر نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج امریکہ نے بتایا کہ ہمارا دس ہزار بیگ خون اکٹھا کرنے کا پروگرام تھا۔ہمیں کافی پریشانی تھی کہ یہ کس طرح ہوگا۔ہم نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا تو حضور انور نے فرمایا کہ فکر نہ کرو یہ ہوجائے گا۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے اور حضور انور کی دعا سے ہم نے بارہ ہزار سے زائد بیگ خون اکٹھا کیا۔

افریقہ میں جماعت کی خدمات

افریقہ میں جماعتی خدمات کے حوالہ سے ذکر ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ افریقہ میں ہم تعلیمی،طبی سہولتیں مہیا کررہے ہیں۔ پینے کے لئے صاف پانی مہیا کررہے ہیں اور ہینڈ پمپ لگا رہے ہیں،سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی بھی مہیا کررہے ہیں۔افریقہ کے مختلف ممالک میں ہمارا ماڈل Village بنانے کا بھی پروگرام ہے۔ایسے ہی ایک ماڈل ویلج کا افتتاح ہوچکا ہے جس میں سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیا کی گئی ہے۔سٹریٹ لائٹس کا انتظام کیا گیا ہے۔ پینے کا پانی Tap کے ذریعہ مہیا کیا گیا ہے۔ Paved سٹریٹ بنائی گئی ہیں۔کمیونٹی ہال بنایا گیا ہے۔گرین ہاؤس بھی بنایا گیا ہے تاکہ سبزیاں وغیرہ اگائی جاسکیں۔ہمارے سورسز اور ذرائع کم ہیں لیکن ہم کررہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: میں افریقہ میں رہا ہوں۔وہاں پینے کے لئے صاف پانی نہیں ملتا جس کی وجہ سے بیماریاں بہت زیادہ ہیں۔ہم بلاتمیز مذہب وملت،رنگ ونسل پینے کا صاف پانی مہیا کررہے ہیں۔

ایک سوال پر اپنے مختلف ممالک کے دورہ جات کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے دوصد ممالک میں جماعت موجود ہے۔میں نے بہت سے ممالک کا وِزٹ کیا ہے۔فار ایسٹ ممالک،افریقہ میں،مغربی اور مشرقی افریقہ کے ممالک،یورپ کے ممالک اور امریکہ وغیرہ۔اب کسی وقت ساؤتھ امریکہ بھی جانا ہے۔ یورپ میں تو بذریعہ سڑک سفر کرتا ہوں۔بعض دفعہ ایک ایک دن میں بارہ بارہ گھنٹے سفر کیا ہے۔

کانگریس مَین Honda جس نے مجلس خدام الاحمدیہ کا رومال پہنا ہوا تھا۔حضور انور نے اسے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ تم نے ہمارے نوجوانوں کا نشان پہنا ہوا ہے مَیں نے سمجھا کہ ہمارا کوئی خادم آیا ہے۔اس نے بتایا کہ مَیں ابھی اپنے ایک تعلیم کے بارہ میں لیکچر سے فارغ ہوکر آرہا ہوں۔حضور انور نے اس سے دریافت فرمایا کہ امریکہ میں مرد زیادہ تعلیم یافتہ ہیں یا عورتیں؟ حضور انور نے فرمایا: کل طلباء اور طالبات کے ساتھ میری میٹنگز تھیں جس سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ عورتیں زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ان کی تعداد مردوں کی نسبت زیادہ ہے۔ یہ لڑکوں کی نسبت زیادہ تعداد میں .Ph.D اور ماسٹرز وغیرہ کررہی ہیں۔

Gold Room میں تشریف آوری

اس میٹنگ کے بعد نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Rayburn Hall کے Gold Room میں تشریف لے آئے۔ یہ ہال نما کمرہ انتہائی اہمیت کے حامل حکام اور سرکردہ افراد سے بھرا ہوا تھا۔جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال کے اندر داخل ہوئے تو تمام مہمان احتراماً کھڑے ہوگئے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔

تاریخی حاضری

مہمانوں میں 29 Senators اور Congressmen کے علاوہ ان کے سٹاف ممبرز، یہاں کی وزارت خارجہ ڈیپارٹمنٹ آف سٹیٹ کے نمائندے، White House سے تعلق رکھنے والے نمائندے، یہاں کی وزارت دفاع Pentagon کے نمائندے، Think Tanks، NGOs اور ہیومن رائٹس کے اداروں کے نمائندے، کالج اور یونیورسٹیز کے پروفیسرز، مختلف ممالک کے سفراء اور مندوبین اور فوجی حضرات شامل تھے۔ان مہمانوں کی تعداد 110 سے زائد تھی۔

یہ محض اور محض خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سننے کے لئے دیگر اہم حکام اور شخصیات کے علاوہ 29 کی تعداد میں سینیٹرز اور کانگریس مین آئے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو بہت اہم سمجھتے ہیں۔ یہاں کے ایک کانگریس مین Ellison کے چیف آف سٹاف نے کہا تھا کہ اسے یہاں پر کام کرتے ہوئے 15 سال ہو گئے ہیں اور اس نے آج تک دس سے زیادہ کانگریس ممبرز کو کسی پرائیویٹ تقریب میں اکٹھے نہیں دیکھا اور اگر یہ کبھی آ بھی جائیں تو دس پندرہ منٹ سے زیادہ نہیں ٹھہرتے۔اس کے علاوہ یہاں سیاسی رقابت بہت ہے اور یہ لوگ ایک جگہ اکٹھا ہونے کے بھی روادار نہیں ہوتے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود کی برکت تھی کہ ایک بڑی تعداد میں سینیٹرز اور کانگریس مَین نہ صرف شامل ہوئے بلکہ آخر تک بیٹھے رہے اور پھر یہ آپس کی سیاسی رقابتیں بھی بھول گئے۔Gold Room یہاں کی پارلیمنٹ Capitol Hill کا خاص کمرہ سمجھا جاتا ہے اور یہاں پر صرف اہم پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں اور اعلیٰ ملکی اور غیر ملکی حکام کے لئے مخصوص سمجھا جاتا ہے۔

سٹیج پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف Hon. Dr. Katrina Swett چیئر مین USCIRF بیٹھی تھیں۔جبکہ بائیں طرف کانگریس مین Hon. Keith Ellison بیٹھے تھے۔

تقریب کا آغاز

آج کی اس خاص تقریب کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم اظہر حنیف صاحب نائب امیر و مبلغ سلسلہ امریکہ نے کی اور بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔اس کے بعد نیشنل سیکرٹری امور خارجہ مکرم امجد خان صاحب نے اپنے تعارفی ایڈریس میں جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف پیش کیا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

سینیٹر Robert Casey.Hon کی طرف سے خیر مقدم

بعد ازاں مہمانوں میں سے سب سے پہلے سینیٹر Hon. Robert Casey نے سٹیج پر آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خیر مقدم کیا اور برملا اس بات کا اظہار کیا کہ آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہاں آمد کے طفیل ایوان بالا یعنی Senate اور ایوان زیریں یعنی House of Representative کے نمائندے اکٹھے بیٹھے ہوئے ہیں جو عام طور پر کبھی نہیں ہوتا۔موصوف نے کہا ہم حضور انور کی عظیم لیڈرشپ اور آپ کے امن و سلامتی اور رواداری کے پیغام کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور آج آپ کو یہاں خوش آمدید کہتے ہیں۔

پہلے مسلمان کانگریس مَین Hon. Keith Ellison کا ایڈریس

اس کے بعد کانگریس مَین Hon. Keith Ellison نے جو افریقی نژاد ہیں اور امریکی کانگریس میں پہلے مسلمان کانگریس مَین ہیں اور مسلمان حلقوں میں بہت اثر و رسوخ رکھتے ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ سال انہوں نے جماعت احمدیہ کی Muslim For Life کی Campaign میں آکر خون دیا تھا۔اس پر ان کے حلقہ کے مسلمان ان سے خوش نہیں تھے اور ان پر دباؤ تھا کہ وہ جماعت سے زیادہ روابط نہ بڑھائیں۔ان کی غیر احمدی مسجد کے امام نے بھی ان کو کہا تھا کہ احمدی مسلمان نہیں ہوتے جس پر انہوں نے جواب دیا کہ مذہب انسان اور خدا کا معاملہ ہے۔انہوں نے اپنے ایڈریس میں جماعت کے خلاف ہونے والے مظالم کا ذکر کیا اور بتایا کہ پاکستان میں احمدی مسلمانوں کے لئے رہنا بہت مشکل ہوگیا ہے۔ان پر مظالم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔امریکہ میں آزادی ہے۔سب مذاہب آزادانہ کام کرسکتے ہیں۔

کانگریس مَین Hon. Brad Sherman کی طرف سے خیر مقدم

اس کے بعد کانگریس مَین Hon. Brad Sherman سٹیج پر آئے اور حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کیپٹل ہِل میں حضور انور کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا اور حضور انور کو اپنی ریاست (State) کیلیفورنیا آنے کی دعوت دی۔موصوف نے دنیا میں امن کے قیام کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوششوں کو سراہا اور کہا ہم حضور کے امن، رواداری اور بھائی چارہ کے کام کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو آپ ساری دنیا میں کررہے ہیں۔

موصوف نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ جماعت امریکہ نے 11 ستمبر 2001ء کے واقعہ پر دس سال گزرنے پر جو مختلف پروگرام ہوئے ان میں اپنے ایک مسلم فار لائف (Muslim for Life) پروگرام کے تحت 12 ہزار بلڈ یونٹ (Blood Unit) اکٹھے کئے جو ایک بہت بڑی خدمت ہے اور اس سے ملک کی مدد ہوئی ہے۔

خاص تحفہ

اپنے ایڈریس کے آخر پر کانگریس مَین Sherman نے حضور انور کی خدمت میں Congressional Flag پیش کیا۔ یہ امریکہ کا جھنڈا ہے جس کو Capitol Hill کی عمارت پر لہرایا گیا تھا۔ یہ خاص مہمانوں کی عزت افزائی کے لئے دیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر کترینہ کا ایڈریس

بعد ازاں Hon.Dr. Katrina Lantos Swett نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔Dr. Katrina امریکی حکومت کے ادارہ United States Commission for International Religious Freedom کی چیئر مین ہیں۔موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں جماعت کے خلاف دنیا کے مختلف ممالک میں ہونے والے مظالم اور Persecution کا تفصیل سے ذکر کیا۔ USCIRF امریکہ میں ایک اہم حکومتی ادارہ ہے اور غیر سیاسی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کیپیٹل ہِل میں آمد کا سن کر موصوفہ نے جماعت سے درخواست کی تھی کہ وہ آج کے اس Event کو Co-Sponsor کرنا چاہتے ہیں۔ڈاکٹر کترینہ نے بتایا کہ احمدی یہ تقریب اپنے کسی مقصد کو حاصل کرنے کیلئے نہیں کررہے ہے بلکہ خلیفۃ المسیح دنیا میں امن کے قیام کے خواہاں ہیں اور اس تقریب کا مقصد صرف یہ ہے کہ دنیا میں امن قائم ہوسکے۔جماعت اس کے بدلہ میں کسی چیز کی خواہاں نہیں ہے۔

USCIRF ہر سال دنیا میں مذہبی Persecution کے حوالہ سے ایک مفصل رپورٹ شائع کرتی ہے جس میں خاص طور پر جماعت پر ہونے والے مظالم کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

کانگریس مَین Hon. Frank Wolf کا ایڈریس

Dr. Katrina کے بعد کانگریس مَین Hon. Frank Wolf نے تقریر کی اور احمدیوں پر مختلف ممالک میں ہونے والے مظالم کا ذکر کیا اور امن کے قیام کی کوششوں کیلئے حضور انور کی لیڈرشپ کا شکریہ ادا کیا۔اور حضور انور کے دورہ امریکہ کی اہمیت کا ذکر کیا۔جماعت پر ہونے والے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے خصوصی طور پر لاہور میں مساجد پر حملوں،انڈونیشیا، مصر اور سعودی عرب میں ہونے والے مظالم کا ذکر کیا۔

کانگریس مَین Hon. Mike Honda کا ایڈریس

اس کے بعد کانگریس مَین Hon. Mike Honda نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ یہاں آنے پر حضور انور کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ احمدی بہت پڑھے لکھے ہیں اور ان کے حلقہ میں جماعت احمدیہ بہت فعال ہے اور خاص کر نوجوانوں کے مسائل حل کرنے میں دلچسپی رکھتی ہے۔

امریکی کانگریس کی طرف سے شکریہ کا ریزولیشن

Nancy Pelosi (Minority Leader of the United States House of Representatives, 60th Speaker of the United States House of Representatives 2007 to 2011) welcoming Hadhrat Khalifatul Masih V at Capitol Hill, Washington DC, USA, 27th June 2012

بعدازاں Congress Woman آنریبل Zoe Lofgren نے سٹیج پر آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں House Resolution No.704 پیش کیا جس میں امریکی کانگریس کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خیر مقدم کیا گیا تھا۔ یہ ریزولیشن بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور عام طور پر صرف خاص مقاصد کیلئے دی جاتی ہے۔ بہت کم مذہبی رہنما ہیں مثلاً Pope جن کو اس قسم کی ریزولیشن دی جاسکتی ہے۔ یہ ریزولیشن (Resolution) امریکی کانگریس کی طرف سے انتہائی عزت افزائی سمجھی جاتی ہے۔

قرارداد کانگریس (ریزولیشن)

112 ویں کانگریس کے دوسرے سیشن میں جو کانگریسی قرارداد اپنائی گئی وہ درج ذیل ہے۔

کیلیفورنیا کی نمائندہ کانگریس Ms. Zoe Lofgren نے مندرجہ ذیل قرارداد 27 جون کو کمیٹی میں پیش کی۔

✿......عالمگیر جماعت احمدیہ کے روحانی سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو واشنگٹن ڈی سی میں خوش آمدید کہتے ہیں اور آپ کی دنیا میں امن کے قیام، عدل، انصاف، انسانی حقوق کے قیام، جمہوریت اور مذہبی آزادی کے لئے کوششوں کو تسلیم کرتے ہیں۔

✿......یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جو کروڑہا احمدی مسلمانوں کے روحانی پیشوا ہیں ایک تاریخی دورہ پر جو 16 جون 2012ء سے لے کر 2 جولائی 2012ء تک ہے امریکہ تشریف لائے۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب، حضرت مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے تاحیات پانچویں خلیفہ ہیں۔ جن کا انتخاب 22/اپریل 2003ء کو ہوا۔

✿......یہ قرارداد تسلیم کرتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مسلمانوں کے ایک نمایاں لیڈر ہیں جو قیام امن کیلئے خطبات، لیکچر، کتب اور ذاتی ملاقاتوں میں خدمت انسانیت کیلئے احمدیہ اقدار، عالمگیر انسانی حقوق کے قیام اور امن وعدل والے معاشرہ اور سوسائٹی کے قیام کیلئے ہر دم کوشاں ہیں۔

✿......یہ قرارداد اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت نے بارہا مصائب اور مظالم کا سامنا کیا ہے۔ جس میں یہ لوگ ظلم تشدد اور امتیازی بدسلوکی کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔

✿......یہ قرارداد اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ 28 مئی 2010ء کو 86 احمدی مسلمان پاکستان کے شہر لاہور میں مار دیئے گئے۔ جبکہ جماعت احمدیہ کی دو مساجد پر غیر احمدی تشدد پسند دہشت گردوں نے حملہ کیا۔

✿......یہ قرارداد اس بات کو بھی تسلیم کرتی ہے کہ فرقہ وارانہ تشدد جو احمدی مسلمانوں پر ہو رہا ہے اس کے باوجود عزت مآب (حضور انور) نے اپنے پیروکاروں کو کسی بھی قسم کا جوابی تشدد کرنے سے روکا ہوا ہے۔

✿......یہ قرارداد اس بات کو بھی تسلیم کرتی ہے کہ حضور انور جب دنیا کے مختلف ممالک کے دورہ میں ممالک کے صدران، وزرائے اعظم، ملکوں کے سفراء اور دیگر پارلیمانی شخصیات کو ملتے ہیں تو ان میں خدمت انسانیت کے جذبہ کو اجاگر کرتے ہیں اور خدمت انسانیت کیلئے عملی قدم اٹھاتے ہیں۔

✿......یہ قرارداد اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ امریکہ کے اس دورہ کے دوران حضور انور ہزارہا احمدی مسلمانوں سے ملاقات کریں گے اور اس کے علاوہ امریکی حکومت کے لیڈران اور دیگر حکام سے بھی ملیں گے تاکہ بہتر تعلقات قائم ہوں اور بلا امتیاز امن اور عدل کا قیام ہو۔

✿......27 جون 2012ء کو حضور انور کیپٹل ہِل کی بلڈنگ Rayburn House میں ایک تقریب میں Keynote ایڈریس پیش کریں گے جس کا عنوان ہے۔ The Path to Peace:Just Relations Between Nations.

✿......پس کانگریس یہ قرارداد پاس کرتی ہے کہ وہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا واشنگٹن ڈی سی میں استقبال کرتی ہے۔ آپ کے قیام امن اور قیام انصاف کی کوششوں کا اعتراف کرتی ہے اور اس بات کا بھی اعتراف کرتی ہے کہ آپ اپنی جماعت کو باوجود ان پر سخت مظالم اور Persecution کے انہیں امن سے رہنے اور صبر کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

امریکن پارلیمنٹ کی سابق سپیکر

کانگریس وومین Hon. Nancy Pelosi کا خیر مقدمی ایڈریس

اس ریزولیشن کے پیش ہونے کے بعد Congress Woman Hon. Nancy Pelosi نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں Welcome Address پیش کیا۔

Nancy Pelosi پریذیڈنٹ Obama کے خاص ساتھیوں میں سے سمجھی جاتی ہیں اور ڈیموکریٹک پارٹی جس سے صدر اوباما اور صدر کلنٹن کا تعلق ہے کی ایک اہم ترین لیڈر سمجھی جاتی ہیں۔ سال 2010ء تک یہ Houseof Representative یعنی امریکن پارلیمنٹ کی سپیکر تھیں۔

موصوفہ Pelosi کی گیارہ بجے ایک اور میٹنگ میں تقریر تھی۔ اس کی چیف آف سٹاف نے جماعت کو کہا تھا کہ وہ عین دس بجکر 45 منٹ پر چلی جائیں گی۔ لیکن جب اس کی حضور انور سے ملاقات ہوئی اور اس نے حضور انور کا خطاب سننا شروع کیا تو پھر اٹھ نہ سکی۔ اور اپنے چیف آف سٹاف کی جو اس کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھی کی کئی مرتبہ یاددہانی کے باوجود اپنی اگلی میٹنگ پر نہ گئی اور نہ صرف یہ کہ میٹنگ پر نہ گئی بلکہ خود درخواست کر کے حضور انور کے بالکل سامنے آکر بیٹھ گئی تاکہ حضور مکمل طور پر نظر آسکیں پھر اس نے وہاں بیٹھ کر حضور کی مکمل تقریر سنی۔

اپنی تقریر میں Nancy Pelosi نے حضور انور کی آمد پر شکریہ ادا کیا اور خاص طور پر ذکر کیا کہ حضور پاکستان کے Anti - Ahmadiyya قوانین کی وجہ سے اسیر راہ مولیٰ رہ چکے ہیں اور آجکل انگلستان میں مقیم ہیں۔

امیر جماعت احمدیہ امریکہ کا ایڈریس

Nancy Pelosi کے ایڈریس کے بعد مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت یو ایس اے نے اختصار کے ساتھ حضور انور کا تعارف کروایا۔

اس کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطاب کیلئے ڈائس پر تشریف لائے تو تمام مہمان احتراماً کھڑے ہو گئے اور دیر تک ہال تالیوں سے گونجتا رہا۔ تالیوں کے ساتھ انہوں نے حضور انور کا خیر مقدم کیا۔ دس بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب شروع ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا واشنگٹن ڈی سی، Capitol Hill میں خطاب

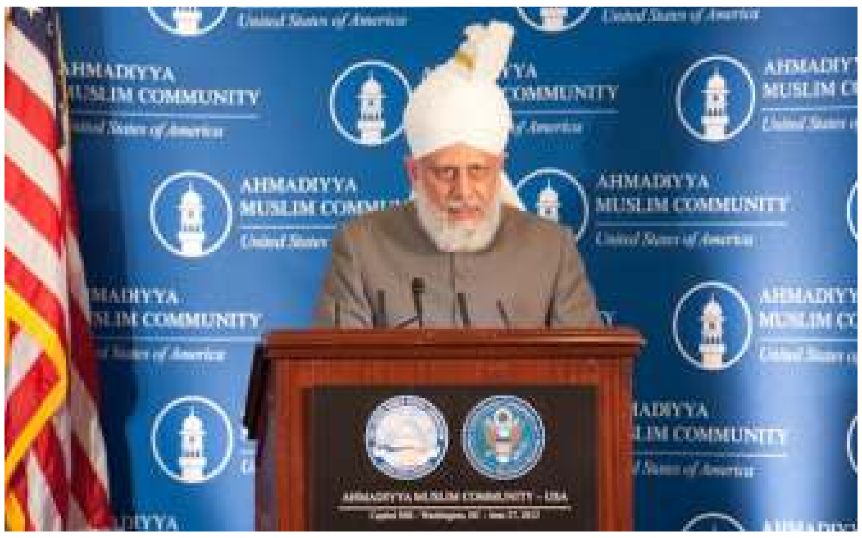

تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

تمام معزز مہمانان کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی نازل ہو اور آپ سب خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے وارث بنیں)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ خطاب سے قبل مَیں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ مَیں نے بیان کرنا ہے آپ سب اس کیلئے وقت نکال کر تشریف لائے۔

مجھے ایک ایسے موضوع پر اظہار خیال کرنے کو کہا گیا ہے کہ جو بہت وسیع اور کثیر الجہت ہے۔ اس کے بہت سے پہلو ہیں لہٰذا میرے لئے یہ ممکن نہیں کہ اس قلیل وقت میں ان تمام پہلوؤں پر روشنی ڈال سکوں۔ یہ موضوع دنیا میں امن کے قیام سے متعلق ہے۔ یقیناً یہ دور حاضر کا سب سے ضروری اور اہم ترین مسئلہ ہے۔ تاہم چونکہ وقت محدود ہے، اس لئے مَیں اختصار کے ساتھ، ممالک کے مابین عدل ومساوات پر مبنی تعلقات کے ذریعے قیام امن کا اسلامی نظریہ پیش کروں گا۔

✿......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **دراصل امن اور انصاف لازم وملزوم ہیں۔ یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک کے بغیر دوسرا مقصد حاصل ہو جائے**۔ اور یقیناً یہ ایک ایسا اصول ہے جسے تمام شعور رکھنے والے اور عقلمند بخوبی جانتے ہیں۔

اگر ان لوگوں کو الگ چھوڑ دیا جائے جن کا مقصد ہی فتنہ کھڑا کرنا ہے۔ تو کوئی ایک بھی ایسا شخص نہیں ہوگا جو یہ کہہ سکتا ہو کہ کسی ایسے معاشرہ میں، ملک میں، حتیٰ کہ ساری دنیا میں جہاں انصاف اور کھرے معاملات کا بول بالا ہو وہاں فساد یا امن کا فقدان ہوسکتا ہے۔

اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے بہت سے علاقوں میں فساد اور بدامنی غالب ہے اور ایسے فساد اندرونی طور پر ملکی سطح پر بھی اور بیرونی طور پر ممالک کے مابین تعلقات میں بھی نظر آرہے ہیں۔ **حکومتیں اپنی پالیسیز کے انصاف پر مبنی ہونے کی دعویدار ہیں اور قیام امن کو اپنی اولین ترجیح قرار دیتی ہیں، لیکن اس کے باوجود ہمیں اس قسم کے تنازعات اور فساد نظر آتے ہیں۔**

پھر عمومی طور پر اس بات میں بھی شک نہیں کہ دنیا میں بے چینی اور اضطراب بڑھ رہا ہے اور اسی طرح بدامنی میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ **یہ چیز ثابت کرتی ہے کہ ضرور کہیں نہ کہیں انصاف کے تقاضے پورے نہیں کئے جا رہے۔** لہٰذا جہاں کہیں بھی اور جب کبھی بھی ناانصافی کی گئی ہے، اسے ختم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس ضمن میں بطور عالمگیر سربراہ احمدیہ مسلم

جماعت، میں انصاف پر مبنی امن کے قیام اور اس کی ضرورت پر کچھ خیالات کا اظہار کروں گا۔

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **احمدیہ مسلم جماعت خالصتاً ایک مذہبی جماعت ہے۔** یہ ہمارا کامل ایمان ہے کہ وہ مسیح اور مصلح جس نے اس زمانہ میں دنیا کو اسلام کی حقیقی تعلیمات کی طرف ہدایت دینے کے لئے آنا تھا، وہ یقیناً آچکا ہے۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہماری جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) وہی مسیح اور مصلح ہیں۔ پس ہم ان کو مان چکے ہیں اور ان کی تعلیمات کے تحت ہم قرآن کریم میں بیان کردہ اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہیں اور اس کا پرچار کرتے ہیں۔ **اس لئے جو کچھ بھی میں قیام امن کے لئے اور بین الاقوامی تعلقات کے حوالے سے بیان کروں گا۔ اس کی بنیاد اسلامی تعلیمات پر ہوگی۔**

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ سب امن کے حصول کے لئے اکثر اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہتے ہیں اور یقیناً اس مقصد کے لئے کافی کوشش بھی کرتے ہیں۔ آپ کے ذہین اور تخلیقی ذہن قیام امن کے لئے آپ کو مختلف تجاویز، منصوبے اور انداز فکر فراہم کرتے ہیں۔ اس لئے یہ موضوع مجھ سے اس بات کا تقاضا نہیں کرتا کہ میں کوئی دنیاوی یا سیاسی نقطہ نظر بیان کروں، بلکہ میری تمام تر توجہ اس بات پر مرکوز رہے گی کہ مذہب کے تحت کس طرح امن حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے، جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے، میں قرآن کریم میں بیان کردہ چند انتہائی اہم ہدایات بیان کروں گا۔

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ انسانی علم اور عقل کامل نہیں بلکہ محدود ہے۔ اس لئے جب فیصلے کئے جارہے ہوتے ہیں یا سوچ بچار کیا جارہا ہوتا ہے تو بعض ایسے عوامل انسانی دماغ میں آجاتے ہیں جو انسان کی قوت فیصلہ پر پردہ ڈال دیتے ہیں اور انسان اپنے حقوق منوانے کی ڈگر پر چل پڑتا ہے۔ بالآخر کوئی ایسا فیصلہ ہوتا ہے یا کوئی ایسا نتیجہ نکلتا ہے جو کہ انصاف سے عاری ہوتا ہے۔ جبکہ الٰہی قانون کامل ہوتا ہے اور ناانصافی اور ذاتی مفادات سے مبرا ہوتا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ **خدا ہمیشہ اپنی مخلوق کی بہتری اور بھلائی کی خواہش رکھتا ہے۔ اس لئے اس کا قانون کلیتہً انصاف پر مبنی ہوتا ہے۔ جس دن دنیا کے افراد اس اہم ترین نکتہ کو سمجھ گئے اسی دن دنیا میں حقیقی اور دائمی امن کی بنیاد رکھ دی جائے گی۔** نہیں تو ہم یہی دیکھتے رہیں گے کہ دنیا میں امن قائم کرنے کی لامتناہی کوششوں کے باوجود ابھی تک کوئی قابل قدر نتیجہ حاصل نہیں کر سکے۔

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی عالمی جنگ کے بعد بعض ممالک کے سربراہان نے چاہا کہ وہ مستقبل میں تمام ممالک کے مابین اچھے اور پُرامن تعلقات قائم کریں۔ چنانچہ امن قائم کرنے کی اس کوشش میں انہوں نے 'لیگ آف نیشنز' کی بنیاد رکھی۔ اس ادارے کا اہم ترین مقصد دنیا میں امن کا قیام اور آئندہ جنگوں کو روکنا تھا۔ بدقسمتی سے 'لیگ' نے جو قوانین بنائے اور جو ریزولیوشنز پاس کیے ان میں بعض سقم اور خامیاں تھیں اور اسی وجہ سے وہ مکمل طور پر تمام قوموں اور تمام ملکوں کے حقوق کا تحفظ نہ کر سکی۔ نتیجتاً ممالک میں بے اعتمادی پیدا ہوگئی اور اس طرح ان ناانصافیوں کی بدولت دیرپا امن قائم نہ رہ سکا۔ 'لیگ' کی تمام کوششیں ناکام ہوگئیں اور یہ دوسری عالمی جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ اس جنگ کے نتیجہ میں جو عظیم تباہی و بربادی ہوئی اسے ہم سب بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔ یعنی تمام دنیا میں لگ بھگ 75 ملین افراد اپنی جان گنوا بیٹھے، ان میں سے بیشتر معصوم سویلین افراد تھے۔

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا کی آنکھیں کھولنے کے لئے یہ جنگ کافی ہونی چاہئے تھی۔ اسے مزید انصاف پر مبنی پُرحکمت پالیسیاں بنانے کا ذریعہ بننا چاہئے تھا، ایسی پالیسیز جو ہر فریق کے جائز حقوق کی ضامن ہوتیں اور دنیا میں قیام امن کا ذریعہ بنتیں۔ اس وقت کی حکومتوں نے دنیا میں امن قائم کرنے کی کسی حد تک کوشش کی اور اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی گئی۔ تاہم جلد ہی یہ بات بالکل عیاں ہوگئی کہ وہ نیک اور اہم ترین مقصد حاصل نہیں ہو سکا جس پر اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ درحقیقت آج بھی بعض حکومتیں کھلے عام ایسے بیانات دیتی رہتی ہیں جس سے اس کی مکمل ناکامی ثابت ہوتی ہے۔

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **اسلام انصاف پر قائم کئے جانے والے بین الاقوامی تعلقات اور دنیا میں امن کے قیام کے لئے کیا کہتا ہے؟**

سورۃ الحجرات آیت نمبر 14 میں اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں قوموں اور قبیلوں میں اس لئے تقسیم کیا ہے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ یہ تقسیم ہرگز کسی قسم کی برتری کا حق نہیں دیتی۔ **چنانچہ قرآن کریم اس بات کو واضح کرتا ہے کہ تمام لوگ پیدائشی طور پر برابر ہیں۔** مزید یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری خطاب فرمایا، اس میں تمام مسلمانوں کو یہ تاکید کی کہ وہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی عرب کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عرب پر کوئی فوقیت نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی درس دیا کہ کسی گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ چنانچہ یہ اسلام کی واضح تعلیم ہے کہ تمام قومیتیں اور نسلیں برابر ہیں۔ **اسلامی تعلیم میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ تمام لوگوں کو بغیر کسی تفریق اور تعصب کے مساوی حقوق فراہم کئے جائیں۔**

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **یہ وہ کلیدی اور سنہرا اصول ہے جو قیام امن کے لئے مختلف گروہوں اور قوموں کے درمیان ہم آہنگی کی بنیاد رکھتا ہے۔** اس کے برخلاف آج ہم دیکھتے ہیں کہ طاقتور اور کمزور قومیں باہم جدا اور منقسم ہیں۔

مثال کے طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ **اقوام متحدہ میں بعض ممالک کے مابین تفریق کی گئی ہے اور سیکیورٹی کونسل میں کچھ مستقل رکن ممالک ہیں اور کچھ غیر مستقل رکن ممالک ہیں۔ یہ تقسیم اندرونی طور پر بے چینی اور ذہنی اضطراب کا باعث بنی ہے اور ہم آئے دن ایسی خبریں سنتے رہتے ہیں کہ بعض ممالک اس ناانصافی پر سراپا احتجاج ہیں۔**

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **اسلام ہمیں ہر معاملہ میں غیر مشروط عدل اور برابری کی تعلیم دیتا ہے۔** اس حوالہ سے قرآن کریم نے ہماری فیصلہ کن رہنمائی کی ہے۔ چنانچہ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 3 میں ذکر ہے کہ عدل وانصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ بھی جو نفرت اور دشمنی میں حد سے بڑھ گئے ہیں انصاف کا سلوک برتا جائے۔ اور قرآن کریم یہ بھی ہمیں سکھلاتا ہے کہ جب بھی کوئی آپ کو نیکی اور بھلائی کی طرف بلائے تو اسے قبول کرو۔ اور اگر کوئی آپ کو بدی اور غیر منصفانہ طریق کی طرف لے جائے تو اس کو ردّ کر دو۔

یہاں پر فطرتاً **ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلام میں عدل کا پیمانہ کیا ہے؟**

سورۃ النساء کی آیت 136 میں ذکر ہے کہ اگر آپ کو اپنے خلاف یا اپنے والدین کے خلاف یا اپنے پیاروں کے خلاف گواہی دینی پڑے تو ضرور دو تا کہ سچائی اور عدل کو قائم رکھا جاسکے۔

......طاقتور اور دولتمند ممالک کو اپنے حقوق محفوظ کرنے کی کوشش میں غریب اور کمزور ممالک کے حقوق غصب نہیں کرنے چاہئیں اور نہ ہی غریب اقوام کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک کرنا چاہئے۔

......**دوسری طرف غریب اور کمزور اقوام کو بھی چاہئے کہ وہ طاقتور اور امیر قوموں کو نقصان پہنچانے کے مواقع تلاش نہ کریں۔** بلکہ دونوں اطراف کو انصاف پر مبنی اصولوں پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ درحقیقت مختلف ممالک کے مابین پُرامن تعلقات کے قیام کے لئے یہ بات انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔

......قرآن کریم میں سورۃ الحجر کی آیت نمبر 89 میں بھی اقوام کے مابین قیام امن کے لئے انصاف کی ضرورت کا ذکر ملتا ہے۔ **چنانچہ قرآن کریم بیان کرتا ہے کہ کسی بھی قوم کو دوسروں کے اموال اور وسائل پر حاسدانہ نظر نہیں رکھنی چاہئے۔ پس کسی بھی ملک کو کسی دوسرے ملک کی مدد اور تعاون کرنے کا جھوٹا بہانہ بنا کر اس ملک کے وسائل پر غیر منصفانہ طور پر قبضہ نہیں کرنا چاہئے۔** پس غریب ممالک کو تکنیکی مہارت اور دیگر امداد کی فراہمی کو بنیاد بنا کر ان کے ساتھ غیر منصفانہ تجارتی معاہدے کرتے ہوئے ان سے فوائد حاصل نہیں کرنے چاہئیں۔

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح تکنیکی مہارت اور دیگر امداد کی فراہمی کو بنیاد بنا کر ترقی پذیر ممالک کے قدرتی وسائل اور اثاثوں پر قبضہ کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ **بلکہ نسبتاً کم خواندہ قوموں اور حکومتوں کو یہ سکھانا چاہئے کہ وہ اپنے قدرتی وسائل کو کس طرح بہتر طور پر استعمال کریں۔** اقوام اور حکومتوں کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ ترقی پذیر اقوام کی خدمت کرنے اور ان کی مدد کرنے کی کوشش کریں۔ **تاہم یہ خدمت قومی یا سیاسی فوائد حاصل کرنے کی نظر سے نہ ہو اور نہ ہی ذاتی مفادات حاصل کرنے کا ذریعہ ہو۔**

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم جانتے ہیں کہ اقوام متحدہ نے گزشتہ چھ سات دہائیوں میں غریب ممالک کی مدد کے لئے بہت سے پروگرامز اور اداروں کا قیام کیا۔ اور اپنی اس کوشش کے ساتھ انہوں نے ترقی پذیر ممالک میں موجود قدرتی وسائل کی تلاش بھی جاری رکھی۔ لیکن ان کوششوں کے باوجود ترقی پذیر ممالک میں کوئی ایک ملک بھی ترقی یافتہ نہ بن سکا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **ترقی پذیر ممالک کی حکومتوں کی طرف سے وسیع پیمانہ پر ہونے والی کرپشن بھی اس کی ایک وجہ ہے۔ اور مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک اپنے مفادات کی خاطر ایسی حکومتوں کے ساتھ چلتے جارہے ہیں۔ تجارتی و کاروباری معاہدات بھی اسی طرح ہو رہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں معاشرہ کے غریب اور محروم طبقہ میں مایوسی اور بے چینی بڑھتی چلی جارہی ہے۔ اور پھر یہی مایوسی اور بے چینی ایسے ممالک میں بغاوت اور اندرونی فسادات کو جنم دیتی ہے۔**

ترقی پذیر ممالک کی غریب عوام مایوسی اور بے چینی میں اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ نہ صرف وہ اپنے لیڈرز بلکہ مغربی طاقتوں کے خلاف بھی کھڑے ہو گئے ہیں۔ اور ایسے لوگ شدت پسند گروہوں کے ہاتھوں چڑھے ہیں جنہوں نے ان کی اس مایوسی سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔ اور پھر ایسے لوگوں کو اپنے گروہوں میں شامل کرنے اور ان کے ذریعہ اپنے نفرت آمیز نظریات کو پروان چڑھانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور اس کا بالآخر نتیجہ یہی نکلا ہے کہ اب دنیا کا امن تباہ ہو چکا ہے۔

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **اسلام ہماری توجہ قیام امن کے ذرائع کی طرف مبذول کرواتا ہے۔ اسلام مکمل انصاف کا تقاضا کرتا ہے۔ اسلام ہمیشہ سچی گواہی دینے کا تقاضا کرتا ہے۔ نیز اسلام ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہماری حاسدانہ نظریں دوسروں کے اموال پر نہ پڑیں۔ اور اسلام اس بات کا بھی تقاضا کرتا ہے کہ ترقی یافتہ اقوام اپنے ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ترقی پذیر اور غریب اقوام کی بے غرض ہو کر خدمت کریں۔ اگر ان تمام عناصر کو بروئے کار لایا جائے تو حقیقی امن کا قیام ہوگا۔**

......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں! **ناانصافی ہمیشہ بدامنی کا باعث بنتی ہے۔ پس اگر کوئی ملک تمام حدیں عبور کر کے غیر منصفانہ طور پر دوسرے ممالک کے وسائل پر قبضہ کرتا ہے تو پھر دوسرے ممالک کو اس ظلم کو روکنے کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں۔ تاہم ایسے اقدامات ہمیشہ انصاف کے ساتھ اٹھائے جائیں۔**

اس قسم کے عملی اقدام کرنے کے متعلق قرآن کریم کی سورۃ الحجرات کی آیت 10 میں ذکر ہے کہ جہاں دو قوموں کے مابین کوئی تنازعہ ہو اور اس سے جنگ چھڑنے کا خدشہ ہو تو دوسری حکومتوں کو چاہئے کہ وہ ان کو صلح اور حکمت سے کام لینے کا مشورہ دیں تا ان کے درمیان کوئی معاہدہ طے پاسکے اور اس معاہدہ کے نتیجہ میں مفاہمت پیدا ہو جائے۔ لیکن اگر دونوں میں سے کوئی ایک ملک معاہدہ کی پاسداری نہیں کرتا اور جنگ شروع کرنا چاہتا ہے تو پھر دوسرے ممالک کو ایسے ملک کے خلاف اتحاد بنا کر لڑنا چاہئے تا کہ ظالم کو روکا جاسکے۔ اور پھر جب ظالم قوم کو شکست ہو جائے اور وہ باہمی مذاکرات پر راضی ہو جائے تو پھر تمام ممالک کسی ایسے معاہدہ پر پہنچیں جس سے دیرپا امن اور مفاہمت قائم ہو۔ اس معاہدہ میں سخت اور غیر منصفانہ شرائط نہ رکھی جائیں جن کے ذریعہ سے کسی ایک قوم کے ہاتھ بندھ جائیں۔ کیونکہ اس طرح کرنے سے مستقبل میں ایک بے چینی پیدا ہوگی جو کہ بڑھتی چلی جائے گی اور ایسی بے چینی کا نتیجہ مزید فساد ہوگا۔ اس لئے ایسے حالات میں جو حکومت فریقین کے درمیان ثالثی کا کردار ادا کرے اسے چاہئے کہ وہ خالص اور غیر جانبدار ہو کر ایسا کرے۔ اگر فریقین میں سے کوئی ایک فریق بھی ثالثی کرنے والے ملک کے خلاف ہو تب بھی اس کی طرف سے غیر جانبدارانہ رویہ قائم رہنا چاہئے۔ نیز ایسے حالات میں ثالث کی طرف سے کسی قسم کے غصہ کا اظہار نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی بیجا طور پر اس کا بدلہ لینا

چاہئے۔ ہر فریق کو اس کا جائز حق ملنا چاہئے۔

❁......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایسے ممالک جو معاہدات کرواتے ہیں وہ ذاتی مفادات کی طرف نہ دیکھیں اور کسی بھی ملک سے بے جا طور پر فائدہ حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ غیر منصفانہ طریق پر دخل اندازی نہ کریں اور نہ ہی کسی ایک فریق پر ناحق دباؤ ڈالیں۔ کسی بھی ملک میں موجود قدرتی وسائل کا ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ اور ایسے ممالک پر غیر ضروری اور ناحق پابندیاں نہ لگائی جائیں۔ کیونکہ نہ تو یہ انصاف کا طریق ہے اور نہ ہی اس سے ممالک کے درمیان تعلقات میں بہتری پیدا ہوسکتی ہے۔

❁......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وقت کی پابندی کے باعث میں نے یہ باتیں اختصار کے ساتھ بیان کی ہیں۔ مختصراً یہ کہ **اگر آپ دنیا میں امن قائم کرنے کے خواہاں ہیں تو ایک بڑے مقصد کی خاطر ہمیں اپنے ذاتی وقومی مفادات کو ایک طرف رکھتے ہوئے انصاف پر مبنی تعلقات قائم کرنے ہوں گے۔** ورنہ جیسا کہ آپ سب کے علم میں ہے بہت سے ممالک کے مابین اتحاد اور بلاک بننے کی وجہ سے بعید نہیں ہے کہ دنیا میں فساد زیادہ سے زیادہ ہوتا جائے جو کہ کسی بڑی تباہی کی طرف لے جائے۔ اور اس قسم کی تباہی اور جنگ کے اثرات کئی نسلوں تک چلیں گے۔

❁......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **ریاستہائے متحدہ امریکہ کو دنیا کے طاقتور ترین ملک ہونے کے اعتبار سے حقیقی انصاف اور نیک نیتی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اگر آپ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو دنیا آپ کی عظیم کوششوں کو ہمیشہ تحسین کے ساتھ یاد رکھے گی۔** میری دعا ہے کہ یہ امید کی کرن حقیقت بن جائے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب گیارہ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

Members of general public avail the opportnity to photograph Hadhrat Khalifatul Masih V during his official tour of Capitol Hill, Washington D.C. USA, 27th June 2012

حضور انور کے خطاب میں مہمانوں کی دلجمعی اور دلچسپی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے معرکتہ الآراء خطاب کو سب حاضرین نے بہت توجہ سے سنا اور **کوئی مہمان اپنی سیٹ چھوڑ کر نہیں اٹھا۔ کئی ایسے مہمان تھے جن کو اپنی اگلی Appointment، میٹنگز کے لئے جانا تھا لیکن وہ بیٹھے رہے۔**

❁......Ambassador Burke جن کی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں ایک اہم میٹنگ تھی انہوں نے اس میٹنگ کو کینسل کیا اور جو گاڑی ان کو لینے کے لئے آئی تھی اس کو واپس بھیج دیا۔

❁......اسی طرح **کئی ممبرز آف کانگریس ایسے بھی تھے جو حضور انور کے خطاب کے شروع ہونے سے عین پہلے آئے تھے اور پیچھے کھڑے رہے اور حضور کا خطاب بہت توجہ سے سنا۔**

❁......حضور انور کے خطاب سے پہلے ایک اہم ممبر کانگریس Hon. Sheila Jackson Lee نے خاص طور پر درخواست کی کہ وہ حضور انور کے خطاب سے قبل کچھ کہنا چاہتی ہیں۔ اور حضور انور کے قریب بیٹھنا چاہتی ہیں۔ ان کو بتایا گیا کہ حضور انور کا خطاب شروع ہونے والا ہے اور نہ صرف سٹیج پر کوئی جگہ نہیں ہے بلکہ اب اس ہال میں بھی سیٹ کا ملنا مشکل ہے۔ اس کے باوجود وہ ہال کے اندر آئیں اور حضور انور کا سارا خطاب سنا اور بعد میں حضور انور کے ساتھ ملاقات کی اور تصویر بنوانے کی خواہش کا اظہار کیا اور پھر تصویر بنوائی۔

❁......کانگریس مین Hon. Carson جو امریکی کانگریس میں دوسرے مسلمان ہیں وہ بھی حضور انور کے قریب آئے اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور بتایا کہ وہ کانگریس میں Keith Ellison کے ہمراہ دوسرے مسلمان ہیں۔ موصوف نے جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے اور کہا اب وہ جماعت کے ساتھ مزید تعلقات بنانا چاہتے ہیں۔ حضور انور نے انہیں کہا ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پڑھیں جو مہیا کر دی جائے گی۔

❁......حضور انور کے خطاب کے بعد ممبر آف کانگریس Keith Ellison نے کہا کہ حضور انور کے خطاب کا ان پر بہت اثر ہوا ہے۔ **امن اور عدل کے بارہ میں حضور انور نے جس طرح دینی تعلیمات پیش کی ہیں وہ بہت ہی خوبصورت ہیں۔ حضور انور کا خطاب شائع کر کے وسیع پیمانہ پر تقسیم کیا جانا چاہئے۔**

❁......ریڈیو کے ایک نمائندہ کو انٹرویو دیتے ہوئے Mr. Keith نے کہا کہ **حضور جیسا اعلیٰ روحانیت کے درجہ پر فائز مسلمان لیڈر آج امّت مسلمہ کی ضرورت ہے اور فرقوں میں بٹے ہوئے مسلمانوں کے لئے حضور کا وجود برکتوں کا موجب ہے۔** موصوف نے کہا قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق دین میں کوئی جبر نہیں ہے اور سب مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اسلام کی صحیح تعلیمات بابت امن وعدل کو سمجھیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ امریکہ کو کہا کہ وہ ہر چیز میں ہمارے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں اور یہ کہ ہمیں کبھی بھی کوئی ضرورت ہو یا کوئی مسئلہ ہو تو ہمیں سب سے پہلے Keith Ellison کے پاس آنا چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطاب کے مکمل ہونے اور مہمانوں سے ملاقات کے بعد کچھ وقت کے لئے کمرہ نمبر B-329 میں تشریف لے گئے۔

Hadhrat Khalifatul Masih V aba in Capitol Hill after his historic address to the US Statesmen and Bureaucrats, Washington D.C, USA, 27th July 2012

ریڈیو کے نمائندہ کا سوال امن کس طرح ہوگا؟ اور حضور انور کا جواب

جونہی حضور انور اس کمرہ سے باہر تشریف لائے تو ایک ریڈیو FM.88.5 کے نمائندہ نے حضور انور سے سوال کیا کہ امن کس طرح ہوگا؟

حضور انور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: امن میں جو سب سے بڑی رکاوٹ ہے وہ انصاف اور عدل کی کمی ہے۔ احمدیہ کمیونٹی حقیقی اسلام پر عمل کر رہی ہے۔ **اسلام اور امن کوئی دو مختلف چیزیں نہیں ہیں۔** ایک ہی چیز ہے۔

کیپٹل ہِل کا وزٹ

بعد ازاں پروگرام کے مطابق کانگریس مَین Hon. Peters نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو U.S. Capitol Hill کا وزٹ کروایا اور یہاں کے مختلف حصے دکھائے۔ یہاں مختلف عمارات کی دیواروں پر بڑی بڑی پینٹنگ کے ذریعہ امریکہ کی تاریخ اور بعض اہم واقعات ظاہر کئے گئے ہیں۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Capital Hill کے گنبد نما حصہ Rotunda میں پہنچے تو یہاں پر موجود وزیٹرز نے اپنے کیمروں کا رخ حضور انور کے چہرہ مبارک کی طرف کر دیا اور چند ہی لمحوں میں مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے وزیٹرز نے حضور انور کی سینکڑوں تصاویر بنالیں۔ اس کے علاوہ مختلف گیلریز میں اور راستوں میں چلتے پھرتے لوگ قدم قدم پر حضور انور کی تصاویر بنا رہے تھے۔ ایک عمارت میں امریکن سینٹ کا اجلاس ہو رہا تھا۔ کانگریس مَین Peters نے حضور انور کو ہال کے دروازہ سے اجلاس کی کارروائی دکھائی۔

کانگریس کی وِزیٹر گیلری میں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کانگریس کی Visitor's Gallery میں لے جایا گیا۔ وفد کے سارے ممبران بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ تھے۔ اس وقت کانگریس کا اجلاس ہو رہا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے یہاں تشریف فرما رہے اور کانگریس، (امریکن پارلیمنٹ) کے اجلاس کی کارروائی دیکھی۔

کانگریس کی طرف سے حضور کا خیر مقدم

کانگریس کے اجلاس کے دوران کانگریس مَین Hon. Sherman سپیکر کی اجازت سے ڈائس پر آئے اور کانگریس کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خیر مقدم کیا۔ اور حضور انور کا تعارف کروایا۔ اور بتایا کہ حضور انور امن کے علمبردار ہیں اور ساری دنیا میں امن کے قیام کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔

کانگریس کے اجلاس کے دوران، حضور انور کا یہ خیر مقدم T.V چینل C-Span کے ذریعہ سارے ملک میں دیکھا گیا۔ کانگریس کی کارروائی اس چینل کے ذریعہ Live دکھائی جاتی ہے۔

کانگریس مَین کا اشتیاق

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے کیپٹل ہِل سے باہر تشریف لے آئے اور اب پروگرام کے مطابق یہاں سے ''بیت الفضل واشنگٹن'' کے لئے روانگی تھی۔ ابھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارکنگ ایریا کی طرف جا رہے تھے کہ پیچھے سے کانگریس مَین Sherman حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے دوڑتا ہوا آیا۔ حضور انور اس کو دیکھ کر واپس تشریف لے آئے۔ اس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کیا اور نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے حضور انور کو الوداع کہا۔

❁❁❁❁

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

بیت الفضل واشنگٹن کا وزٹ، نارتھ ورجینیا میں نوتعمیر شدہ ’’مسجد مبارک‘‘ کا افتتاح، نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ اور نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی حضور انور سے الگ الگ میٹنگز میں مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور اہم ہدایات

انفرادی و فیملی ملاقاتیں، خطبہ نکاح میں اہم نصائح، بالٹی مور میں ’’بیت الکریم‘‘ کا افتتاح، ہیرس برگ میں ’’مسجد ہادی‘‘ کا افتتاح، انتظامات جلسہ کا معائنہ، جلسہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب میں حضور انور کا خطاب، میڈیا کوریج، پرچم کشائی اور خطبہ جمعہ سے جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ کا افتتاح، خواتین کی اجتماعی ملاقات، 47 بچوں اور بچیوں کی تقریب آمین، پینسلوینیا سٹیٹ کے گورنر کا خیر مقدمی خط۔

بیت الفضل واشنگٹن میں آمد

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں سے روانہ ہوکر ’’بیت الفضل واشنگٹن تشریف آوری ہوئی۔

جیسا کہ قبل ازیں رپورٹ میں ذکر کیا جاچکا ہے کہ امریکہ میں احمدیہ مشن کا آغاز شکاگو سے ہوا اور ایک عمارت خرید کر سینٹر قائم کیا گیا۔ 1950ء تک جماعت کا ہیڈ کوارٹر شکاگو رہا۔ اس کے بعد بیت الفضل واشنگٹن کی عمارت خریدی گئی اور جماعتی ہیڈ کوارٹر شکاگو سے واشنگٹن منتقل ہوگیا۔ اور بیت الفضل کی عمارت 1994ء تک بطور جماعتی ہیڈ کوارٹر استعمال ہوتی رہی۔ 1994ء میں مسجد بیت الرحمن کی تعمیر اور افتتاح کے بعد جماعت امریکہ کا مرکزی ہیڈ کوارٹر بیت الرحمن منتقل ہوا۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ’’بیت الفضل‘‘ پہنچے تو اس حلقہ کی جماعت کے صدر میاں اسماعیل وسیم صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عمارت کا جائزہ لیتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ اس کی اچھی طرح سے Renovation ہونی چاہئے۔ حضور انور نے عمارت کے دونوں اطراف Lawn بھی دیکھا۔ حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ اس Lawn کو ہم استعمال تو کرتے ہیں۔ لیکن اس میں عمارت کی توسیع نہیں کی جاسکتی۔ بیسمنٹ (Basement) کے علاوہ یہ عمارت تین منزلہ ہے اس میں جماعتی دفاتر ہیں، لائبریری ہے۔ نماز کے لئے مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ جگہ ہے۔

تیسری منزل پر رہائشی حصہ بھی ہے جہاں مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب واقف زندگی، نائب امیر یو ایس اے مقیم ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ظہیر احمد باجوہ صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ اس عمارت کے معائنہ اور وزٹ کے بعد، پروگرام کے مطابق ورجینیا (Virginia) کے لئے روانگی تھی۔ بیت الفضل واشنگٹن سے ورجینیا شہر کا فاصلہ 40 میل ہے۔

ورجینیا میں تشریف آوری

ایک بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جماعت نارتھ ورجینیا میں تشریف آوری ہوئی۔ احباب جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ صدر صاحب جماعت نارتھ ورجینیا نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

نارتھ ورجینیا میں ’’مسجد مبارک‘‘ کا افتتاح

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں نئی تعمیر ہونے والی مسجد ’’مسجد مبارک‘‘ کا افتتاح فرمایا۔ حضور انور نے مسجد کی بیرونی دیوار میں لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اس مسجد کے قطعہ زمین کا رقبہ 3.5 ایکڑ ہے۔ بہت خوبصورت مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ مردانہ و زنانہ ہال میں پانچ صد افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک ملٹی پرپز ہال ہے جس میں مزید 250 افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش موجود ہے۔ اس کے لئے جماعتی کچن اور دو دفاتر کی سہولت بھی موجود ہے۔ مسجد سے ملحقہ احاطہ میں مشن ہاؤس کی تعمیر کا بھی پروگرام ہے۔ اس مسجد کی تعمیر پر 3.4 ملین ڈالرز کی لاگت آئی ہے۔ یہ مسجد نارتھ ورجینیا کے علاقہ Chantilly میں واقع ہے۔ اور بلند جگہ پر ہے۔ حضور انور نے مسجد کا معائنہ فرمایا۔ مسجد تعمیر کرنے والی کمپنی کے کنٹریکٹر بھی اس موقع پر موجود تھے جو عرب مسلمان تھے۔ انہوں نے شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بھی بنوائی۔

مسجد بیت الرحمن آمد

بعدازاں حضور انور یہاں سے سوا دو بجے روانہ ہوکر، سوا تین بجے مسجد بیت الرحمن تشریف لے آئے اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ پانچ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد بیت الرحمن‘‘ تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ امریکہ کی حضور انور سے ملاقات

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ تھی۔ اس میٹنگ کے شروع ہونے سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمن کے احاطہ میں موجود دو Caravan کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت مکرم عطاء القدوس صاحب (جو شعبہ امور خارجہ کے تحت غیر معمولی خدمت کی توفیق پارہے ہیں اور بے نفس ہوکر بے لوث خدمت کرنے والے کارکن ہیں) کے Caravan میں تشریف لے گئے اور اندر سے معائنہ فرمایا۔ یہ Caravan ایئر کنڈیشنڈ تھا اور اس کے اندر رہائش کے حصہ کے علاوہ کچن، فریج، فریزر، باتھ روم، ڈائننگ ٹیبل اور صوفہ وغیرہ کی سہولت بھی موجود تھی۔

اس کے بعد حضور انور نے انصار اللہ کے Caravan کا معائنہ فرمایا۔ بعدازاں ان کے ایک دفتر کا بھی معائنہ فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

☆......**نائب صدران** نے اپنے سپرد کام کے بارہ میں بتایا۔ ایک نائب صدر صاحب نے بتایا کہ شعبہ اشاعت اور شعبہ صنعت و تجارت کی نگرانی ان کے سپرد ہے اس کے علاوہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ کی ویب سائٹ کے بھی انچارج ہیں اور اس کی نگرانی کرتے ہیں۔ خدام کے مختلف پروگرام وغیرہ اس ویب سائٹ پر ڈالے جاتے ہیں۔ ایک دوسرے نائب صدر صاحب نے بتایا کہ وہ مجالس کے دورے کرتے ہیں اور صدر صاحب کی ہدایت کے مطابق مختلف امور سرانجام دیتے ہیں۔ انٹرفیتھ پروگرام وغیرہ آرگنائز کرتے ہیں۔

☆......**معتمد** صاحب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجالس کے بارہ میں دریافت فرمایا تو معتمد صاحب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت امریکہ میں ہماری 67 مجالس ہیں۔ جب کہ جماعتوں کی تعداد 72 ہے۔ پانچ جماعتیں ایسی ہیں جہاں خدام کی تعداد تین سے کم ہے اس لئے وہاں مجلس کا قیام نہیں ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر معتمد صاحب نے بتایا کہ پندرہ فیصد سے زیادہ مجالس ایسی ہیں جو سال میں بارہ رپورٹس ارسال کرتی ہیں۔ اس کے بعد ہر مہتمم اپنے شعبہ کی رپورٹ کا متعلقہ حصہ دیکھتا ہے اور ریمارکس دیتا ہے۔ پھر وہ رپورٹ نائب صدران کے پاس آتی ہیں اور پھر جواب مجلس کو بھجوایا جاتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو ہدایت** دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ ہر مجلس کی ہر رپورٹ باقاعدگی سے خود پڑھا کریں۔

☆......**مہتمم تربیت** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری تربیتی ورکشاپ ماہانہ ہوتی ہے۔ ہم مجالس کے ناظمین تربیت کو عنوان سے مطلع کردیتے ہیں۔ عناوین نماز، عبادت، ڈرگ کا استعمال وغیرہ مختلف امور پر مشتمل ہوتے ہیں اور مجالس کو ان عناوین پر Points بھی بھجواتے ہیں۔ پھر وہ اس کے مطابق اپنا ماہانہ تربیتی اجلاس کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر مہتمم تربیت نے بتایا کہ روزانہ پانچوں نمازیں ادا کرنے والے خدام 43 فیصد ہیں اور نماز کے بارہ میں ہم اپنے تربیتی پروگراموں میں ڈسکس کرتے رہتے ہیں۔ ناظمین تربیت سے براہ راست رابطہ کے حوالہ سے دریافت فرمانے پر مہتمم تربیت نے بتایا کہ سال میں دو مرتبہ رابطہ کرتا ہوں۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا:** ہر مہینہ میں ایک مرتبہ آپ کا ناظم تربیت مجلس سے لازمی رابطہ قائم ہونا چاہئے۔

مہتمم تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال خدام الاحمدیہ کے ذریعہ پانچ احمدی ہوئے ہیں۔ اور ان سے رابطہ ہے۔ اس کے علاوہ فلائرز لیف لیٹس کی تقسیم کا کام ہے۔ ہمارا تین لاکھ کا ٹارگٹ ہے اور ہم گھر گھر جاکر تقسیم کا کام کررہے ہیں۔ پہلے مارکیٹ جاکر مختلف جگہوں پر جاکر تقسیم کرتے تھے۔ اب گھر گھر تقسیم شروع کی ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ تو ایک ابتدائی تعارف ہے جو ہورہا ہے تاکہ لوگوں کو کم از کم احمدیت کے بارہ میں علم ہو جائے۔ تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ اس سے آگے بڑھ کر پمفلٹس تیار ہوں اور وہ تقسیم کئے جائیں۔ یہاں مختلف گروپس ہیں، مختلف علاقوں میں مختلف قوموں کے لوگ آباد ہیں۔ سروے کرکے اور گہرائی میں جاکر ان کا جائزہ لیں کہ ان کے لئے کس قسم کے لٹریچر کی ضرورت ہوگی۔ پھر جائزے کے بعد ہر ایک کی ضرورت اور مزاج کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی حسین تعلیم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، آپ کا پیغام، جماعت احمدیہ کا تعارف، عقائد اور تعلیم پر مشتمل پمفلٹس تیار کریں اور یہ ان قوموں میں تقسیم ہو تو پھر تبلیغی کام ہوگا۔ ورنہ فلائرز سے تو صرف جماعت کا مختصر تعارف ہو رہا ہے جو اپنی جگہ ٹھیک ہے۔ صرف اسی پر انحصار کرلینا کافی نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر کسی نے چھوٹے لیول پر کوئی کمپنی، فیکٹری شروع کرنی ہوتی ہے تو وہ بھی بڑی ریسرچ کرواتا ہے کہ کہاں، کس علاقہ میں موزوں ہے۔ ماہانہ کتنی آمد ہوگی۔ سالانہ کتنا نفع ہوگا۔ تو سارا جائزہ لینے کے بعد پھر فیصلہ کرتا ہے۔ اسی طرح آپ کو بھی تبلیغ کے لئے اور ہر علاقہ اور قوم اور ان کے کلچر، رواج اور ان کے خیالات کی مناسبت سے لٹریچر تیار کرنا چاہئے۔ اور فیلڈ ورک کرنا چاہئے۔ آپ فیلڈ ورک کریں گے تو تب آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ کو کس قسم کے لٹریچر کی ضرورت ہے۔ صرف مہتمم تبلیغ اور مجلس عاملہ کچھ نہیں کرسکتی جب تک کہ تمام مجالس کے ناظمین Active نہ ہوں۔

☆......**مہتمم مال** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی تفصیل کے ساتھ چندہ ادا کرنے والے خدام کی تعداد اور ان میں سے کمانے والے خدام کی تعداد، اور ایسے خدام جو ابھی طالب علم ہیں اور کوئی Job نہیں کرتے، اور پھر روزانہ کی انکم اور ماہانہ اور سالانہ آمد کا جائزہ لیا۔ خدام کے ماہانہ چندہ کی شرح اور چندہ اجتماع کا جائزہ لیا اور اس سارے

جائزہ کے بعد **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ آپ کا جو سالانہ انکم کا بجٹ ہے 3,83000 ڈالر ہے۔ اس میں ابھی اضافے کی بہت گنجائش ہے یہ بڑھ کر چار لاکھ پچاس ہزار ڈالر تک کا ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر ایک کو علم ہونا چاہئے کہ یہ Tax نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے چندہ ہے۔ اگر کمانے والے صحیح شرح سے، جو بھی مقرر ہے، ادا نہیں کرتے تو ان کو بتانا چاہئے کہ آپ کا بجٹ صحیح ہونا چاہئے۔ آپ عہدیداروں کے سامنے خدام کی صحیح تصویر ہونی چاہئے۔

☆...... **مہتمم اشاعت** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم ''مجاہد'' کے نام سے سہ ماہی رسالہ نکالتے ہیں۔ سال میں تین رسالے شائع ہوتے ہیں اور پھر چوتھی سہ ماہی میں ہم سالانہ رپورٹ شائع کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسالہ میں انگریزی حصہ کے علاوہ اردو زبان کا بھی حصہ رہنا چاہئے۔ بہت سے خدام جو اب اسائیلم کیسز کے سلسلہ میں سری لنکا اور تھائی لینڈ سے یہاں آرہے ہیں وہ پوری طرح انگریزی زبان نہیں جانتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحب اور مہتمم اشاعت کو ہدایت فرمائی کہ رسالہ کی Subscription کے لئے تجویز اپنی مجالس شوریٰ میں رکھیں اور جائزہ لیں کہ کچھ رقم، کوئی سالانہ چندہ رسالہ کے لئے ہونا چاہئے۔ اور پھر مجھے بھجوائیں۔

☆...... **مہتمم خدمت خلق** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس شعبہ کے تحت خون دینے اور غریب خاندانوں، فیملیز کی ضرورتیں پوری کرنے کا کام ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کتنی مجالس یہ کام کر رہی ہیں۔ آپ کے پاس باقاعدہ ریکارڈ ہونا چاہئے۔ جو مجالس یہ خدمت سرانجام دے رہی ہیں ان کا ریکارڈ رکھیں۔

☆...... **مہتمم صحت جسمانی** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنے خدام روزانہ ورزش کرتے ہیں۔ **حضور انور نے فرمایا** اس کا جائزہ لیں اور ریکارڈ رکھیں۔ نیز فرمایا ہائکنگ، ٹریکنگ کا پروگرام بھی آرگنائز کریں۔

☆...... **مہتمم تحریک جدید** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے خدام کے 2100 چندہ دہندگان ہیں اور ہم نے خود اپنا ٹارگٹ بنایا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ گراس روٹ لیول پر اپنی مجالس کے ناظمین تحریک جدید کو فعال کریں اور چندہ دہندگان کی تعداد بڑھائیں۔ جو پہلے ہی باقاعدہ چندہ دے رہے ہیں بجائے ان پر مزید بوجھ ڈالنے کے چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافہ کریں۔ اس طرف توجہ دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اطفال الاحمدیہ سے چندہ وقف جدید کی وصولی کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ اطفال کی مجالس کا جائزہ لیں اور مجالس کو ٹارگٹ دیں اور اطفال کو چندہ وقف جدید کے نظام میں شامل کریں اور اس کے لئے بھی بھرپور کوشش ہونی چاہئے۔

☆...... **مہتمم تربیت نومبائعین** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ تین سال میں 23 نومبائعین زیر تربیت رہے ہیں۔ ان کے لئے ہم پروگرام بناتے رہے ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ ان خدام کو Activate کریں۔ ان کو ڈیوٹیوں کے نظام میں شامل کریں تاکہ جماعت کے نظام کو صحیح طریق سے سمجھیں۔ چندہ کی اہمیت سمجھیں اور چندہ ادا کریں خواہ شروع میں ٹوکن کے طور پر کم ہی ادا کریں لیکن چندہ کے نظام میں ضرور شامل ہوں۔

☆...... **مہتمم صاحب صنعت و تجارت** نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سالوں میں خدام الاحمدیہ کے ذریعہ 379 خدام نے Job حاصل کی ہے۔

☆...... **''مجلس انصار سلطان القلم''** کے انچارج صاحب نے بتایا کہ ہمارے 96 خدام لکھنے والے ہیں اور ان میں سے 24 خدام باقاعدہ مستقل طور پر لکھنے والے ہیں۔ ان کے مضامین، مختلف آرٹیکل شائع ہوتے رہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ان کو گائیڈ بھی کیا کریں۔ جو آجکل ایشو ہیں ان پر لکھا کریں۔ اسلام کے بارہ میں مختلف اعتراضات ہوتے رہتے ہیں ان کے جواب میں مضامین، آرٹیکلز آنے چاہئیں۔

انچارج صاحب نے بتایا کہ ہم ہالینڈ کی پارلیمنٹ کے ممبر گلڈرز کی کتاب کا جواب تیار کر رہے ہیں۔ یہ کتاب شائع کرنی ہے۔ اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ کتاب کی آپ دو تین ہزار کاپیاں شائع کرلیں گے تو وہ محدود ہاتھوں میں ہی جائیں گی۔ اخبارات اور میڈیا میں اس کا جواب دیں تو وہ لاکھوں لوگوں تک پہنچ سکتا ہے اور یہ زیادہ بہتر اور فائدہ مند ہے۔

☆...... **ایڈیشنل مہتمم اشاعت** نے بتایا کہ وہ خدام الاحمدیہ کی ویب سائٹ پر کام کر رہے ہیں اور اس کو آرگنائز کرتے ہیں۔

☆...... **مہتمم امور طلباء** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 18 سال سے زیادہ عمر والے 966 طلباء ہیں جو کالج اور یونیورسٹی میں جانے والے ہیں۔ ہم مختلف یونیورسٹی میں مختلف عناوین پر سیمینار کا انعقاد کرتے ہیں۔ اب تک ہم ایسے سات پروگرام کر چکے ہیں۔ سائنس اور قرآن کریم کے بارہ میں بھی سیمینارز کئے ہیں۔

☆...... **مہتمم اطفال** نے بتایا کہ اطفال کی تعداد 1078 ہے۔ اور ہمارا چندہ چھ ڈالر فی کس ہے۔ پروگراموں میں سالانہ اجتماع کے علاوہ ہم اطفال ریلی کا انعقاد کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اطفال کو ہر مہینہ سلیبس دیتے ہیں جو اطفال پڑھتے ہیں اور مہینے کے اندر اسے مکمل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر ماہ ناظمین، اطفال کے والدین کو پروگراموں کے حوالہ سے خط لکھتے ہیں تاکہ والدین اپنے بچوں سے نصاب مکمل کروائیں اور نگرانی بھی رکھیں۔

مہتمم اطفال نے بتایا کہ ہم نے یہاں مرکزی طور پر نیشنل مربی اطفال مقرر کیا ہے۔ اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا** کہ ہر مجلس میں مربی اطفال کا تقرر کریں۔

☆...... **مہتمم تعلیم** نے بتایا کہ باقاعدہ کتب مقرر کر کے پھر ان کا امتحان لیا جاتا ہے۔ پہلے امتحان میں جو امسال لیا گیا ہے 542 خدام نے حصہ لیا اور ہم یہ امتحان On Line لیتے ہیں۔

☆...... **مہتمم تجنید** نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری کل تجنید 3136 ہے اور شعبہ مال کا نمبر بھی ہماری تجنید کے برابر ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ اگر شعبہ تجنید فعال اور Active ہو تو پھر شعبہ مال میں خدام کی تعداد کا فگر برابر نہیں ہوگا۔ بہت سارے خدام ایسے ہوں گے جن سے ابھی آپ کا رابطہ نہیں ہوگا۔ اس لئے آپ اپنی سب مجالس کے ناظمین تجنید سے رابطہ کریں کہ وہ صحیح طرح جائزہ لیں اور پھر اپنی تجنید کو مکمل کریں۔

☆...... **معاون صدر** نے بتایا کہ ان کے ذمہ سالانہ رپورٹ کو شائع کرنا ہے۔ اس کے علاوہ دوران سال ویب سائٹ پر کام کرتے ہیں اور خدام کے تعلق سے مختلف چیزیں شائع کرتے ہیں۔

☆...... **ایک نائب صدر صاحب** نے بتایا کہ تجنید، تربیت نومبائعین اور صحت جسمانی کے شعبوں کی نگرانی ان کے سپرد ہے۔ ایک دوسرے نائب صدر صاحب نے بتایا کہ شعبہ مال اور ریجنل قائدین سے رابطہ وغیرہ ان کے ذمہ ہے۔

گیارہ ریجنل قائدین بنائے گئے ہیں۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا** کہ کیا گزشتہ سال کی نسبت امسال کام زیادہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ اپنی عاملہ کے ممبران کو گراس روٹ لیول پر Active کریں تو کام زیادہ بہتر ہوگا۔ **حضور انور نے فرمایا** کوشش کریں اور امریکہ کی ہر سٹیٹ میں اپنی مجلس بنائیں۔

☆...... **مہتمم وقار عمل** کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اپنی تمام مجالس کو کہیں کہ مساجد میں جماعتی سینٹرز میں وقار عمل کیا کریں۔ بیرونی احاطہ کی صفائی ہے، باغبانی ہے، مساجد کی صفائی ہے اور بہت سے کام ہوتے ہیں۔ یہ کام کیا کریں۔

☆...... **مہتمم عمومی کو حضور انور نے فرمایا:** آجکل تو ڈیوٹیوں کے حوالہ سے کافی مصروف ہیں۔

☆...... **محاسب** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ رسیدیں، بلز اور حسابات باقاعدہ چیک کرتے ہیں کہ حسابات، ریکارڈ درست ہے یا نہیں اور ہر شعبہ اپنے بجٹ کے اندر ہے۔

☆...... **مہتمم مقامی** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں مرکز میں 58 خدام اور 43 اطفال ہیں۔ ہم ہر ماہ وقار عمل کرتے ہیں۔ 35 خدام Active ہیں اور باقاعدہ جمعہ پر آتے ہیں اور ہفتہ کے دوران بھی آتے ہیں۔ تربیتی پروگراموں اور سپورٹس کے لئے آتے ہیں۔ بیڈمنٹن ہے، ٹیبل ٹینس ہے، **حضور انور نے فرمایا** ''سنوکر'' بھی رکھ لیں۔ آپ کے پاس ملٹی پرپز ہال ہے اس میں کرلیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ میٹنگ سات بجے ختم ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ کی سیکرٹریان سے ان کے شعبوں کے کام کا تفصیل سے جائزہ لیا اور موقع پر ہر سیکرٹری کو ہدایات سے نوازا۔ لجنہ کی یہ میٹنگ آٹھ بجے تک جاری رہی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 25 فیملیز کے 136 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ آج یہ ملاقات کرنے والی فیملیز امریکہ کی جماعتوں Northern Virginia، Queens، Dallas، Silver Spring اور Potomac سے آئی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجکر پچیس منٹ پر ختم ہوا۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمن تشریف لے آئے۔ حضور انور نے نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی سے قبل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خطبہ نکاح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور خطبہ نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ابھی مَیں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح، شادی ایک ایسا فریضہ ہے جو مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ جو صاحب حیثیت ہوں، جوان ہوں وہ ضرور شادی کریں۔ لیکن شادی صرف اس غرض سے نہیں کہ اس سے دنیاوی مقاصد پورے کرنے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جو خطبہ نکاح میں پڑھی جاتی ہیں متعدد مرتبہ تقویٰ کے بارہ میں ذکر فرمایا ہے۔ پس ہمیشہ اس موقع پر بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھنا چاہئے اور یہ کوشش ہونی چاہئے کہ رشتے جو قائم ہو رہے ہیں وہ خدا کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔

ہمیشہ یاد رکھیں نہ لڑکا، نہ لڑکی، کوئی انسان بھی کسی بھی قسم کی غلطی سے پاک نہیں۔ ہر ایک میں برائیاں بھی ہوتی ہیں۔ اچھائیاں بھی ہوتی ہیں۔ کمیاں بھی ہوتی ہیں۔ کمزوریاں بھی ہوتی ہیں۔ ہمیشہ وہی رشتے نبھتے ہیں، قائم رہتے ہیں، ان گھروں میں خوشی کے ماحول پیدا ہوتے رہتے ہیں جو ایک دوسرے کی غلطیوں اور کمزوریوں کو نظر انداز کریں اور اچھائیوں کو سامنے رکھیں۔

پس ہمیشہ یہ نئے قائم ہونے والے رشتے اور پرانے رشتے بھی اور ہر گھر اس بات کو یاد رکھے کہ ہم میاں بیوی نے ایک دوسرے کی اچھائیاں دیکھنی ہیں اور برائیوں پر نظر نہیں کرنی۔ پس اگر یہ چیز قائم رہے گی تو رشتے بابرکت ہوں

گے۔ جو دوسرے کی غلطی نکالنی ہو تو ہمیشہ پہلے اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ مجھ میں کیا خوبیاں اور خامیاں ہیں۔ اگر اپنے جائزے آپ لیتے رہیں تو کبھی مسائل پیدا نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ بڑے افسوس کی بات ہے اور ہماری جماعت میں بھی یہ پیدا ہو رہی ہے کہ بے صبری کی وجہ سے ایک دوسرے کی کمزوریاں دیکھنے کی وجہ سے رشتے ٹوٹتے چلے جا رہے ہیں۔ پس یہ رشتے قائم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بار بار تقویٰ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ اسی لئے ہے کہ صرف دنیاوی خواہشات کو سامنے نہ رکھو بلکہ میری رضا کو سامنے رکھو اور جب یہ مقصد سامنے ہوگا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشتے بھی قائم رہیں گے۔

اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں۔ ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنے والے ہوں۔ خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔ عزیزہ ندرہ نور وحید صاحبہ بنت مکرم عبدالوحید صاحب کا نکاح عزیزم مسعود اقبال صاحب ابن مکرم ارشد اقبال صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ سلمیٰ جاوید صاحبہ بنت مکرم محمد انور جاوید صاحب کا نکاح عزیزم سید یاسر بن طلحہ ابن مکرم سید طلحہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

28 جون 2012ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بج کر چالیس منٹ پر مسجد بیت الرحمن تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات دیں اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

بالٹی مور آمد اور والہانہ استقبال

آج پروگرام کے مطابق بعد از دوپہر واشنگٹن ڈی سی سے بالٹی مور (Baltimore) اور پھر وہاں سے آگے Harrisburg کے لئے روانگی تھی۔ جہاں جماعت احمدیہ یو ایس اے کے 64ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد ہو رہا تھا۔ واشنگٹن ڈی سی سے Harrisburg شہر کا فاصلہ 125 میل ہے۔ تین بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں قافلہ بالٹی مور (Balti More) کیلئے روانہ ہوا۔ بالٹی مور میں مقامی جماعت نے دوران سال اپنے جماعتی سینٹر کے لئے ایک وسیع و عریض عمارت خریدی ہے۔ آج اس سینٹر کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

پچاس منٹ کے سفر کے بعد قریباً ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جماعت بالٹی مور میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت نے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچے اور بچیاں دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کر رہے تھے اور خواتین شرف زیارت پا رہی تھیں۔ بالٹی مور کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کی پرانی جماعتوں میں سے ایک ہے۔ یہاں کے لوگوں میں غیر معمولی جوش اور جذبہ تھا۔ ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا کہ آج ان کا پیارا آقا پہلی بار ان میں رونق افروز ہوا ہے۔

بالٹی مور میں ''بیت الکریم'' کا افتتاح

صدر جماعت بالٹی مور (Balti More) مکرم ڈاکٹر مرزا امین بیگ صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کو اپنی لوکل عاملہ کے ممبران کے ساتھ خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عمارت کے اندر تشریف لے گئے اور اس کے مختلف حصے دیکھے۔

اس قطعہ زمین کا رقبہ ساڑھے چار ایکڑ ہے۔ جس میں چھ ہزار مربع فٹ کے رقبہ پر چار منزلہ عمارت بنی ہوئی ہے۔ اس میں دو ہال نما کمرے ہیں جن کو اکٹھا کر کے مسجد کی شکل دی جائے گی۔ اسی طرح دوسری منزل پر لجنہ کیلئے مسجد کا حصہ بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ لائبریری، دفاتر ہیں اور رہائشی حصہ کیلئے دس بیڈ روم اور چھ باتھ روم ہیں۔ بڑے کچن کی سہولت بھی میسر ہے۔ یہ مکمل عمارت 9 لاکھ ڈالر میں خریدی گئی ہے۔

آج حضور انور کے استقبال کیلئے جماعت کے بعض پرانے ابتدائی ممبرز بھی موجود تھے جنہوں نے 1950ء میں بیعت کی تھی۔ معائنہ کے دوران ایک پرانے ابتدائی احمدی حمزہ زین الدین صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت بالٹی مور (Balt more) کی آغاز سے لے کر اب تک کی تصاویر پر مشتمل ایک البم پیش کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وہیں کھڑے البم کی تصاویر کو دیکھا اور ابتدائی زمانہ کی تصاویر میں جو افریقن امریکن بچے بچیاں موجود تھیں حضور انور نے زین الدین صاحب سے دریافت فرمایا کہ یہ کہاں ہیں؟ تو زین الدین صاحب نے جواب دیا کہ معلوم نہیں ادھر ادھر ہو گئے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ان کو تلاش کریں اور انہیں واپس لائیں۔ حضور انور کچھ دیر کیلئے دوسری منزل پر لجنہ کے حصہ میں تشریف لے گئے جہاں لجنہ نے شرف زیارت پایا اور اپنے پیارے آقا کا قرب انہیں نصیب ہوا۔

بعد ازاں حضور انور نیچے مردانہ حصہ میں تشریف لے آئے اور پرانے احمدیوں سے دریافت فرمایا کہ یہاں اس علاقہ میں سب سے پہلے احمدی کا نام کیا تھا۔ دو پرانے احمدی جنہوں نے 1950ء میں بیعت کی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ سب سے پہلے احمدی کا نام عبدالکریم تھا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اس سینٹر کا نام ''بیت الکریم'' رکھیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور کچھ دیر کیلئے احباب میں رونق افروز رہے۔ اس موقعہ پر بعض احباب نے شرف مصافحہ کی سعادت پائی۔

ہیرس برگ میں ورود مسعود

4 بجکر 55 منٹ پر یہاں سے Pennsylvania سٹیٹ کے مرکزی شہر Harrisburg کیلئے روانگی ہوئی اور ایک گھنٹہ 20 منٹ کے سفر کے بعد Harrisburg تشریف آوری ہوئی۔ یہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کے ممبران کی رہائش کا انتظام Sheraton ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ ہوٹل پہنچنے پر جماعت Harrisburg کی انتظامیہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

ہیرس برگ میں ''مسجد ہادی'' کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق ''مسجد ہادی'' Harrisburg کے افتتاح کی تقریب تھی۔ چھ بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد ہادی کے لئے روانگی ہوئی۔ سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسجد ہادی تشریف آوری ہوئی۔ جہاں مقامی جماعت کے احباب مرد، خواتین نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچوں نے حضور انور کی آمد پر خیر مقدمی نظمیں اور گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ صدر جماعت Harrisburg مکرم محمد اکرم خالد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عمارت کے بیرونی حصہ میں لگی ہوئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور پھر مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ جس کے ساتھ مسجد ہادی کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس قطعہ زمین کا رقبہ ڈیڑھ ایکڑ ہے اور یہاں ایک وسیع و عریض دو منزلہ عمارت تعمیر شدہ ہے۔ عمارت کے مسقّف حصہ کا رقبہ 25 ہزار مربع فٹ ہے۔ قبل ازیں یہ ایک چرچ کی عمارت تھی۔ 2012ء میں مقامی جماعت نے اس کو خریدا۔ اگر آج یہ عمارت تعمیر کی جائے تو اس پر دس ملین ڈالرز سے زائد کی لاگت آتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہ عمارت صرف دو لاکھ 65 ہزار ڈالرز میں مل گئی۔

اس عمارت کی پہلی منزل پر ایک بڑا ہال ہے اور سٹیج بھی بنایا ہوا ہے اور اوپر ایک لابی بھی ہے۔ اس ہال میں ایک ہزار آدمی بیٹھ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک ہال مسجد کیلئے مخصوص کیا گیا ہے جس میں 150 لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے بالکل عقب میں سٹیج ہے جہاں مزید 150 لوگ بآسانی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح پہلی منزل پر ایک لائبریری بھی ہے۔ ایک بڑا ڈائننگ ہال ہے جہاں دو صد افراد بیٹھ کر کھانا کھا سکتے ہیں۔ کمرشل کچن بھی ہے۔ پہلی منزل پر مختلف دفاتر بھی ہیں۔

اس عمارت کی دوسری منزل خواتین کو دی گئی ہے۔ خواتین کے ہال میں تین صد خواتین نماز ادا کر سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ ناصرات کیلئے ایک کلاس روم ہے۔ لجنہ کے آفسز ہیں۔ چھوٹے بچوں کیلئے ایک بڑا کمرہ ہے اور اس کے علاوہ دونوں منازل پر بیوت الخلاء اور باتھ رومز کی سہولیات حاصل ہیں۔ یہ عمارت Harrisburg شہر کے Uptown علاقہ میں واقع ہے اور بہت ہی موزوں حصہ میں ہے۔ اس کے تین اطراف سڑکیں ہیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عمارت کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا اور بعد ازاں لجنہ کے حصہ میں بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ہادی کے بیرونی لان میں ایک پودا لگایا۔ مسجد کے بیرونی حصہ کا معائنہ فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ مسجد کے اوپر ایک گنبد بنائیں۔ نیز جو بڑا مینارہ پہلے سے ہی موجود ہے اس کے چاروں کونوں میں چھوٹے سائز کے مینارے بنا دیں۔ یہاں سے روانگی سے قبل لوکل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں یہاں سے روانہ ہو کر سات بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کے انتظامات کے معائنہ کیلئے، جلسہ گاہ State Farm Show Complex پہنچے جہاں مکرم وسیم حیدر صاحب افسر جلسہ سالانہ یو ایس اے نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

انتظامات جلسہ کا معائنہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سب سے پہلے لجنہ جلسہ گاہ میں انتظامات کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے اور لجنہ کے انتظام کے تحت قائم شدہ مختلف شعبوں اور نظامتوں کے دفاتر کا معائنہ فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے اور سب سے پہلے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا۔ لنگر خانہ کے معائنہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ناظم لنگر خانہ سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔ آج شام کیلئے ''آلو گوشت'' پکا ہوا تھا۔ حضور انور نے روٹی کا ایک لقمہ لے کر کھانے کا معیار دیکھا۔ لنگر خانہ میں کام کرنے والے تمام کارکنان کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت شرف مصافحہ بخشا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف شعبوں کے دفاتر، انفارمیشن، استقبال، رجسٹریشن، باہر سے آنے والے مہمانوں کی Reception، گمشدہ اشیاء، پریس اینڈ میڈیا، ٹرانسپورٹ، طبی امداد، ہیومینیٹی فرسٹ، خدمت خلق، حاضری و نگرانی، سمعی بصری، MTA، جماعتی ویب سائیٹ اور دیگر مختلف دفاتر کے سامنے سے گزرتے ہوئے بک سٹور میں تشریف لے آئے۔ جہاں فروخت کیلئے بہت بڑی تعداد میں مختلف جماعتی کتب اور کتب کے مکمل سیٹ رکھے گئے ہیں۔ ان کتب کو ہزاروں کی تعداد میں ایک بڑے وسیع و عریض ایریا میں بہت عمدہ طریق سے ایک خاص ترتیب کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ اس بک سٹور کے باہر کے ایریا میں ایک بڑی نمائش بھی لگائی گئی ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق جماعت احمدیہ اس وقت دنیا بھر میں انسانیت کی، ضرورت مندوں کی، غرباء، یتامیٰ، مساکین کی جو خدمت مختلف میدانوں میں سرانجام دے رہی ہے اس کو بڑے بڑے چارٹس کی صورت میں، بڑی بڑی

تصاویر کے ساتھ اس نمائش میں ظاہر کیا گیا ہے اور مختلف ممالک میں جماعت کے رفاہ عامہ کے کاموں کو دکھایا گیا ہے۔ گویا قرآن کریم کی انسانیت کی خدمت اور ہمدردی کی تعلیم کا عملی نمونہ اس نمائش میں ظاہر کیا گیا ہے۔

نمائش کے پاس سے گزرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال کے اس حصہ میں تشریف لے آئے جہاں مہمانوں کو کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہاں بڑی تعداد میں میزیں لگائی گئی تھیں اور کئی ہزار افراد کے لئے کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر منتظمین نے بتایا کہ لوگ کھڑے ہو کر کھانا کھائیں گے۔ لیکن بڑی عمر کے لوگوں اور بیماروں کیلئے ایک علیحدہ حصہ مخصوص کیا گیا ہے جہاں کرسیاں رکھی گئی ہیں۔

ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب اور حضور انور کا خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں سٹیج کے سامنے تمام افسران، نائب افسران اور ناظمین جلسہ سالانہ اپنے اپنے شعبوں کی تختی کے پیچھے اپنے اپنے معاونین کے ساتھ ایک انتظام کے تحت کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب افسران اور ناظمین کو شرف مصافحہ بخشا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر تشریف لے آئے اور ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مبلغ سلسلہ مکرم ظفر اللہ ہنجراء صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

حضور انور کا خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:۔

یہ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کا ایک اہم Event ہے اور آپ لوگ ایک عرصہ سے یہ جلسے منعقد کر رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تربیت یافتہ ہیں اس لئے مہمانوں کی پوری مستعدی سے خدمت کریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہر احمدی کو سیکیورٹی خود بجالانی چاہئے اور بڑی ہوشیاری کے ساتھ اپنے اردگرد کے ماحول پر پوری نظر رکھیں۔ ایک تو باقاعدہ سیکیورٹی کا انتظام ہے جن کی اس مقصد کیلئے ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ مگر آپ نے خود بھی سیکیورٹی پر اپنی نظر رکھنی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جلسہ گاہ کا تعارف

جماعت احمدیہ یو ایس اے کا یہ 64واں جلسہ سالانہ Harriburg شہر میں State Farm Show and Expo Complex Center میں منعقد ہو رہا ہے۔ یہ Complex ایک ملین مربع فٹ کے مسقّف حصہ میں پھیلے ہوئے نو بڑے وسیع وعریض ہالوں پر مشتمل ہے۔ جس میں جماعت نے پانچ ہال جلسہ کے انتظامات کیلئے حاصل کئے ہیں۔ یہ سبھی ہال ائیر کنڈیشنڈ ہیں۔ ایک بہت بڑے ہال میں مردانہ جلسہ گاہ بنائی گئی ہے اور اسی ہال کے ایک حصہ میں نمائش اور بک سٹور کے لئے ایک وسیع جگہ مخصوص کی گئی ہے اور ایک حصہ کھانا کھلانے کیلئے مخصوص کیا گیا ہے۔

ایک ہال میں خواتین کی جلسہ گاہ ہے اور ایک ہال میں کھانا کھلانے کا انتظام ہے۔ جبکہ ایک علیحدہ ہال میں ان خواتین کے لئے انتظام کیا گیا ہے جن کے چھوٹی عمر کے بچے ہیں۔ لنگر خانہ کیلئے ایک علیحدہ جگہ حاصل کی گئی ہے۔ اس Complex کے پارکنگ ایریا میں ہزارہا گاڑیوں کے پارک کرنے کی گنجائش ہے۔

میڈیا کوریج

Harrisburg شہر کے اخبار The Patriot News نے جلسہ سالانہ امریکہ کے حوالے سے اپنے اخبار کی 24 جون 2012ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان سے خبر دی۔

Religious Leader to Open Convention

''مذہبی راہنما جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمائیں گے۔''

اخبار نے لکھا۔ جماعت احمدیہ مسلمہ کے روحانی اور انتظامی سربراہ Harrisburg تشریف لا رہے ہیں۔ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب 29 جون سے یکم جولائی 2012ء تک ہونے والے جماعت احمدیہ امریکہ کے 64ویں جلسہ سالانہ کی صدارت کریں گے۔ اس جلسہ میں 12 ہزار سے زائد امریکی مسلمان اور ایک ہزار غیر مسلم مہمانوں کی شمولیت متوقع ہے۔ 28 جون 2012ء کو امام جماعت احمدیہ Harrisburg میں ''مسجد ہادی'' کا افتتاح فرمائیں گے۔

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب امریکہ کے دورہ کے دوران ہزاروں احمدی مسلمانوں سے ملیں گے۔ اور اہم حکومتی رہنماؤں کے ساتھ امن وانصاف کے قیام کے حوالہ سے تبادلہ خیالات کریں گے۔

واشنگٹن ڈی سی میں Rayburn House کی عمارت میں 27 جون 2012ء کو کانگریس اور سینٹ کے ممبران سے خطاب فرمائیں گے۔ Harrisburg میں 29 جون کو پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوگی۔ اس کے بعد جمعہ وعصر کی نمازیں ایک بجے ادا ہوں گی اور جلسہ کا آغاز ہوگا۔

احمدیہ مسلم جماعت ایک بین الاقوامی انقلابی جماعت ہے جو 1889ء میں قائم ہوئی تھی اور دنیا کے دوسو ممالک میں اس کے کروڑوں ممبرز ہیں امریکہ میں احمدیہ مسلم جماعت 1920ء میں قائم ہوئی اور اس طرح یہ امریکہ کی سب سے پہلی مسلمان جماعت پہچانی جاتی ہے۔ احمدی مسلمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو جو 1908ء میں وفات پا گئے۔ ''مسیح موعود'' مانتے ہیں جن کے آنے کے بارہ میں پیشگوئیاں تھیں۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو حضرت عیسیٰؑ کی آمد ثانی کا مظہر مانتے ہیں جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔

29 جون 2012ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر ہوٹل Sheraton کے ایک ہال میں جو نماز کی ادائیگی کیلئے حاصل کیا تھا تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ اس ہوٹل میں جہاں حضور انور کا قیام ہے نیز اردگرد کے دوسرے مختلف ہوٹلز میں مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز بڑی تعداد میں ٹھہری ہوئی ہیں۔ آج حضور انور کی اقتدا میں قریباً ڈیڑھ صد سے زائد مرد وخواتین نے نماز فجر ادا کی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جماعت احمدیہ امریکہ کے 64ویں جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔ یہ جلسہ اس لحاظ سے انتہائی تاریخی اہمیت کا حامل تھا کہ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رونق افروز ہو رہے تھے۔

پرچم کشائی

دوپہر 12 بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے جلسہ گاہ کیلئے روانہ ہوئے اور ایک بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ پہنچے۔ جلسہ گاہ کے بیرونی احاطہ میں پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ یہ تقریب MTA انٹرنیشنل پر براہ راست Live نشر ہو رہی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا اور مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر یو ایس اے نے امریکہ کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

خطبۂ جمعہ

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزہ جلسہ گاہ کے اندر تشریف لے گئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے جلسہ کے اغراض ومقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان ایام سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی اور اہم نصائح فرمائیں۔

(خطبہ جمعہ کا مکمل متن ہفت روزہ بدر کے شمارہ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۳ اگست ۲۰۱۲ میں شائع ہو چکا ہے۔ مدیر)۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ 2 بجے تک جاری رہا اور MTA انٹرنیشنل پر دنیا بھر میں براہ راست Live نشر ہوا۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ گاہ سے ہوٹل Sheraton کیلئے روانگی ہوئی۔ دو بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل پہنچے اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

بعد از سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

خواتین کی حضور انور سے اجتماعی ملاقات

آج پروگرام کے مطابق خواتین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجتماعی ملاقات تھی۔ 6 بجکر 50 منٹ پر ہوٹل سے روانہ ہو کر سات بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خواتین کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ خواتین اور بچیاں باری باری ایک قطار کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس سے گزرتیں، اپنے پیارے آقا کی خدمت میں سلام عرض کرتیں، اپنی تکالیف، مسائل اور پریشانیوں کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کرتیں، بچوں کے نیک اور خادم دین ہونے کیلئے دعا کیلئے کہتیں۔ بچیاں اپنے امتحانات اور تعلیم کے حصول میں کامیابیوں کیلئے اپنے آقا سے دعائیں حاصل کرتی رہیں۔ تصاویر بھی ساتھ ساتھ بنائی جا رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بڑی عمر کی تعلیم حاصل کرنے والی بچیوں کو قلم عطا فرماتے اور چھوٹی عمر کی بچیوں کو از راہ شفقت چاکلیٹ عطا فرماتے۔ ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بجکر 35 منٹ تک جاری رہا۔ اس دوران مجموعی طور پر دو ہزار سے زائد خواتین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور اپنے ہاتھوں

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

میں لئے ہوئے سینکڑوں کیمروں میں ملاقات کے اس لمحہ لمحہ کو محفوظ کیا۔

تقریب آمین

خواتین سے اس ملاقات کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب منعقد ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 47 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔

عزیزہ زوہا ارائیں، تکریم جنجوعہ، نور النساء بخاری، روحان احمد، فیصل احمد، سفیر احمد، علینہ اختر، یاسمین نسیم، رضوان خان، ایان رحیم، محمد زیب، Maheen وقار، نور العرفان ربانی، آمنہ زیب، عریض احمد، سرمد قریشی، ملاحت محمود، سوہا وقار، بشیر ہمایوں، ارمغان احمد، ماہا احمد، Fizah احمد، Ebaad سہیل، تیمور عبداللہ احمد، حاشر امین، ہالہ بھٹی، مبشر فاروقی، طاہر بھٹی، سحر خان، Fozaan نور، حانیہ خان، عمار ارسلان، نعمانہ لقمان، مریم الدین، انور احمد، حارث مظفر، نصر احمد، Fiza احمد Shayan تنویر، سدرہ مہار، وقاص احمد، امان چودھری، Izma سیدہ بخاری، رابعہ بٹر، Deya احمد، مراد مغل، حاشر جٹ۔

آمین کی اس تقریب میں شامل ہونے والے بچوں اور بچیوں کا تعلق امریکہ کی درج ذیل جماعتوں سے تھا۔

Alabaha, Albany, Austan, Brooklyn سنٹرل ورجینیا، شکاگو ویسٹ، کولمبس, Dayton, Dallas، جارجیا, Hartford, South, Houston, Houston West, Hartford, Carolina, East La, Long Island, Miami, نارتھ جرسی Queens روچسٹر (Rochester)San Diego سیاٹل(Seattle)Syracuse, -Silicon, Valley)

آمین کی تقریب کے بعد سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس ہوٹل تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

✿......آج واشنگٹن اور امریکہ سے بیک وقت شائع ہونے والے اردو اخبار ’’دنیا انٹرنیشنل‘‘ نے اپنی 29 جون 2012ء کی اشاعت میں لکھا۔

’’احمدیہ کمیونٹی کے سربراہ مرزا مسرور احمد کی امریکہ آمد۔جلسہ سالانہ کی صدارت کریں گے‘‘۔

مرزا مسرور احمد، احمدی جماعت کے انتظامی سربراہ ہیں وہ صدر اوباما سمیت دنیا کے متعدد راہنماؤں کو اسلام کی دعوت دینے کے ساتھ ساتھ انہیں بین الاقوامی امن کے قیام کیلئے اپیل بھی کر چکے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ 29 جون سے یکم جولائی تک پنسلوینیا کے شہر ہیرس برگ میں ہو رہا ہے۔جہاں دس ہزار کے قریب زائرین شرکت کریں گے۔جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہے۔

مرزا مسرور احمد کے خطبات کو جماعت کے اپنے سیٹلائٹ چینل کے ذریعہ دنیا بھر میں دیکھا اور سنا جاتا ہے۔واشنگٹن ڈی سی میں جماعت کی خوبصورت مسجد بیت الرحمن آجکل جماعت کے کارکنوں اور زائرین کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔جہاں پر احمدی جماعت کے سینکڑوں لوگ اپنے روحانی اور مذہبی پیشوا سے ملاقات کرنے کیلئے بڑے صبر کے ساتھ انتظار کرتے ہیں‘‘۔

Harrisburg کے اخبار The Patriot News نے اپنی 29 جون 2012ء کی اشاعت میں لکھا۔

احمدیہ مسلم جماعت: اس ویک اینڈ (Week end) پر بارہ ہزار سے زائد مسلمان Harrisburg شہر میں اپنے عالمی لیڈر کو سننے کیلئے اکٹھے ہوں گے جو کہ اپنے مذہب میں اتنی ہی شہرت رکھتے ہیں جتنی پوپ رومن کیتھولک میں۔

امن اور عزت

احمدیہ مسلم جماعت کے راہنما جو کہ اپنے مذہب میں اتنے ہی ممتاز ہیں جتنے کہ پوپ رومن کیتھولک میں ،اس ویک اینڈ (Weekend) پر 12 ہزار سے زائد مسلمانوں سے State Farm Show Complex میں خطاب فرمائیں گے۔

آنجناب مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) آف لندن، جو دنیا میں مسلمانوں کے سب سے بڑے فرقہ کے راہنما ہیں آج (بروز جمعہ) سے لے کر اتوار تک احمدیہ مسلم جماعت کے چونسٹھویں (64th) جلسہ سالانہ سے خطاب فرمائیں گے۔

لاس اینجلس کے امام شمشاد نے بتایا کہ ’’یہ ہمارے ملک کی انتہائی خوش قسمتی ہے کہ جو حضرت اقدس اس ملک میں تشریف لائے ہیں۔آپ کی موجودگی یقیناً تمام ماننے والوں میں جوش و ولولہ پیدا کرتی ہے۔آپ کی تعلیم دوسروں کیلئے امن، محبت، ہم آہنگی اور عزت کا پیغام رکھتی ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت یو ایس اے (USA) کے نمائندہ حارث ظفر نے اپنے لیڈر کی آمد کا موازنہ رومن کیتھولک کے اجتماع میں پوپ کی موجودگی کے ساتھ کیا اور بتایا کہ جلسہ سالانہ کا آغاز 2;45pm پر پرچم کشائی کے ساتھ کیا جائے گا۔جس میں امریکہ اور اسلام کا جھنڈا لہرایا جائے گا۔

مردوں کا افتتاحی اجلاس 4:30pm پر شروع ہوگا جس کے معاً بعد شام کا کھانا دیا جائے گا۔

’’عورتوں اور مردوں کا انتظام دو الگ الگ ہالوں میں اسلام کی پردہ کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے کیا گیا ہے‘‘۔امام شمشاد نے بتایا کہ ’’اسلام عورت کو آزادی ضمیر دیتا ہے اسی لئے ان کے اجلاسات میں عورتوں، بچوں اور معاشرے کے متعلقہ موضوعات پر بات ہوتی ہے۔‘‘

احمدیہ مسلم جماعت کی عورتوں کی نیشنل صدر صاحبہ نے بتایا کہ مرد و زن کے الگ الگ اجلاسات کی غرض حیا کو قائم رکھنا ہے جو کہ اسلامی تعلیم ہے تا کہ روحانی امور میں کسی قسم کی مداخلت نہ ہو۔

بروز ہفتہ مرد و زن کے الگ الگ اجلاسات صبح 10 بجے سے 11:45am تک منعقد ہوں گے۔جس کے بعد نماز اور طعام ہوگا۔شام کے الگ الگ اجلاسات 4 بجے شروع ہو کر شام کے کھانے تک رہیں گے جو کہ 6 بجے ہوگا۔

بروز اتوار کو مردوں اور عورتوں کا اجلاس صبح 10 سے 11:20am تک اکٹھا ہوگا جس کے بعد حضرت اقدس مرزا مسرور احمد صاحب اپنا اختتامی خطاب فرمائیں گے اور اس کے بعد 12:40 پر نماز ادا کی جائے گی۔

اس جلسہ میں مسلمانوں کی نمازیں ادا کرنے کا خاص اہتمام کیا گیا ہے جو کہ طلوع آفتاب سے قبل، دوپہر، سہ پہر، غروب آفتاب (کے بعد) اور رات کے وقت ادا کی جاتی ہیں۔

یہ جماعت جس کا نعرہ ہے ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ اس کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے احمد (حضرت مرزا غلام احمد صاحب) کو دنیا میں مذہبی جنگوں کے خاتمہ، اخلاقیات کو دوبارہ قائم کرنے، امن اور انصاف کیلئے بھیجا ہے۔احمدی مسلمان دہشت گردی، فساد اور نفرت کی تردید کرتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ ریاست اور مذہب دو الگ الگ چیزیں ہیں۔اسی طرح عالمی انسانی حقوق اور اقلیتوں کے حقوق پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

امریکہ میں اکثریت سنی مسلمانوں کی ہے جو احمدی مسلمانوں کو غیر مسلم قرار دیتے ہیں کیونکہ احمدی مسلمان مسیح کے ماننے والے ہیں۔احمدیہ مسلم جماعت جس کی بنیاد 1889ء میں رکھی گئی اب دنیا کے 200 ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور اس جماعت کے ماننے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔

پینسلوینیا سٹیٹ کے گورنر کا خیر مقدمی خط

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی HarrisBurg آمد پر Pennsylvania سٹیٹ کے گورنر Tom Corbett نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کی خدمت میں اپنا خط بھجوایا۔خط کا متن درج ذیل ہے۔

Commonwealth of Pennsylvania Office of the Governor Harrisburg

گورنر

خوش آمدید

مجھے اس بات میں نہایت خوشی محسوس ہوتی ہے کہ آج مَیں آپ تمام احباب جماعت امریکہ کے ساتھ مل کر تمام لوگوں کو 64 ویں جلسہ سالانہ پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

احمدیہ مسلم جماعت کا اتحاد اور قوت آپ کے مذہبی اور اصلاحی راہنما ’(حضرت) مرزا مسرور احمد کی قائدانہ صلاحیتوں کا بیّن ثبوت ہے۔

مَیں آنجناب کا Commonwealth of Pennsylvania میں اس ملک کے سب سے قدیم اسلامی جلسہ سالانہ کیلئے استقبال کرنا اپنے لئے باعث عزت سمجھتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ آنجناب عالمگیر انسانی حقوق کی اشاعت، مذہبی اور دیگر اقلیتوں کی حفاظت، عورتوں کو تعلیم دلانے اور با اختیار بنانے میں اپنی جماعت کی قیادت کرتے رہیں گے۔مَیں آنجناب اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو اسلامی تعلیم کے ساتھ اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے اور امن وسلامتی کا پیغام پھیلانے کیلئے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔انسانی امداد کی کوششوں میں آنجناب کی جماعت نے ثابت کر دیا ہے کہ ہر قسم کی نسل، تمدن اور مذہب کی تفریقوں سے محبت اور امن بالاتر ہے۔

بطور گورنر، مَیں تمام پنسلوینیا کے باسیوں کی طرف سے کامیاب جلسہ منعقد کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خاص طور پر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب اور تمام احمدی مسلمانوں کا مشکور ہوں جو امریکہ اور دنیا بھر میں امن، وحدانیت اور انسانیت کیلئے ہر آن پُرعزم ہیں۔میری خواہش ہے کہ آپ اسی طرح متحد ہو کر اس مقصد کیلئے کامیابی حاصل کرتے چلے جائیں گے۔

(دستخط ومہر)

ٹام کاربیٹ۔گورنر

30 جون 2012ء

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221
Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266, 9437032266, 9438332026, 943738063

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں اسناد و میڈلز کی تقسیم۔ جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر مستورات سے خطاب میں محاسبہ نفس، قیام نماز، تربیت اولاد، پردہ کا اہتمام اور تمام اسلامی تعلیمات اور احکام پر عمل کرنے سے متعلق قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں نہایت اہم نصائح۔ ایک خصوصی تقریب میں احمدیہ مسلم ہیومینیٹی ایوارڈ کی تقسیم۔ اجتماعی ملاقاتیں۔ تقریب آمین

جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے احمدی طلباء میں اسناد و میڈلز کی تقسیم۔

امریکہ کی سرزمین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے نتیجہ میں الیگزینڈر ڈوئی کی ہلاکت کا عبرتناک نشان امریکہ میں موجود ہر احمدی کے ایمان میں مسلسل اضافہ کا باعث بننا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ امریکن قوم دین کو سمجھے اور اس کی خوبصورت تعلیمات کو قبول کرے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلی اور ضروری بات اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔

(جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر حضور انور کا اختتامی خطاب)

فیملی ملاقاتیں۔ تقریب نکاح میں شمولیت۔ میڈیا کوریج۔ گیمبیا، گوائٹے مالا اور برموداکے وفود کی حضور انور سے الگ الگ ملاقات۔ نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ امریکہ اور نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں مختلف امور کا جائزہ اور اہم ہدایات۔ فلاڈلفیا کی مسجد کے نقشہ کا جائزہ۔ سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے امام سے انفرادی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

30 جون 2012ء بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 4 بجکر 40 منٹ پر ہوٹل کے ایک ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔ آج ہوٹل میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں کی تعداد اڑھائی صد سے زائد تھی۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور رپورٹس اور خطوط پر ہدایات عطا فرمائیں اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

خواتین کے جلسہ گاہ میں آمد

پروگرام کے مطابق 11 بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے جلسہ گاہ کیلئے روانہ ہوئے اور سوا بارہ بجے لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف آوری ہوئی۔ صدر لجنہ اماء اللہ یو ایس اے اور دیگر منتظمات نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور خواتین نے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے آقا کا استقبال کیا۔

خواتین کے اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ مبشرہ بھٹی صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مبرور جٹالہ صاحبہ اور انگریزی ترجمہ بشریٰ لطیف صاحبہ نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی — ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

سے چند منتخب اشعار مکرمہ حمیرہ ملک صاحبہ نے خوش الحانی سے پیش کئے اور ان اشعار کا انگریزی ترجمہ مکرمہ Teres Varkonyi صاحبہ نے پیش کیا۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں اسناد و میڈلز کی تقسیم

اس کے بعد تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سندات عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے گولڈ میڈل پہنائے۔

درج ذیل خوش نصیب طالبات نے یہ تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے کی سعادت پائی۔

1۔ عزیزہ ملیحہ احمد۔ ہائی سکول کے فائنل امتحان میں 98 فیصد نمبر حاصل کئے۔ 2۔ عزیزہ سعدیہ نوال۔ ہائی سکول کے فائنل امتحان میں 99 فیصد نمبر لئے۔ 3۔ عزیزہ مہوش نعمانی ہائی سکول کے فائنل امتحان میں 98 فیصد نمبر لئے۔

4۔ عزیزہ تمارہ احمد۔ ہائی سکول کے فائنل امتحان میں 97 فیصد نمبر لئے۔ 5۔ عزیزہ سارہ اسد۔ ہائی سکول کے فائنل امتحان میں 99 فیصد نمبر لئے۔ 6۔ عزیزہ منزہ عالم۔ اپنے ہائی سکول میں اول آئیں اور سکول کی طرف سے Gold Key Award بھی حاصل کیا۔ 7۔ عزیزہ ندرت قریشی۔ Pennsylvania یونیورسٹی سے ٹاپ لیول گریڈ 4.0 کے ساتھ Bachelor کی ڈگری حاصل کی۔ 8۔ عزیزہ Maheera فارسی۔ Valdosta سٹیٹ یونیورسٹی سے ٹاپ لیول گریڈ 4.0 کے ساتھ B.Sc کی ڈگری حاصل کی۔ 9۔ سیدہ ماریہ احمد۔ نیویارک سے 3.98 گریڈ کے ساتھ Bachelor کی ڈگری حاصل کی۔ 10۔ عزیزہ وجیہہ چوہدری۔ Temple یونیورسٹی سے 3.92 گریڈ کے ساتھ B.Sc کی ڈگری حاصل کی۔ 11۔ عزیزہ کوکب بشیر۔ نیویارک سکول آف آرٹس سے 3.96 گریڈ کے ساتھ B.A کی ڈگری لی۔ 12۔ عزیزہ انعم محمود۔ George Mason یونیورسٹی سے 3.93 گریڈ کے ساتھ B.Sc کی ڈگری حاصل کی۔ 13۔ عزیزہ مصلحہ منیر۔ Texas یونیورسٹی سے ٹاپ لیول گریڈ 4.00 کے ساتھ M.A کیا۔ 14۔ عزیزہ سائرہ ملک۔ Devry یونیورسٹی سے ٹاپ لیول گریڈ 4.00 کے ساتھ MBA کی ڈگری حاصل کی۔ 15۔ ڈاکٹر شہناز بٹ۔ Ph.D۔ موصوفہ نے فلاڈلفیا کی یونیورسٹی آف دی سائنسز میں بطور مستقل پروفیسر کئی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ گزشتہ 11 سال سے موصوفہ متعدد اہم عہدوں پر فائز رہ چکی ہیں۔ ان کی ریسرچ کا کام قومی اور عالمی اجلاسوں میں پیش کیا جا چکا ہے۔

اس کے علاوہ درج ذیل طالبات نے بھی سندات حاصل کیں۔

1۔ عزیزہ درعجم۔ ہائی سکول کے آخری امتحان میں 96 فیصد نمبر لئے۔ 2۔ عزیزہ عبیر چوہدری۔ اپنے سکول میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ 3۔ عزیزہ رملہ ملہی۔ اپنے سکول میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ 4۔ عزیزہ مریم Ogunbiyi۔ اپنے سکول میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ 5۔ حنا طاہر۔ سکول کے آخری امتحان میں 95 فیصد نمبر لئے۔ 6۔ عزیزہ انیلہ عالمگیر۔ Wisconsin یونیورسٹی سے 3.8 گریڈ کے ساتھ B.Sc کی ڈگری حاصل کی۔ 7۔ عزیزہ Nazra وحید۔ George Mason یونیورسٹی سے 3.82 گریڈ کے ساتھ B.Sc کی ڈگری حاصل کی۔ 8۔ عزیزہ نادیہ قدیر۔ Canicius کالج سے 3.86 گریڈ کے ساتھ MBA کی ڈگری حاصل کی۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے تحت پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجز سے پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والی درج ذیل طالبات نے بھی حضور انور کے دست مبارک سے سندات حاصل کیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے انہیں گولڈ میڈل پہنائے۔

1۔ عزیزہ قرۃ العین تالپور۔ کراچی یونیورسٹی سے M.Sc میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ 1990ء۔ 2۔ عزیزہ وردہ خاں۔ فیصل آباد بورڈ سے F.Sc میں پہلی پوزیشن 2006ء۔ 3۔ عزیزہ بینش ملک۔ پنجاب یونیورسٹی سے Mbit میں پہلی پوزیشن 2008ء۔ 4۔ عزیزہ ھبہ ملک۔ OLevel میں پہلی پوزیشن 2008ء (کیمبرج یونیورسٹی سے) 5۔ عزیزہ جویریہ زاہد۔ سرحد یونیورسٹی سے M.Sc میں پہلی پوزیشن 2002ء 6۔ عزیزہ عاصمہ باجوہ۔ یونیورسٹی آف پنجاب سے ایم بی بی ایس میں تیسری پوزیشن 1993ء۔

حضور انور کا خواتین سے خطاب

اس تعلیمی ایوارڈ کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواتین سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔ تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

خدا تعالیٰ کا بے حد فضل ہے کہ چار سال بعد ایک مرتبہ پھر مجھے یہ موقع ملا ہے کہ میں آپ سب سے خطاب کر رہا ہوں۔ آخری مرتبہ جب میں نے آپ سے 2008ء میں خطاب کیا تھا۔ میں نے آپ کی توجہ ایک اہم امر کی طرف دلائی تھی اور میں نے وہ خصوصیات بتائی تھیں جو کہ تمام مسلمان مردوں اور خواتین کی امتیازی شان ہونی چاہئے اور جن کے بغیر نہ تو ایک شخص فلاح پا سکتا ہے اور نہ ہی اس کا ایمان مکمل ہو سکتا ہے۔ ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اس زمانہ کے امام ہیں کی بیعت کرنے والے ہیں جو کہ موعود مہدی بھی تھے اور اس بیعت کی وجہ سے ہمارا ایمان مکمل ہوا ہے۔ ہم نے نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بطور مسیح موعود اور امام مہدی کے مانا ہے بلکہ ہم نے انہیں بطور نبی اللہ کے بھی قبول کیا ہے، یعنی خدا تعالیٰ کے نبی کے طور پر۔ یہ نبوت کا مقام ایسا ہے کہ جو ہم نے آپ کو نہیں دیا، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آنے والے مسیح کے بارے میں بتایا تھا کہ وہ نبی ہوگا۔ قرآن کریم میں مسلمانوں کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ تمام انبیاء پر ایمان لائیں کیونکہ اسی کی بنا پر انسان کا ایمان مکمل ہوتا ہے اور اپنے نقطہ عروج تک پہنچتا ہے۔

ہم احمدی اس لحاظ سے بالکل منفرد ہیں اور واحد سچے مسلمان ہیں کیونکہ ہم حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک آنے والے تمام انبیاء پر ایمان لانے والے ہیں۔ لیکن کیا محض یہ ایمان لانا ہماری نجات اور فلاح کیلئے کافی ہے۔ اس بات کا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ یقیناً ہماری منفرد حیثیت ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ مبذول کرواتی ہے۔ اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والے نہیں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دِہ ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ گزشتہ جلسہ میں جب مَیں 2008ء میں یہاں آیا تھا تو مَیں نے ایک اہم امر کی طرف آپ کو توجہ دلائی تھی۔ اگر آپ کو یاد ہو تو مَیں نے اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی کہ ہمیشہ اپنے عہدوں کو یاد رکھیں اور انہیں پورا کرنے والی بنیں۔ آپ کو چاہئے کہ اپنی تمام کوششوں کو اسی طرف لگا دیں تا کہ آپ ان ذمہ داریوں کو جو قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ پر عائد کی ہیں، بجالائیں۔ اس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بار بار آپ کو اپنی انہی ذمہ داریوں اور عہدوں کو پورا کرنے کی طرف بلاتے رہے ہیں اور اسی طرح آپ کے تمام خلفاء بھی۔ یقیناً ایک احمدی جس نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت کرے گا تو اس نے دراصل بہ دل وجان اس بات کا عہد کیا ہے کہ وہ اس سلسلہ کی تمام ذمہ داریوں کو ادا کرنے والا بنے گا اور اپنی تمام تر کوششوں کو اپنے عہد پورا کرنے پر لگا دے گا اور اللہ تعالیٰ کے تمام ارشادات پر عمل کرنے والا بنے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کے بعد ہر احمدی مرد اور عورت اس عہد کی تجدید کرتا ہے اور اگر اس عہد کو کرنے کے بعد بھی کوئی مرد یا عورت اس کی پاسداری نہیں کرتا تو پھر وہ نہ تو تقویٰ کی راہ پر گامزن ہے اور نہ ہی اپنے مذہب کی حقیقت کو سمجھنے والا ہے۔ مزید یہ کہ، یہ نہیں ہے کہ اگر ایک شخص اپنا وعدہ توڑتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کو ایسے ہی چھوڑ دے گا بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل:35) کہ تمہارے عہدوں سے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ وقت آئے گا کہ جب ہم اپنے رب کے سامنے جواب دہ ہوں گے کہ آیا ہم نے اپنے تمام عہدوں کو پورا کیا ہے؟ اس لئے اگر آپ یہ سمجھتی ہیں کہ عہد توڑنا کوئی بڑی بات نہیں اور یہ کہ اس سے آپ کو نقصان نہیں پہنچے گا تو یقیناً آپ بالکل غلطی پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ کوئی شخص بھی ایسی لاپرواہی کر کے اپنے آپ کو بچا نہیں سکتا بلکہ بالآخر آپ نے اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دِہ ہونا ہے چاہے وہ اسی دنیا میں ہو یا آخرت میں۔ ہر شخص اپنے ہر وعدہ کے بارہ میں جواب دہ ہے اور آپ سب یہ بھی یاد رکھیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بات کے بارے میں جواب طلبی کرے تو یہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا اظہار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی دراصل دنیا و عاقبت تباہ کر دینے والی چیز ہے۔ سو یہ ایسی چیز ہے جس میں ہمارے لئے بہت ہی خوف کا مقام ہے اور ہمیشہ پوری کوشش کرنی چاہئے کہ ہم کسی ایسی صورت حال سے اپنے آپ کو بچائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بیعت کرنے کے بعد ہر احمدی کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں چنانچہ ہر احمدی مرد اور عورت کا یہ فرض ہے کہ اسے اپنا مطمحِ نظر اور اپنی ذمہ داریاں یاد رہیں جو اس نے ادا کرنی ہیں۔ یہ وہ بات ہے جس کی طرف میں اپنی تقاریر کے ذریعے مسلسل احمدیوں کو یاددہانی کرواتا رہتا ہوں۔ میں نے لجنہ اماء اللہ کو بھی بار ہا یاد دلایا ہے کہ ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔

مَیں یہ بھی واضح کر دوں کہ **آپ کبھی نہ سوچیں کہ میرے الفاظ اور ہدایات کسی ایک جلسے کے حاضرین ہی کیلئے مخصوص ہیں**۔ جب میں لجنہ سے خطاب کرتا ہوں، تو یو کے ہو، چاہے جرمنی ہو یا دنیا میں کوئی اور جگہ ہو تو آپ کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ میرے الفاظ آپ کیلئے نہیں ہیں۔ **دراصل جو میں کہتا ہوں، جہاں بھی میں کوئی بات کرتا ہوں اس کی مخاطب ہر جماعت اور ہر احمدی ہے۔ ہمیشہ سے یہی طریق رہا ہے کہ میرے سے پہلے خلفاء نے جو بھی احکامات جاری کئے وہ سب احمدیوں کیلئے ہوتے تھے**۔ اور ہر احمدی جب خلیفہ وقت کی آواز سنتا ہے یا اس کے احکامات کو پڑھتا ہے تو اسے سمجھنا چاہئے کہ وہی براہ راست اس کا مخاطب ہے۔ الحمد للہ کہ ایم ٹی اے کی بدولت خدا تعالیٰ نے خلیفہ اور دنیا بھر کے احمدیوں میں فاصلہ کم کر دیا ہے۔ گو کہ میں آپ کو ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا مگر آپ سب مجھے دیکھ سکتے ہیں، مجھے سن سکتے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ دنیا میں اوقات مختلف ہونے کی وجہ سے وہ میرے خطاب کو براہ راست نہیں سن سکتے تو انہیں اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ کچھ گھنٹوں بعد ایم ٹی اے پر نشر مکرر کے طور پر میرے خطبے لگائے جاتے ہیں اور پھر ہفتہ میں کئی مرتبہ نشر کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ بھی ایک بہت وسیع ذریعہ ہے جہاں یہ پروگرام چڑھائے جاتے ہیں اور آپ چوبیس گھنٹے میں کسی بھی وقت انہیں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

اب ایم ٹی اے نے ایک اور سہولت مہیا کی ہے جس میں تمام اہم پروگرام رکھے گئے ہیں۔ **اب کسی کے پاس یہ بہانہ نہیں ہے کہ وہ وقت کے فرق کی وجہ سے میرے خطابات سے استفادہ نہیں کر سکتا اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ کام پر ہونے کی وجہ سے میرا خطاب نہیں سن سکیں یا نہیں سن سکے**۔ یہ تمام سہولتیں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں جو اس نے جماعت پر کی ہیں جن کے باعث اللہ تعالیٰ نے خلیفہ وقت کو اور جماعت کو قریب کر دیا ہے۔ لیکن اگر کوئی احمدی اب بھی ان سے استفادہ نہیں کرتا تو یہ اس کی اپنی کمزوری ہے اور ایسا شخص اپنے کئے ہوئے عہدوں کو پورا کرنے کیلئے سنجیدہ نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **ایک طرف تو ایک احمدی کو اپنے عہدوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور دوسری طرف بہت استغفار کرنے کی بھی ضرورت ہے** جس کا مطلب ہے کہ خلوص دل سے خدا تعالیٰ سے معافی طلب کرنا۔ یہ بات ذہن میں رکھ کر سچا استغفار کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا ہے، سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور یہ جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ سچی توبہ کرنے والے پر رحم کرتا ہے۔ جب اس طرز پر خدا تعالیٰ سے معافی مانگی جائے گی تو نہ صرف اللہ تعالیٰ اس کی غلطیوں کو معاف کرے گا بلکہ یہ بات اس کی روحانی زندگی کی ترقی کا بھی باعث ہوگی۔ اور یہ روحانی ترقی ہی ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب مَیں آپ کی توجہ ایک بہت اہم امر کی طرف دلاتا ہوں جو ہر **احمدی کیلئے ضروری ہے چاہے وہ عورت ہو یا بچی اسے یہ جاننا چاہئے کہ اس کا ایک اعلیٰ مقام ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ اس مقام کو قائم رکھے**۔ ایک احمدی عورت اپنی اس پہچان کو صرف اپنی ذات تک محدود نہ رکھے بلکہ یہ ہونا چاہئے کہ معاشرہ کو بھی اس کا یہ مقام محسوس ہونے لگے اور خاص طور پر آپ سب اپنی بچیوں کو اس بات کی طرف توجہ دلائیں کہ ان کا بطور احمدی خاتون کے کیا مقام ہے۔ یہ ضروری ہے تا کہ آگے نسل در نسل یہ شعور قائم دائم رہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے تا کہ ہم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے مقصد کو حاصل کر سکیں۔ اگر ہم اس مقام کو سمجھیں گے تو ہم آنے والی نسلوں کی تربیت کی ضمانت دینے والے ہوں گے اور اس طرح ہماری آنے والی نسلوں کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط ہوگا۔

اس اہم معاملہ کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے عورتوں کی توجہ اس طرف دلائی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس لئے مَیں آپ سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ آپ اپنے اس مقام کو سمجھیں، یہ مقام کسی بھی ماضی کے مذہب یا ادارے نے عورت کو نہیں دیا اور نہ ہی کسی شخص نے انفرادی طور پر یہ مقام دیا ہے۔ اسلام نے عورت کو یہ صلاحیت دی ہے کہ وہ انسان کے جنت میں جانے کی ضمانت بن جائے۔ یہ کیا ہی اعلیٰ اور منفرد مقام ہے جو کہ اسلام نے عورت کو دیا ہے۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے **کہ کیا جنت کا حصول اتنا آسان ہے کہ ماں کے قدموں سے جنت مل جائے؟ کیا عورت کو جنت کی کنجی بنا دیا گیا ہے؟** تو اس کا جواب ہے کہ یقیناً ہر عورت جنت کی کنجی نہیں اور نہ ہی ہر عورت اس چیز کی ضمانت دے سکتی ہے کہ انسان جنت میں جائے۔ یقیناً وہ عورتیں جن کا ہر عمل اور ہر حرکت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کے تابع ہوتی ہیں، ایسی عورتیں ہی جنت میں داخل ہونے کی ضامن ہو سکتی ہیں۔ یہ وہ عورتیں ہیں جو ہمیشہ اس سلسلہ میں فکر مند رہتی ہیں کہ ان کے بچوں کی اچھی تربیت کے سامان ہوں۔ جو یہ چاہتی ہیں کہ جیسے ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہے اسی طرح ان کی اولاد کا بھی خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہو۔ ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق ایک زندہ تعلق ہوتا ہے جو کہ روحانی زندگی کا ذریعہ ہے۔ وہ لوگ جو اس روحانی مقصد کو حاصل کرتے ہیں وہ بہت ہی خوش قسمت ہیں کیونکہ دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں جو ان پر غالب آ سکے۔ ایسے لوگ کسی بھی قوم یا معاشرہ کا منفی اثر نہیں لے سکتے اور نہ ہی کسی قسم کی دنیا داری کی غلط رسموں میں پڑ سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا کی جائز نعمتوں سے استفادہ کرنے کی اجازت دی ہے لیکن ان کا حصول کبھی بھی ہمارا واحد مقصد نہیں ہو سکتا۔ مومن مرد، عورتیں اور بچے یقیناً دنیا کی ظاہری چکا چوند سے مغلوب ہونے والے نہیں ہوتے۔ آپ میں سے کتنے ہیں جو یہ بات یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ ایسی پرہیزگار زندگی گزار رہے ہیں؟۔ آپ میں سے کتنے ہیں جو ایمانداری سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو بچانے کیلئے اپنے دین کو تمام دنیاوی معاملات پر فوقیت دیتے ہیں؟ آپ میں سے کتنے ہیں جو اس مقصد کیلئے حقیقی کوشش کر رہے ہیں؟ سچائی تو یہ ہے کہ اس کا درست جواب صرف آپ ہی جانتے ہیں۔ اپنی ذات کا محاسبہ، اگر صحیح معنوں میں کیا جائے تو اس سے بہتر کوئی تشخیص نہیں ہو سکتی۔ جماعتی رپورٹیں اور لجنہ کی رپورٹیں تو ثانوی چیزیں ہیں۔ دراصل یہ اپنا محاسبہ ہے جو سب سے اہم ہے اور رات دن جو آپ اعمال کرتے ہیں وہ خود بتا دیں گے کہ آپ کا حقیقی روحانی مقام کیا ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ: ''چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا''۔ کتنے ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کے دن اور رات اسی انداز میں گزرتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے ابھی کہا کہ صحیح محاسبہ تبھی ہو سکتا ہے اگر ہر شخص اپنا محاسبہ خود کرے۔ نہ ہی صدر لجنہ یا کوئی اور جماعتی عہدیدار کسی اور کا صحیح انداز میں محاسبہ کر سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدی مرد جو میری یہ باتیں سن رہے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ میں صرف عورتوں سے یہ باتیں کر رہا ہوں۔ **یہ باتیں مردوں کیلئے اتنی ہی ضروری ہیں جس قدر عورتوں کیلئے ضروری ہیں۔ حقیقت میں تو مرد کیلئے یہ اور بھی ضروری ہے کیونکہ وہ گھر کا نگران ہے اور اس نے دوسروں کیلئے بھی نمونہ بننا ہے**۔ میں یہ بھی واضح کر دوں کہ ذیلی تنظیموں کی یا جماعت کی کسی احمدی مرد یا عورت کے بارے میں رپورٹ صرف یاددہانی کے طور پر ہوتی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ ہر احمدی جو نظام کا احترام کرتا ہے وہ یہی چاہتا ہے کہ اس کی کوئی بھی کمزوری کبھی بھی ظاہر نہ ہو اور وہ اس یاددہانی پر اپنے آپ میں مثبت تبدیلی لانے کی کوشش کرے۔ **جماعت کی طرف سے جو رپورٹس وغیرہ تیار ہوتی ہیں وہ صرف بنیادی سطح پر تیار کی جاتی ہیں اور کبھی بھی محاسبہ نفس کا متبادل نہیں ہو سکتیں**۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے یہ نہیں کہا کہ انسان کی نیکی کا اندازہ کرنے کیلئے دوسرے کی گواہی یا صدر لجنہ کی گواہی دیکھی جائے گی۔ بلکہ آپ نے یہ تعلیم دی کہ ہر رات اور دن انسان کے اخلاق کی گواہی دیتے ہیں۔ دیگر الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ دراصل یہ ان فرشتوں کی گواہی ہے جو ہر وقت ہمارے تمام اعمال دیکھ رہے ہیں اور ہمارے اچھے اور برے اعمال کا ایک رجسٹر تیار کر رہے ہیں، جس پر آخر کار ہمیں پرکھا جائے گا۔ جب یہ رجسٹر اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا تو اسے خوبصورت اعمال سے بھرا ہونا چاہئے جو کہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنیں۔ لوگ ہر قسم کے اعمال کرتے ہیں جو کہ ظاہری طور پر لوگوں کے دکھاوے کیلئے کچھ پیش کر رہے ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں کچھ اور ہوتے ہیں۔ جبکہ مسلمان مرد و خواتین اپنی ذمہ داریاں تبھی پوری کرنے والے ہوں گے جب ان کے دل میں وہی ہو جو وہ ظاہر کر رہے ہوتے ہیں اور جہاں ان کے ہر عمل کا مقصد محض اور محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہو۔ قرآن ہی ہو جسے ہم اپنی زندگیوں میں ہدایت کا رستہ بنانے والے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا مسلمانوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ اس ہدایت کے سرچشمہ کو پکڑیں اور تمام مسلمانوں نے یہ عہد کیا ہے کہ قرآن کریم ہی ان کیلئے مکمل ہدایت ہے اور تمام مسلمانوں نے یہ عہد کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکامات و ارشادات ان کے لئے ضابطہ اخلاق ہیں، جن کی حکمرانی ان کی زندگیوں پر ہمیشہ قائم رہے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم یہ کہیں لکھا ہوا نہ پائیں گے اور نہ ہی سنیں گے کہ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض باتوں پر عمل کرنا چاہئے اور صرف انہی کو زندگی کا حصہ بنانا چاہئے۔ بلکہ قرآن کریم کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم پر عمل کرنا ہم پر فرض ہے اور ہمیں تمام تر کوششیں اسی میں لگانی چاہئیں کہ ہمارے تمام عمل خدا تعالیٰ کو خوش کرنے والے ہوں اور ہم مکمل طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل پیرا ہوں۔ اگر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ملے گا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبعین میں اس بات کی ضرورت اجاگر نہ کی ہو کہ وہ خالق اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **جہاں تک اللہ تعالیٰ کے حقوق کا تعلق ہے تو سب سے زیادہ اہمیت نماز کو حاصل ہے**۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو آنکھوں کی ٹھنڈک کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس اسوہ سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آنکھوں کیلئے ایسی ہی ٹھنڈک کی تلاش کرنی چاہئے اور ایسی نماز جو تیزی

تیزی سے پڑھی جائے یا جو بغیر سمجھے ظاہری طور پر نماز پڑھی جارہی ہو وہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک نہیں بن سکتی۔ بلکہ صرف وہی نمازیں جو مکمل توجہ کے ساتھ، خوبصورتی سے پڑھی جائیں جس کا ایک ایک عمل، ایک ایک حرکت اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور محبت میں ڈوبی ہوئی ہو، ایسی نماز ہی ہے جو ہماری خوشی، تسلی اور آنکھوں کی ٹھنڈک بن سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ آپ جانتے ہیں ایک دعا ہے جو ہم بچوں کیلئے کرتے ہیں، وہ یہ ہے کہ اے اللہ انہیں ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا۔ **ایک مومن کیلئے اس کے بچے تب آنکھوں کی ٹھنڈک بنتے ہیں جب وہ تقویٰ کی راہ پر قدم مارنے والے ہوں، صحت مند ہوں، اطاعت گزار اور والدین کی خدمت کرنے والے ہوں۔** اس لئے جب ایک شخص خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ میری اولاد کو نیک بنا، سچا بنا اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی اسوہ کی روشنی میں اسے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک تلاش کرنی چاہئے اور یہ ٹھنڈک صرف اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کر کے اور نماز ہی کے ذریعے حاصل ہوسکتی ہے۔ اگر ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے بچوں کو اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بھی بنائے گا اور ان کیلئے خوشی اور مسرت کا باعث بنائے گا۔ اس لئے بچوں کی تربیت کیلئے ضروری ہے کہ عورتیں اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور نماز کی ادائیگی کا اعلیٰ ترین معیار حاصل کریں۔ احمدی گھرانوں میں ہر وقت ذکر الٰہی ہوتا ہو، ہر وقت وہ خدا تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ مَیں اپنے گزشتہ دو خطبات میں کہہ چکا ہوں کہ **خاندان کی آؤٹنگ یا باہر جانے کے تفریحی پروگرام وغیرہ قطعاً نماز کی راہ میں رکاوٹ بننے والے نہیں ہونے چاہئیں۔** یقیناً یہ صرف عورتیں نہیں، تمام مردوں کو بھی اپنی مکمل توجہ اس طرف مبذول کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق احسن رنگ میں ادا کرنے والے ہوں، اگر ہم مکمل توجہ سے نمازیں پڑھنے والے ہوں گے، نماز کا حق ادا کرنے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ آپ کی اولاد بھی آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گی۔ نماز کی اہمیت کے بارے میں سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (البقرة:239) یعنی اپنی نمازوں کی حفاظت کرو خاص طور پر صلوٰۃ وسطیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے فرمانبرداری سے کھڑے ہو جاؤ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر حال میں اپنی نمازوں کی طرف توجہ کرو اور ان کی حفاظت کرو اور خاص طور اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ نماز جو دن کی مصروفیات کے درمیان میں آئے اس کی حفاظت کرو۔ اس لئے ہمیں یاد کرایا جاتا ہے کہ جب تمام دنیاوی خواہشات پس پشت ڈال کر نمازیں ادا کریں گے تب ہی ہم اللہ تعالیٰ کی حقیقی برکات سمیٹنے والے ہوں گے۔ تب ہمیں معلوم ہوگا کہ نیکی اور تقویٰ ہماری نسلوں میں بھی پیدا ہو چکا ہے۔ جب یہ باتیں پیدا ہوں گی تب جا کر ہم اپنے اس عہد کو پورا کرنے والے ہوں گے کہ ہم ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اس طور پر انسان پر احسان کرتا ہے کہ وہ اس کی نیکیوں کی جزا بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ **لہٰذا جب آپ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گی، اپنے خاوندوں اور بچوں کو نماز کی طرف راغب کریں گی، تو یقیناً پھر نماز آپ کی حفاظت کرے گی اور ہر قسم کی غلط بات اور برائی سے روکے گی۔** سورۂ عنکبوت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت:46) کہ نماز بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے روکنے والی ہے۔ اس طرح نماز کو وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کرنا دراصل ہمیں برے کاموں سے روکتا ہے۔ اور یہ روحانی حفاظتی دیوار محض ہماری ذات تک محدود نہیں بلکہ تمام گھرانہ اس سے حفاظت حاصل کرتا ہے اور محفوظ ہو جاتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حقیقی معنوں میں حق ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا دوست ہو جاتا ہے اور ان سے خوش ہوتا ہے۔

عبادت کا حقیقی حق ادا کرنے اور اصل نماز ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کیا جائے اور اس میں خوشی، مسرت اور آسانی کا وقت بھی ہو۔ بشاشت کے وقت میں بھی تسلسل سے نماز کو احسن رنگ میں اور خوش اسلوبی سے ادا کرے۔ یہ نہ ہو کہ جب ہمارے حالات خراب ہوں تو ہم جائے نماز پر کھڑے ہو جائیں اور خدا کو مدد کیلئے پکاریں اور جب حالات بہتر ہوں تو ہم خدا تعالیٰ کو بھول جائیں۔ جب خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ حَافِظُوْ تو اس کا مطلب ہے کہ دوسرے مذاہب کی طرح یکطرفہ معاملہ نہیں ہے۔ چنانچہ جب انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے خوش ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی اس خوشنودی کا اظہار اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی مختلف انعام و اکرام کے ذریعے ہوتا ہے۔ ایک انسان کیلئے اس دنیا میں اس سے بڑھ کر کیا نعمت ہوگی کہ اس کی اولاد اس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ نمازوں کی حفاظت صرف مردوں ہی کی ذمہ داری ہے اور اس وجہ سے بعض اوقات عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ اگر ان کی نمازوں میں کوئی کمزوری آجائے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ یقیناً مردوں کو چاہئے کہ وہ نمازوں کی ادائیگی میں عورتوں سے ایک قدم آگے ہوں اور انہیں پانچوں نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ **لیکن عورتوں کے لئے نمازوں کی حفاظت بھی اسی قدر ضروری ہے جتنی مردوں کیلئے۔ کیونکہ عورتیں ہی دراصل اولاد کی تربیت کا سامان مہیا کرتی ہیں اس لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ وہ اپنی نمازوں کی طرف توجہ کریں۔** جو عورت اپنی نماز کی حفاظت کرتی ہے وہ یقیناً اپنے بچوں کے جنت میں داخل ہونے کی ضمانت مہیا کرتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں اب آپ کی توجہ ایک اور اہم بات کی طرف دلاؤں گا۔ اس بات کی طرف توجہ دلانے کی اس معاشرے میں بہت ضرورت ہے کیونکہ اس معاشرے میں مخالفین کی جانب سے اسلام کی اس بنیادی تعلیم پر بہت سے سوال اٹھائے جارہے ہیں۔ بدقسمتی سے ہماری بہت سی بچیاں اور عورتیں بعض اوقات معاشرے کی اس گراوٹ کا حصہ بن جاتی ہیں اور احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہیں اور جو پردے کا حکم ہے اس کی بعض اوقات مکمل طور پر اطاعت نہیں کرتیں یا جو اہمیت اسے دینی چاہئے وہ نہیں دیتیں۔ ایک احمدی عورت اگر اسلامی تعلیم کے عائد کردہ فرائض ادا کرنے والی نہیں ہوتی تو یقیناً وہ اپنے ایمان کو گنوانے والی اور اپنے اس عہد کو توڑنے والی ہے جو اس نے بیعت کر کے کیا ہے۔ آپ سب کو اس بات کا اندازہ ہونا چاہئے کہ وہ لوگ جو معاشرے میں انقلاب پیدا کرنے والے ہوتے ہیں انہیں حقیقی تبدیلی لانے کیلئے یقیناً بہت سی مشکلات اور مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ لوگ جو معاشرہ میں کسی بھی تبدیلی کو روکنا چاہتے ہیں وہ ایسے انقلابی لوگوں کی شدید مخالفت کرتے ہیں۔ اس ردعمل کا جواب بڑے جذبہ کے ساتھ اور بڑے جوش کے ساتھ اور مثبت عمل کے ساتھ انسان کو دینا چاہئے اور معاشرہ میں ایک مثبت تبدیلی لانے کیلئے کوشش جاری رکھنی چاہئے۔ اور اگر وہ اپنی ان قربانیوں کے فوری طور پر پھل نہیں دیکھ پاتیں تو آپ کے بچے اس کے پھل کھائیں گے اور وہ معاشرہ پائیں گے جن کیلئے ان کے والدین اور آباء نے مقدس قربانیاں دیں۔ ایک دنیادار شخص ہوسکتا ہے کہ مکمل طور پر مادیت پرستی چھوڑنے کیلئے تیار نہ ہو اور اپنی اس راہ پر قائم رہے جس سے نہ صرف اس کا نقصان ہے بلکہ وسیع پیمانہ پر معاشرے کا بھی نقصان ہے۔ تاہم ایک احمدی جو یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اپنے دین کو دنیا پر ترجیح دیتا ہے اس کا کوئی بھی عمل ضد اور ڈھٹائی پر مبنی نہیں ہوتا بلکہ اس کا ہر عمل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہوتا ہے۔ یا کم از کم ایسا ہونا چاہئے۔ ایک احمدی میں جب یہ بات راسخ ہوگی تو وہ اپنے ایمان کا اظہار مکمل خود اعتمادی اور بغیر کسی قسم کے احساس کمتری کے دنیا کے سامنے کر سکے گا۔ ایک احمدی جو کوئی بھی عمل کرتا ہے وہ صرف اس لئے نہیں ہوتا کہ وہ دنیا کو کسی نقصان سے بچائے بلکہ اس کا ہر عمل دنیا میں ایک پاک اور مثبت تبدیلی لانے کیلئے ہوتا ہے جس کا معاشرہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ آجکل کے معاشرے کو بدلنے کیلئے، آنے والی نسلوں کیلئے ایک اچھے معاشرے کے قیام کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہم وہ عمل کریں جو اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں جذب کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس یاددہانی کے بعد اب مَیں اسلام کی اس تعلیم کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گا جس کا ایک مومنہ عورت کے وقار سے تعلق ہے۔ یعنی پردہ کا حکم۔

پردے کا حکم صرف 1400 سال قبل کی خواتین کیلئے نہیں آیا تھا، یا صرف ایشیا یا تیسری دنیا کی خواتین کیلئے نہیں تھا۔ بلکہ پردہ ہر مسلمان عورت پر فرض کیا گیا ہے۔ چاہے وہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں رہنے والی ہو یا کسی بھی زمانے سے تعلق رکھتی ہو۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۂ نور آیت 32 میں فرماتا ہے۔ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۗ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (النور:32) اور تو مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو اس میں سے از خود ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔ اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں کیلئے یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں کیلئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کیلئے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی عورتوں یا اپنے زیرِ نگیں مردوں کیلئے یا مردوں میں ایسے خادموں کیلئے جو کوئی (جنسی) حاجت نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کیلئے جو عورتوں کی پردہ دار جگہوں سے بے خبر ہیں۔ اور وہ اپنے پاؤں اس طرح نہ ماریں کہ (لوگوں پر) وہ ظاہر کر دیا جائے جو (عورتیں عموماً) اپنی زینت میں سے چھپاتی ہیں اور اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اگر آپ سمجھتی ہیں کہ آپ ان مومنات میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنے کا عہد کرتی ہیں اور امام الزماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے والی ہیں تو پھر یہ تعلیم آپ کیلئے اتنی ہی اہم ہے جتنی کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کی خواتین کیلئے تھی۔ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں یہ حکم تمام مسلمان خواتین کیلئے ہے چاہے وہ کسی بھی خطہ ارض کی رہنے والی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں یہ بھی واضح کر دوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان احکامات سے قبل مردوں کو بھی یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھیں اور مرد عورتوں کو کسی بھی طور بری نظر سے نہ دیکھیں۔ اس لئے اسلام نے کوئی ناانصافی نہیں کی اور نہ ہی طرفداری کی ہے۔

اسی طرح یہ بھی واضح ہو کہ اسلام یہ نہیں کہتا کہ عورتیں صرف گھر کی چار دیواری میں محصور ہو کر رہ جائیں۔ اگر ایسا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کہتے کہ آدھا ایمان عائشہ رضی اللہ عنہا سے سیکھو اور لوگ سیکھا بھی کرتے تھے۔ یہ روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بعض اوقات ایسی مجالس سے بھی خطاب فرمایا کرتی تھیں جن میں مرد بھی بیٹھا کرتے تھے تا کہ ان سے اسلام سیکھا جائے۔ پھر جنگوں میں بھی عورتوں نے بڑے وقار اور بڑے جذبہ کے ساتھ اپنے فرائض کو نبھایا اور مختلف کام سرانجام دیئے۔ بعض خواتین کو جنگوں میں مرہم پٹی اور بعض دیگر خدمات سونپی گئیں۔ بعض خواتین نے تو جنگوں میں باقاعدہ لڑائی میں بھی حصہ لیا۔ حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ایک جنگ میں انہوں نے ایسی زبردست جنگی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا کہ مرد بھی ان کی بہادری پر حیران ہو کر رہ گئے۔ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا کہ یہ حضرت اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا ہیں جبکہ بعض دیگر مرد اس حیرانی میں یہ نظارہ دیکھ رہے تھے کہ گویا کوئی جوان لڑکا جنگ لڑ رہا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو اس طرح ڈھانپا ہوا تھا کہ احساس بھی نہ ہوتا تھا کہ کوئی عورت لڑ رہی ہے۔ اسی طرح ایک اور جنگ کے موقع پر حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچاتے ہوئے بہادری کے عظیم جوہر دکھائے اور بعض زخم ایسے کھائے کہ کوئی باہمت مرد بھی شاید ان زخموں کی تاب نہ لا سکتا۔ اپنی اس اولوالعزمی کے نتیجہ میں آپ رضی اللہ عنہا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعریفی کلمات اور خوشنودی حاصل ہوئی۔

اس لئے آپ سب یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے جو احکامات قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں، ان پر عمل کرنا آپ کی

ذمہ داری ہے۔کیا آپ چاہتی ہیں کہ حضرت اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا جیسا مقام حاصل کریں۔اگر آپ یہ سمجھتی ہیں کہ ویسے ہی بیٹھے بیٹھے آپ اس مقام کو حاصل کرسکتی ہیں تو یہ آپ کی غلطی ہے۔اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے آپ کو ہر حال میں اپنی ذاتی خواہشات کو پس پشت ڈالنا ہوگا۔اس احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا کہ لوگ آپ کے بارے میں کیا سوچتے ہیں ۔کسی قسم کے طنز اور مزاح سے آپ کے وقار کو کوئی فرق نہیں پڑنا چاہئے۔اپنی زندگیوں کو قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں ڈھالیں صرف تب جاکر آپ حقیقی مومنہ عورت کہلا سکتی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج آپ ثابت کردیں کہ آپ صرف جلسہ میں ہونے کی وجہ سے پردہ نہیں کررہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کیلئے پردہ کررہی ہیں۔آپ ثابت کردیں کہ آپ صرف لجنہ یا جماعتی کاموں کیلئے حجاب اور باوقار لباس نہیں پہنتیں۔آج آپ اس عہد کی تجدید کریں کہ کوئی بھی دنیاوی خواہشات آپ کو اپنے پردہ سے دور نہیں کرسکتیں۔جو بھی تنگی اور سختی جھیلنی پڑے یا آپ کو لوگوں کی طرف سے مذاق کا نشانہ بنایا جائے آپ قطعاً اس کی پرواہ نہ کریں گی۔بلکہ آپ نے یہ عہد کرنا ہے کہ آپ یہ سب صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کررہی ہیں اور اس راہ میں آپ دنیا کی کسی بھی چکا چوند اور مادیت سے ہرگز مرعوب نہیں ہوں گی۔ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ پردہ اور مذہبی لباس آپ کے وقار اور شرم وحیا کا حصہ ہے اور اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک مومنہ عورت کو اس کی پابندی کرنے کا حکم دیا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے بعض اوقات شکایات اور رپورٹیں ملتی ہیں کہ بعض عورتیں اپنے سروں کو اجلاسات کے موقع پر تو ڈھانپتی ہیں لیکن جب کسی شاپنگ مال جاتی ہیں بڑے تنگ اور فٹنگ والے کپڑے پہنتی ہیں، جینز پہنتی ہیں یا ایسی قمیصیں جو کہ بمشکل ان کی کمر تک آرہی ہوتی ہیں۔یاد رکھیں کہ ایسا پردہ اور ایسی بے حیائی آپ کا مذہب سے مذاق ہے۔بہت سے مواقع پر میں نے احمدیوں کو توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف چہرے کے پردہ کا حکم نہیں دیا بلکہ تمام جسم کے پردہ کا حکم دیا ہے۔یہ بھی قرآن کریم کی اس آیت سے ثابت ہے جو میں نے پیش کی ہے۔پس جب آپ اپنے گھر سے باہر جائیں تو یہ ضروری ہے کہ آپ کھلا اوورکوٹ پہنیں یا لمبی شال لیں اور یہ شال بھی پورے جسم کو ڈھانپتی ہو۔حتیٰ کہ اس برقعہ کوٹ کے نیچے بھی آپ ٹی شرٹ یا چھوٹی سکرٹ نہ پہنیں۔اگر آپ ایسا نہ کریں تو نہ صرف یہ پردہ کی خلاف ورزی ہے بلکہ اس سے آپ کی بے حیائی کا بھی اظہار ہو رہا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا کہ ہر مذہب کی ایک خاص پہچان ہوتی ہے اور اسلام کی پہچان حیا ہے۔ایسے افراد پر لعنت بھیجی گئی ہے جو پاکدامنی اختیار نہیں کرتے۔لہٰذا اپنے ایمان کی حفاظت کرنے کیلئے اور اسلام کی اصل تصویر پیش کرنے کیلئے آپ کو ہر صورت میں اپنے لباس میں ہر قسم کی کمی کو دور کرنا ہوگا اور ہر صورت اپنی عفت کی حفاظت کرنی ہوگی کیونکہ ایسا کرنے سے آپ کا ایمان محفوظ ہوگا۔یہ بھی ممکن ہے کہ بہت ہی معمولی معیار کا پردہ آپ سے صرف اس بات کا تقاضا کرتا ہو کہ آپ صرف اپنے بال اور ٹھوڑی ڈھانپیں۔تاہم اگر آپ نے اس قسم کا پردہ کرنا ہے تو پھر میک اَپ نہیں کرنا چاہئے۔اسلام عورتوں کو کام کرنے سے نہیں روکتا لیکن ایسے کام کی اجازت نہیں ہے جس میں نامناسب لباس پہن کر ایک مسلمان عورت کے وقار کا سمجھوتہ ہوتا ہو۔یقیناً دنیا بھر میں ایسی احمدی عورتیں ہیں جو ڈاکٹر ہیں، ٹیچر ہیں، انجینئر ہیں، سائنسدان ہیں اور دیگر بہت سے ایسے پروفیشن اپنائے ہوئے ہیں، لیکن یہ تمام کام کرتے ہوئے بھی یہ خواتین اپنی عفت کا اعلیٰ معیار اور پردہ کو برقرار رکھے ہوئی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی آیت کے ضمن میں جو مَیں نے پہلے بیان کی تھی، عورت کے پردہ اور شرم وحیا کے بارے میں فرماتے ہیں۔

’’یعنی ایمانداروں کو جو مرد ہیں کہہ دے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہوسکتی ہوں اور ایسے موقعہ پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں۔اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں۔ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں۔ان کے حسن کے قصے نہ سنیں۔یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کیلئے عمدہ طریق ہے‘‘۔

پھر عورتوں کے بارے میں فرماتے ہیں: ’’ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں یعنی ان کی پُرشہوت آوازیں نہ سنیں اور اپنے ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں۔اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے۔یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں۔اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچاسکتی ہے‘‘۔

پھر فرماتے ہیں کہ: ’’اور دوسرا طریق بچنے کیلئے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اس سے دعا کریں تا ٹھوکر سے بچاوے اور لغزشوں سے نجات دے۔زنا کے قریب مت جاؤ۔یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہوسکتا ہو اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔جو زنا کرتا ہے وہ بدی کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔زنا کی راہ بہت بری راہ ہے یعنی منزل مقصود سے روکتی ہے اور تمہاری آخری منزل کیلئے سخت خطرناک ہے‘‘۔(اسلامی اصول کی فلاسفی۔روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 342-341)

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس زندگی میں صراط مستقیم کے ہر مرحلہ پر بہت سی رکاوٹیں اور مشکلات ہیں اور ایک مومن مرد اور عورت کا یہ فرض ہے کہ ان مشکلات اور رکاوٹوں سے سرخرو ہوکر گزرے۔اگر اسلام کی حقیقی تعلیمات کی ہمیشہ پیروی کی جائے تو عدم اعتمادی کبھی پیدا نہ ہوتی، جو بدقسمتی سے بہت سے خاوندوں اور بیویوں کے درمیان پیدا ہورہی ہے۔ان کے گھر جو صرف ایک دوسرے کے حقوق ادا نہ کرنے کی وجہ سے تباہ ہورہے ہیں، ہرگز تباہ نہ ہوتے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ خدا کے احکامات کو اس نگاہ سے نہیں دیکھتا جس طرح روحانی اندھا اور بہرے دیکھتے ہیں ۔لہٰذا ایک مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ مستقل مزاجی سے تمام اسلامی تعلیمات اور حکموں پر مکمل طور پر عمل کرتا رہے۔یہ اس وجہ سے ہے کہ مومنوں کو گہرائی سے چیزیں پرکھنے کی صلاحیت دی جاتی ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر اندھوں اور بہروں جیسا رویہ دکھانا منکرین کی علامت ہے۔ایسے لوگوں کی روحانی صلاحیت ختم ہوجاتی ہے اور وہ اس قابل نہیں رہتے کہ پاک اور نیک تعلیمات کو سن سکیں اور ان پر عمل کرسکیں۔لیکن آپ خواتین جنہوں نے امام الزماں کو مانا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام تھے ہرگز اچھی باتوں کو چھوڑ نہیں سکتے اور اسی کا اطلاق احمدی مردوں پر بھی ہوتا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ بدقسمتی سے اس تمام تعلیم کی طرف توجہ کا سخت فقدان ہے لیکن مجھے امید ہے اور میں یہ توقع کرتا ہوں کہ میری آج کی یاددہانی کے بعد آپ سب دوبارہ سے اس طرف توجہ کریں گی اور روحانی طور پر ایک نئی روح پائیں گی انشاء اللہ۔مَیں یہ بھی امید کرتا ہوں اور توقع کرتا ہوں کہ تمام احمدی خواتین اب اپنے حقیقی مقام کو پہچانیں گی اور یہ بات سمجھ جائیں گی کہ دنیا کی چکا چوند اور کشش جو کہ خالصتاً سطحی ہے، اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔تمام سطحی چیزیں اس دنیا میں ہی رہ جائیں گی جبکہ آگے حقیقی اور نہ ختم ہونے والی زندگی ہی جائے گی اور جو بھی نیک اعمال ہم نے اس عارضی دنیا میں کئے ہیں ضرور ثمر آور ہوں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے بعض عورتوں اور حتیٰ کہ بچیوں کی طرف سے خطوط ملتے ہیں کہ کچھ عرصہ تک وہ بھی دنیا کی مادی اور سطحی چیزوں سے متاثر ہوگئی تھیں اور پھر وقت کے ساتھ انہوں نے جانا کہ یہ ان کی بڑی غلطی تھی۔وہ لکھتی ہیں کہ جو کچھ بھی ان کا اس دنیا میں تھا، سب ختم ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ وہ خدا کے غضب کی وارث بھی ٹھہری ہیں۔مزید یہ کہ بعض مرد اور عورتیں بڑے افسوس اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اپنی اولاد کی حالت کے بارے میں لکھتے ہیں۔ان کے الفاظ سے دلی تکلیف واضح ہوتی ہے کہ ان کے بچے نہ صرف مذہب سے دور چلے گئے ہیں بلکہ اپنے والدین کی طرف بھی توجہ نہیں ہے اور نافرمان ہیں۔اس لئے قبل اس سے کہ بہت دیر ہوجائے اور قبل اس کے کہ آپ اس دنیا کی مادیت میں ڈوب جائیں، اپنے دلوں کو بکلی خدا تعالیٰ سے جوڑیں، اسی سے تعلق قائم کریں اور اس تعلق کو کبھی بھی زائل نہ ہونے دیں۔اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حقوق ادا کریں اور قرآن کریم کی ہر ایک ہدایت کو انتہائی اہم گردانیں اور اپنی بہترین صلاحیتوں کے مطابق اس پر عمل کریں۔آپ کی ظاہری حالت قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق ہو کیونکہ یہ اس دنیا میں بھی اور اگلی زندگی میں بھی آپ کی فلاح کا باعث ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ احمدی خواتین جو پاکستان سے آئی ہیں انہیں اپنی ذمہ داریوں کا زیادہ ادراک ہونا چاہئے کیونکہ احمدیت آپ کے خون میں زیادہ دیر سے موجود ہے بہ نسبت ان کے جو بعد میں احمدیت کی آغوش میں آئی ہیں۔اس لئے انہیں نومبائعین یا مقامی احمدیوں کیلئے روشن مثال ہونا چاہئے اور دوسروں کیلئے یہ نمونہ صرف قرآن کریم کی ایک یا دو تعلیمات میں نہ ہو بلکہ انہیں ہر حکم پر عمل کرنے کی مثال بننا چاہئے اور اس طرح اپنے اردگرد تمام لوگوں کی ہدایت کیلئے روشنی کی کرن ہوں۔

لوکل احمدی خواتین سے آج مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ میں سے بعض کو اب احمدی ہوئے بہت عرصہ ہو چکا ہے اور آپ کے بچے اور پوتے نواسے بھی ماشاء اللہ احمدی ہیں۔اس لئے صرف پاکستانی احمدی خواتین ہی ایسی نہیں ہونی چاہئیں جو مثالی نمونہ قائم کریں بلکہ آپ سب کو بھی دوسروں کیلئے نمونہ ہونا چاہئے۔اسی طرح نومبائعین ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر پرانے احمدی اپنے اندر روحانی طور پر انقلابی تبدیلی پیدا نہیں کرتے تو یہ بات آپ کو ایسا کرنے سے مانع نہیں ہونی چاہئے۔لہٰذا وہ جو حال ہی میں احمدی ہوئی ہیں انہیں روحانی انقلاب پیدا کرنے کا ذریعہ بننا چاہئے اور اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں حقیقی اسلام کی مثال پیش کرنی چاہئے۔ **ہمیشہ یاد رکھیں کہ وہ شخص جو پاکیزگی میں بڑھتا ہے، وہی اللہ تعالیٰ کو پیارا ہوتا ہے۔** اللہ تعالیٰ کو پرانے یا نئے احمدی ہونے سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ صرف پاکباز اور نیکوکاروں سے ہے۔اللہ کرے کہ میرے الفاظ آپ لوگوں کے نیکی کے معیاروں کو بڑھانے کا باعث بنیں تا کہ احمدیت جو کہ حقیقی اسلام ہے، اس کا حسین بیج ہماری آنے والی نسلوں میں خوبصورت پھول کھلاتا رہے اور ہمیشہ اس کی بڑھوتی ہوتی رہے۔اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔آمین۔اب آپ سب دعا میں میرے ساتھ شامل ہوجائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔خطاب کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔دعا کے بعد خواتین نے بڑے پُرجوش اور ولولہ انگیز نعرے بلند کئے اور کچھ دیر کیلئے خواتین کی جلسہ گاہ نعروں سے گونجتی رہی۔بعدازاں لجنہ اور بچیوں کے مختلف گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔افریقن، امریکن خواتین نے اپنے روایتی انداز میں کلمہ اور دیگر حمدیہ نظمیں پیش کیں۔

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز زنانہ جلسہ گاہ سے، مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے اور نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بعدازسہ پہر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

Reception ریسیپشن

پروگرام کے مطابق چھ بجکر 20 منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے جلسہ گاہ کیلئے روانہ ہوئے اور ساڑھے چھ بجے جلسہ گاہ آمد ہوئی۔

جلسہ گاہ State Farm Show Complex کے ایک ہال میں غیر مسلم اور غیر احمدی مہمانوں کیلئے ایک Reception کا اہتمام کیا گیا تھا۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس تقریب کے آخری حصہ میں شرکت فرمائی۔اس تقریب میں شرکت کرنے والے مہمانوں میں!

Paul Monteiro Office of Public Engagment, Th White House.

Tina Ramirez, Director of Government Relations, Becket Fund for Religious Liberty.

Ronald waters, Pennsylvania State Representative.

Sue Helm.Pennsylvania State Representative.

Linda Thompson, Mayor of Harrisburg.

Dr. Paula Sanders, Professor of History and Dean of Graduate

Studeis, Rice University.
Herman Mustafaa Carroll, Executive Director Council on American Islamic Relations.

شامل تھے۔

اس کے علاوہ فیڈرل آفیشلز، سٹیٹ آفیشلز، سٹی آفیشلز، یہودیت، عیسائیت کے مذہبی رہنما، Jurists، وکلاء، ڈاکٹرز، پروفیسرز، کمیونٹی لیڈرز اور زندگی کے مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے مجموعی طور پر 260 مہمان شامل تھے۔ بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے ایک جج Surandra Kumar Sinha بھی اس تقریب میں شامل تھے۔

احمدیہ مسلم ہیومینیٹی ایوارڈ

جماعت احمدیہ امریکہ گزشتہ سال سے Ahmadiyya Muslim Humanitarian Award دے رہی ہے۔ امسال یہ ایوارڈ جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر آج اس تقریب کے دوران Tina Ramirez ڈائریکٹر آف گورنمنٹ ریلیشنز کو دیا گیا۔ یہ ایوارڈ Ms Tina نے حضور انور کے دست مبارک سے حاصل کیا۔ موصوفہ کو یہ انعام ان کی سالہا سال کی خدمت کی بنیاد پر دیا گیا۔ جو انہوں نے عام انسانی حقوق اور پناہ گزینوں کے تحفظ کیلئے کی اور مظلوم جماعتوں کی عالمی مذہبی آزادی کیلئے مسلمان دنیا میں عوام کی سطح پر وکالت کی جس میں انڈونیشیا اور بنگلہ دیش قابل ذکر ہیں۔ 2008ء میں موصوفہ انڈونیشیا گئیں اور احمدیوں پر حکومتی پابندیوں اور فرقہ وارانہ تشدد کے خلاف دفاع کیا۔ ان کے قانونی کاموں کی وجہ سے انڈونیشیا کی طرف سے ملک بھر میں احمدیوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگانے والے قانون کو نہایت تنقیدی نگاہ سے دیکھا گیا۔ یہ اپنے کام کی وجہ سے معروف حیثیت رکھتی ہیں۔

اجتماعی ملاقاتیں

اس تقریب میں شمولیت کے بعد سات بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق مرد احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات تھی۔

امریکہ کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احباب ایک قطار میں چلتے ہوئے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس سے گزرتے اور شرف مصافحہ حاصل کرتے ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں حضور انور کی خدمت میں دعا کیلئے عرض کرتا اور پھر اپنے پیارے آقا کی دعائیں حاصل کرتے ہوئے اور تسکین قلب لئے ہوئے آگے گزر جاتا۔ حضور انور سے ملنے کے بعد بعض کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ ہر ایک کے اپنے اپنے جذبات تھے جنہیں وہ اپنے سینے میں لئے ہوئے ان مبارک لمحات سے فیضیاب ہو رہا تھا۔

ملاقات کرنے والوں میں جوان بھی تھے اور بوڑھے بھی تھے، بچے بھی تھے اور بیمار بھی تھے۔ بعض لوگ ویل چیئر پر کسی دوسرے کے سہارے اپنے آقا سے ملنے آئے۔ بعض ایسے بوڑھے بھی تھے کہ چلنے پھرنے میں مشکل تھی مگر گرتے پڑتے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ کیلئے آن پہنچے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت طلباء کو قلم اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔ اس دوران قریباً ڈیڑھ ہزار افراد نے شرف مصافحہ کی سعادت پائی۔

تقریب آمین

اس کے بعد پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 45 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم بلال احمد، Moiz ارائیں، Suman محمود، ماہا ارائیں، حامیہ محمود، صالحہ حبیب، مصباح احمد، مہ نور خالد خان، Samamr احمد، عروشہ نور، حسیب خان، Zohayr احمد، Arshia احمد، منیزہ شمس، Adeena بیگ، فلک جاوید، عمر سعید، Areeb امجد، Salek خان، ماریہ شاہد، شاہ زیب ملک، مائرہ احمد، شاہ زیب خان، فاروق عمر، اطہر اعوان، مریم ظفر، ولید سعید، Ana سارہ احمد، صباحت رحمن، خلیق احمد طاہر، مرینہ خان، طلحہ محمود، عثمان چوہدری، مہر مظفر، Shazil احمد، Maherah احمد، مشعل اعجاز، مائزہ نبیل، زارا احمد، ملیحہ احمد، ایاز احمد، Seemal احمد۔

آمین کی اس تقریب میں شامل ہونے والے بچوں اور بچیوں کا تعلق درج ذیل جماعتوں سے تھا۔

Brooklyn, Austin, Alabama, Albany، سینٹرل ورجینیا، شکاگو ویسٹ، کولمبس (Columbus)، Dallas، Datroit، Dayton Hartford, Georgia, Carolina، ہیوسٹن ساؤتھ، ہیوسٹن ویسٹ، لاس اینجلس ایسٹ، Long Island، میامی، نارتھ جرسی، Queens، روچسٹر، San Diego، سیاٹل، Syracuse, Silicon Valley

تقریب آمین کے بعد 9 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ سے اپنی رہائشگاہ ہوٹل Sheraton تشریف لے گئے۔

یکم جولائی 2012ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر 40 منٹ پر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری امور سرانجام دیئے۔

اختتامی اجلاس

آج جماعت احمدیہ یو ایس اے کے جلسہ سالانہ کا آخری دن تھا۔ جلسہ کے اختتامی اجلاس میں شرکت کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گیارہ بجکر پچاس منٹ پر ہوٹل سے جلسہ گاہ کیلئے روانہ ہوئے۔ بارہ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جونہی جلسہ گاہ میں داخل ہوئے اور سٹیج پر تشریف لائے تو جلسہ گاہ نعروں سے گونج اٹھی۔ احباب نے بڑے پُر جوش اور ولولہ انگیز نعرے لگائے۔

جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حافظ مبارک احمد ککوئی صاحب نے تلاوت قرآن کریم پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ طارق شریف صاحب نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام

لوگو سنو! کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں — جس میں ہمیشہ عادت قدرت نما نہیں

عزیزم بلال راجہ صاحب نے خوش الحانی سے پیش کیا اور اس نظم کا انگریزی ترجمہ مکرم عمر شریف صاحب نے پیش کیا۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے احمدی طلباء میں اسناد و میڈلز کی تقسیم

اس کے بعد تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سندات عطا فرمائیں اور گولڈ میڈل پہنائے۔

درج ذیل خوش قسمت طلباء نے یہ ایوارڈ حاصل کرنے کا شرف پایا۔

1۔ عزیزم متکلم سندھو۔ ہائی سکول کے فائنل امتحان میں 99 فیصد نمبر حاصل کئے۔ 2۔ عزیزم سید جبرائیل احمد۔ ہائی سکول کے فائنل امتحان میں 99 فیصد نمبر حاصل کئے۔ 3۔ عزیزم جری اللہ سیفی۔ IDAHO سٹیٹ یونیورسٹی سے 3.99 گریڈ کے ساتھ B.Sc کی ڈگری حاصل کی۔ 4۔ عزیزم سید حسان احمد۔ MIAMI یونیورسٹی سے 3.92 گریڈ کے ساتھ B.Sc کی ڈگری حاصل کی۔ 5۔ ڈاکٹر عاطف میاں صاحب۔ Ph.D موصوف پرنسٹن یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور Academic Economics کی فیلڈ میں نیشنل ایکسپرٹ تسلیم کئے جاتے ہیں۔ 6۔ عزیزم باسل احمد۔ ہائی سکول کے فائنل امتحان میں 95 فیصد نمبر حاصل کئے۔ 7۔ عزیزم مامون رشید George Mason یونیورسٹی سے 3.8 گریڈ میں M.Sc کی ڈگری حاصل کی۔ 8۔ عزیزم عالم زیب خان۔ Texas یونیورسٹی سے 3.81 گریڈ میں M.Sc کی ڈگری حاصل کی۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے تحت پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں سے پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے سندات اور گولڈ میڈل حاصل کئے۔

1۔ ڈاکٹر محمد علی مختار صاحب پنجاب یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کے امتحان میں اول پوزیشن حاصل کی۔ 1988ء 2۔ عزیزم انتصار ناصر۔ کیمبرج یونیورسٹی Overseas Syndicate کے تحت O-Level کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ 2008ء 3۔ اویس خاور بٹ صاحب پنجاب یونیورسٹی سے ایم ایس سی میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ 2003ء

تقسیم ایوارڈ کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس اطفال الاحمدیہ یو ایس اے، مجلس خدام الاحمدیہ یو ایس اے اور مجلس انصار اللہ یو ایس اے کی نمایاں کارکردگی دکھانے والی مجالس کو سندات خوشنودی اور علم انعامی عطا فرمائے۔

حضور انور کا اختتامی خطاب

بعد ازاں پونے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ کے بعد سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: امریکہ ان ممالک میں سے ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام اور بعض تحریریں آپ کی زندگی میں ہی پہنچ گئی تھیں اور یہ سب غیر معمولی طریق پر ہوا۔ درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام امریکہ میں ایک آدمی کی وجہ سے پہنچا جس کا نام، جان الیگزینڈر ڈوئی تھا۔ یہ ذلیل شخص مسلسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف انتہائی بدزبانی اور یاوہ گوئی سے کام لیتا رہا۔ اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اسلام جلد ہی صفحہ ہستی سے نابود ہو جائے گا۔ وہ اپنی اس دروغ گوئی اور گالی گلوچ کرنے سے باز نہ آتا۔ ڈوئی نے یہیں بس نہیں کی بلکہ اس حد تک بڑھ گیا کہ اس نے دنیا کے سامنے خدا تعالیٰ کا پیغمبر ہونے کا دعویٰ کر ڈالا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے مثال محبت اور غیرت نے ڈوئی کی طرف سے کی جانے والی مسلسل یاوہ گوئی اور بدزبانی کو برداشت نہ کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

”مفتری کذاب اسلام کا خطرناک دشمن ہے۔ بہتر ہے اس کے نام ایک کھلا خط چھاپ کر بھیجا جاوے اور اس کو مقابلہ کیلئے بلایا جاوے۔ اسلام کے سوا دنیا میں کوئی سچا مذہب نہیں ہے اور اسلام ہی کی تائید میں برکات اور نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ میرا یقین ہے کہ اگر یہ مفتری میرا مقابلہ کرے گا تو سخت شکست کھائے گا اور اب وقت آ گیا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے افتراء کی اس کو سزا دے۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 234۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈوئی کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ مباہلہ کا یہ اعلان مختلف اخبارات میں چھپا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مباہلہ کے چیلنج کو بار بار دہرایا۔ اس مباہلہ کی خبر یہاں امریکہ میں بھی بڑی کثرت کے ساتھ اخبارات میں چھپی اور ہر طرف پھیل گئی اور اس چیز کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں ذکر فرمایا ہے۔ (ماخوذ از حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 505-506) جب اس مباہلہ کی خبر ڈوئی تک پہنچی اور اسے اس مباہلہ کا جواب دینے کیلئے کہا گیا تو اس شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف حقارت آمیز زبان

استعمال کرتے ہوئے کہا۔

’’ہندوستان میں ایک بیوقوف محمدی مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے کہ مسیح یسوع کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تُو اس کا جواب کیوں نہیں دیتا اور کہ تو کیوں اس شخص کا جواب نہیں دیتا۔ مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ مَیں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا۔ اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا‘‘۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 509)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ قطع نظر اس کے کہ ڈوئی اس مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرتا ہے یا نہیں وہ اور اس کا شہر خدا تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچ پائیں گے اور اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی بڑی آفت پہنچے گی۔

(ماخوذ از حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 506 حاشیہ)

شکاگو کے ایک مشہور اخبار نے اپنی 28 جون 1903ء کی اشاعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیلنج کے حوالہ سے ایک آرٹیکل شائع کیا۔ اس آرٹیکل کی سرخی تھی کہ ’کیا ڈوئی اس مقابلے میں نکلے گا؟‘ اس آرٹیکل میں متن کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ڈوئی کی تصویریں بھی پہلو بہ پہلو لگائی گئیں۔ اس اخبار نے لکھا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ڈوئی مفتری ہے اور میں دعا کرنے والا ہوں کہ وہ اسے میری زندگی میں نیست و نابود کردے اور پھر کہتے ہیں کہ جھوٹے اور سچے میں فیصلہ کا طریق بھی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعا کی جاوے کہ دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوجاوے۔ (ماخوذ از حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 505 حاشیہ)

پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چیلنج تھا اور پوری دنیا نے اس چیلنج کا انجام بھی دیکھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے عین مطابق ہوا۔ ڈوئی کے اس ذلت آمیز زوال کو ساری دنیا نے دیکھا جب اس نے اپنے زمانہ عروج میں اپنی طاقت اور پارسائی کا مظاہرہ کرنے کی کوشش میں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد کیا۔ جس کا مقصد سامعین کو اپنے مسحور کن اور طلسمی بیان سے متاثر کرنا تھا۔ اس نے مہینوں اس تقریب کی تیاری کی۔ بالآخر جب وقت آن پہنچا اور وہ تقریر کرنے کیلئے کھڑا ہوا تو ولولہ انگیز تقریر کرنے کی بجائے اس کی آواز یکلخت بدل گئی اور اس نے عجیب و غریب قسم کی آوازیں نکالنا شروع کردیں۔ اس کو اپنی زبان پر قابو نہ رہا۔ ڈوئی اپنے فن خطابت سے ہر ایک کو متاثر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر درحقیقت ایسا نہ ہوا اور سامعین متنفر ہوکر جلد ہی اس جلسہ سے چل دیئے اور ڈوئی ذلیل و خوار ہوکر رہ گیا۔ پس وہ تقریب جس میں ڈوئی اپنے فن اور طاقت کا مظاہرہ کرنا چاہتا تھا اس کے ذلت آمیز تنزل کے آغاز کا باعث بن گئی۔ اس واقعہ کے بعد اس کی ساری زندگی زبوں حالی کا شکار ہوگئی۔ اس کو فالج ہوگیا، اس کی بیوی اس کو چھوڑ کر چلی گئی اور اس کی نسل منقطع ہو گئی۔ (ماخوذ از امریکہ کے ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی کا عبرتناک انجام از چوہدری خلیل احمد صفحہ 47 تا 52، 61 مطبوعہ الشرکۃ اسلامیہ لمیٹڈ 1954ء)

آج ہم دیکھ سکتے ہیں کہ پوری دنیا میں ڈوئی کی نسل کے کوئی آثار نہیں ملتے۔ وہ شخص جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی وہ پیشگوئی کے پہلے دو سالوں کے دوران ہی مکمل طور پر تباہ و برباد ہوکر رہ گیا۔ اور وہ زبان جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کے لئے غلیظ اور خوفناک گالیاں نکلتی تھیں ہمیشہ کیلئے کاٹ دی گئی اور ذلت اور شرمندگی کے سوا اس کے پاس کچھ نہ بچا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو ڈوئی کا انجام تھا لیکن چیلنج دینے والے شخص یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا بنا؟ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس عظمت اور شان کے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ساتھ اس کی روحانی اور جسمانی نسل کی ترقی کے متعلق کئے گئے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور آپ سب کی یہاں پر موجودگی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ میں سچے تھے اور ہیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندے تھے اور آپ کو خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے قیام کا کام سونپا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ سب کو ڈوئی کے انجام کے بارے میں مختصر طور پر بتانے کا مقصد صرف اتنا تھا کہ یہ آپ کے ایمانوں میں پختگی اور اضافہ کا باعث ہو۔ کیونکہ اگر آپ اس واقعہ کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ واقعہ فی الحقیقت حیران کن طور پر خدا تعالیٰ کی عظمت و شوکت ظاہر کرنے والا ہے۔ درحقیقت امریکہ میں رونما ہونے والے اس واقعہ نے ایک مشہور امریکی اخبار کو یہ اعلان کرنے اور تصدیق کرنے پر مجبور کردیا کہ مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام ایک عظیم شخص ہیں اور ڈوئی کا انجام عبرتناک ہوا ہے۔ (ماخوذ از امریکہ کے ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی کا عبرتناک انجام از چوہدری خلیل احمد صفحہ 47 تا 52، 61 مطبوعہ الشرکۃ اسلامیہ لمیٹڈ 1954ء)

پس یہ واقعہ یہاں امریکہ میں موجود ہر ایک احمدی کے ایمان میں مسلسل اضافہ کا باعث ہونا چاہئے۔ نہ صرف ڈوئی کے شہر میں بسنے والوں بلکہ پورے ملک میں سے ڈوئی کو یاد رکھنے والا یا اس کے متعلق بات کرنے والا کوئی ایک شخص بھی نہیں ہے۔ تاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام یعنی حضرت مسیح موعود و مہدی علیہ السلام کے ماننے والے امریکہ کے دور دراز شہروں اور قصبوں میں پھیل گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس نوجوان احمدیوں اور آنے والی نسلوں کو چاہئے کہ وہ اپنے ایمان اور عقیدہ کو مضبوط کریں۔ آپ سب کو ہمیشہ اپنے مذہب پر ایمان و ایقان میں پختگی پیدا کرنی چاہئے۔ آپ کو تبلیغ کے میدان میں نمایاں کوششیں کرنی ہوں گی ورنہ آپ لوگ اس مقصد کو حاصل کرنے والے نہ ہوں گے جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ یہ عظیم نشان ہمیں دکھلایا۔ کیا ہم اپنے آپ کو محض احمدی کہنے اور مختلف شہروں میں جماعتیں قائم کرلینے سے حضرت مسیح موعود کی آمد کے مقصد کو پورا کرنے والے بن سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں!

جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا ہے کہ آپ سب کو اپنے عقیدہ پر ایمان میں مضبوطی پیدا کرنی ہوگی اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو پھیلانے کیلئے اور تبلیغ کرنے کیلئے اپنی کوششوں میں اضافہ کرنا ہوگا اور اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کریں۔ آپ کو اپنی عبادات کے معیار میں بہتری پیدا کرنی ہوگی اور روحانیت میں ترقی کیلئے مسلسل کوشش کرنا ہوگی۔ احمدی مسلمانوں کو دنیا کے پیچھے لگنے اور اس کا غلام بننے کی بجائے ساری دنیا کو اپنے پیچھے لگانا ہوگا۔ اس لئے ہر ایک احمدی کو چاہئے کہ وہ خود اپنا محاسبہ کرے کہ کیا وہ اس مقصد کے حصول کی خاطر پوری کوشش کررہا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ ملک امریکہ اس لحاظ سے بھی خوش قسمت ہے کہ یہاں پر جماعت کی طرف سے سب سے پہلے بھیجے جانے والے مبلغ کو یہ شرف حاصل تھا کہ انہوں نے بلا کسی واسطہ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا اور ان کو براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سیکھنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس قوم پر ایک خاص نظر تھی۔ چنانچہ اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ **اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ امریکن قوم دین کو سمجھے اور اس کی خوبصورت تعلیمات کو قبول کرے** اور یہی وجہ ہے کہ ہمیں احمدیت قبول کرنے والے مقامی امریکن لوگوں کی ایک بڑی تعداد نظر آتی ہے جن کا تعلق نہ تو انڈیا سے ہے اور نہ پاکستان سے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً پاکستان سے یہاں آکر بسنے والے احمدیوں اور یہاں کے مقامی احمدیوں پر ایک بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ان کو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے صرف اس لئے ان کو یہاں پر کسی ذریعہ سے بھجوایا ہے یا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو اس ملک میں اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اپنی پوری قابلیتوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام اور اللہ تعالیٰ کے دین کو لوگوں تک پہنچا سکیں۔ **اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ہمیں کون سے طریق اختیار کرنے ہوں گے؟ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے سب سے پہلی اور ضروری بات اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور یہ تعلق خالص عبادت کے ذریعہ ہی پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا آپ کو یہ بات یقینی بنانا ہوگی کہ آپ کے قول و فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر ہوں۔ آپ کو اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کی تربیت اس رنگ میں کرنی ہوگی کہ ان کا اسلام کے ساتھ ایک ایسا تعلق پیدا ہوجائے جس طرح کہ لوہا مقناطیس کی طرف کھنچا چلا آتا ہے۔** ان کا مذہب کے ساتھ تعلق پیدا کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا مطلب صحیح طور پر سمجھنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یاد رکھیں! بڑے ہونے کے ناطے اگر آپ اس عہد کو پورا نہیں کرتے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کیلئے اپنی تمام تر قابلیتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار نہیں لاتے تو آپ اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں سے بھی یہ امید نہ رکھیں کہ وہ اس کا مطلب سمجھ پائیں گے۔ جو مَیں نے بیان کیا ہے وہ محض الفاظ نہیں ہیں بلکہ یہ وہ ضروری خوبیاں ہیں۔ جو اس راہ پر چلاتی ہیں جس کو دینی اصطلاح میں تقویٰ کہا جاتا ہے۔ جس کا مطلب پرہیزگاری ہے۔ ایسے متقی لوگ ہی اللہ تعالیٰ کی نظر میں عزت اور تکریم کے مستحق ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ (الحجرات:14) یعنی اللہ تعالیٰ کی نظر میں تم میں سے سب زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس آپ کو یہ شعور ہونا چاہئے اور ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مادی دولت اور دنیاوی رتبہ حاصل کرلینا، بڑے گھر کا مالک بن جانا یا قیمتی کار لے لینا، آپ کو اللہ تعالیٰ کی نظر میں عزت کا مقام نہیں دیتا۔ یہ مادی چیزیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بطور احسان کے اور آپ کی راحت کے لئے دے رکھی ہیں اور یہ چیزیں آپ کو معزز یا دوسروں سے بہتر نہیں بنا سکتیں اور کسی کو اپنے دنیاوی مال و دولت پر فخر نہیں ہونا چاہئے اور کسی کو ہرگز یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ وہ زیادہ عزت و تکریم کا حقدار ہے بہ نسبت ان لوگوں کے جن کے پاس دنیاوی مال و دولت نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم سب نے اس مالی بحران کو دیکھا ہے جس نے گزشتہ چند سالوں میں دنیا کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ بہت سے لوگ جو بظاہر کافی دولتمند تھے اب دیوالیہ پن کا شکار ہوکر ایک مشکل زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ علاوہ ازیں اس ملک میں یا مغربی ممالک میں یا پوری دنیا میں جاری مالی نظام کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ شاذ ہی کوئی چیز ہوگی جس کے متعلق ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اس کا مالک ہے اور حقیقت میں بھی وہ اس کا مالک ہو۔ وہ شخص ظاہری طور پر تو شاید کافی زیادہ چیزوں کی ملکیت کا دعویٰ کرتا ہو مگر وہ ساری چیزیں بالعموم کریڈٹ کارڈز اور بینک سے لئے گئے قرضوں سے حاصل کی گئی ہوتی ہیں۔ غرضیکہ یہ ساری چیزیں خریدار کی زندگی کو قرض کی زندگی میں تبدیل کرنے کا موجب بنتی ہیں اور اگر یہ حقیقت ہے تو کیا یہ بات خوشی اور فخر کا باعث ہونی چاہئے؟ کریڈٹ کارڈز اور دوسروں کے پیسوں سے حاصل کی گئی چیزوں پر فخر کرنا عقل مندی نہیں ہے یا پھر یہ کوئی دانائی کی علامت نہیں ہے بلکہ یہ تو بیوقوفی اور جہالت ہے۔ لہٰذا یہ بات ہر دنیادار شخص کیلئے بھی قابل غور ہے۔ ایسے تمام لوگوں کو اپنے آپ سے پوچھنا چاہئے کہ حقیقی عزت اور تکریم حاصل کرنے کے اصل ذرائع کیا ہیں؟

ایک احمدی مسلمان جس نے امام وقت کو مانا ہے اور صراط مستقیم پر چلنے کا وعدہ کیا ہے اس کو چاہئے کہ وہ ہر وقت اپنے دل میں تقویٰ کو مقدم رکھے اور اسی طریق پر وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں حقیقی عزت حاصل کرنے کے قابل ہوسکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں عزت کا مستحق ہونا ایک حقیقی مومن کیلئے ایسا انعام ہے کہ کوئی دنیاوی انعام اس کی قیمت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ دنیاوی قدر و عزت اس کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ پس ہر ایک جو اللہ تعالیٰ کی طرف خلوص دل کے ساتھ قدم بڑھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور اجر دیتا ہے اور ایسے بندے کو دنیا میں بھی عزت و تکریم عطا فرماتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاللّٰہُ وَلِیُّ الۡمُتَّقِیۡنَ (الجاثیۃ:20) یعنی اللہ تعالیٰ متقیوں کا دوست ہے۔ اس آیت میں دوست کیلئے جو عربی لفظ استعمال ہوا ہے وہ وَلِی ہے۔ یہ کسی معمولی دوستی کے لئے استعمال نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی دوستی کی تو کوئی حد نہیں ہے۔ اس لفظ کے کئی مطالب ہیں۔ وَلِیۡ کا مطلب صرف دوست نہیں بلکہ پیار کرنے والا، مدد کرنے والا، محافظ اور سرپرستی کرنے والا بھی اس کے دیگر معانی ہیں۔ (اقرب الموارد زیر مادہ ’’وَلِی‘‘)

قرآن مجید میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ (البقرۃ:108) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی دوست یا مددگار نہ ہے۔ پس کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کی مدد اور دوستی کے بغیر اپنے ایمان میں ترقی نہیں کرسکتا اور نہ ہی دنیاوی معاملات میں ترقی کرسکتا ہے۔ بعض لوگ ظاہری حسن اور دنیا کی کشش سے متاثر ہو کر اپنی کوششوں کے ذریعہ بعض دنیاوی معاملات میں ترقی کرلیتے ہیں مگر ایک احمدی کو ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر چکا ہے اور دین کو تمام دنیاوی معاملات پر مقدم کرنے کا وعدہ کر چکا ہے۔ درحقیقت اس کی مذہبی، روحانی اور دنیاوی ترقیات کا براہ راست تعلق دین کو دنیا پر مقدم رکھنے سے ہے۔ احمدی کو اپنے سامنے موجود دو باتوں میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہوگا۔ یا تو اس کو دنیاوی مال و دولت کو اپنے اوپر غالب آنے سے روکنا ہوگا یا پھر دین کی خاطر کئے گئے عہد کی پابندی کرنی ہوگی۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ دین کو اور دنیاداری کو ایک ساتھ رکھتے ہوئے اس عہد کو پورا کر پائیں۔ یعنی آپ کی توجہ دنیا کی طرف بھی ہو اور دین کی طرف بھی۔

دیکھیں! اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جو نیک نیتی اور خلوص دل سے اسلام کی تعلیمات پر عمل کرتا ہے کتنی عزت سے نوازا ہے۔ یعنی اس شخص کی ان کوششوں کی بدولت اللہ تعالیٰ اس کا دوست بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی دوستی کوئی معمولی دوستی نہیں ہے۔ ایک عام دوست اپنے دوسرے دوست کے حقوق ادا کرنے کی خواہش تو رکھتا ہے مگر بعض اوقات وہ اپنے دوست کی مدد کرنے میں بے بس ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ بہترین دوست ہے کیونکہ وہ تمام طاقتوں کا مالک ہے اور اس کے اندر تمام طاقتیں موجود ہیں۔ وہ جو کچھ اپنے دوست کیلئے کرسکتا ہے اس کی کوئی حد نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں مَیں ایک بات واضح کردوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں ایک انتہائی لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے کہ **جب اللہ کسی شخص کا دوست بنتا ہے تو اس شخص کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے اوپر عائد دوستی کے تمام حقوق ادا کرے۔ کیونکہ دوستی تو یکطرفہ نہیں ہوتی۔ پس وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اسے دوستی کے حقوق بھی ادا کرنے چاہئیں۔**

دعا کی قبولیت کے بارے میں بھی آپ کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ بسا اوقات ہمارے دوست ہماری التجا فوراً مان لیتے ہیں لیکن کئی مواقع ایسے آتے ہیں وہ انکار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص دعا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو قبول نہیں کرتا تو اس سے اس شخص کے دل میں شکوہ یا ناراضگی پیدا نہیں ہونی چاہئے اور یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ اس کا دوست ہے اس لئے یہ اس کا حق ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ دعا قبول نہ کرے تو معاملہ یہاں ختم نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفت ''ولی'' دوسرے دروازے کھول دیتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ 'ولی' کا ایک مطلب پیار کرنے والا بھی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے دوست کی کسی دعا کو قبولیت کا شرف نہیں بخشتا تو وہ ایسا اس بندے سے محبت کے نتیجہ میں کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس شخص کیلئے کیا خیر ہے اور کیا شر۔ **لیکن جب بھی اللہ تعالیٰ کسی دعا کو ردّ کرتا ہے تو وہ اپنے دوست پر کسی اور رنگ میں اَن گنت انعامات اور رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اگر وہ دعا اس زندگی میں قبول نہیں بھی ہوتی تو یہ ضائع نہیں جاتی کیونکہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی دعا کا اس کو آخرت میں اجر دے گا۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ مدد کرنے والا اور حفاظت کرنے والا بھی ہے۔ ہمارے دنیاوی دوست ہماری مدد کے لئے اور ہماری حفاظت کے لئے ہمہ وقت میسر نہیں ہوسکتے جبکہ اللہ تعالیٰ تو ہمیشہ موجود ہے۔ وہ ذات نہ تو تھکتی ہے اور نہ ہی اس کو کسی آرام کی ضرورت ہے۔ پس اصل مدد کرنے والا اور حفاظت کرنے والا تو خدا ہے جس کے وجود میں ہمیشگی ہے۔ یہی ہمارا مالک ہے اور کیا ہی اعلیٰ مددگار اور دوست ہے۔ کون ایسا عقلمند ہے جو اس قسم کے مددگار اور دوست کو چھوڑ کر کہیں اور چلا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: متقین کو نوازے جانے والے انعامات کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (سورۃ الانعام:156) یعنی یہ بہت مبارک کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم رحم کئے جاؤ۔

اس لئے ایک حقیقی مومن کا فرض ہے کہ وہ دنیا کے پیچھے نہ بھاگے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف قدم بڑھائے اور اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے تب ہی وہ تقویٰ کی راہ پر چلنے والا ہوگا۔ اور اس کو حاصل کرنے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کی کتاب مکمل و کامل ہے اور اس نے دنیا کے تمام علوم کا احاطہ کر رکھا ہے۔ اس کتاب میں تمام حقوق اللہ اور حقوق العباد کا احاطہ کیا گیا ہے اور اس میں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے تمام معیار بیان کئے گئے ہیں۔ **ہر قسم کی انسانی ترقی اس کتاب کے ساتھ وابستہ ہے۔ دنیاوی ترقی کا تعلق بھی قرآن سے ہے۔ معاشرتی ترقی کا تعلق بھی قرآن سے ہے۔ ہر یک شخص کی انفرادی ترقی کا تعلق بھی قرآن کے ساتھ ہے۔ اور سب سے اہم اور ضروری چیز یعنی روحانی ترقی اور تعلق باللہ بھی درحقیقت قرآن کے ساتھ منسلک ہے۔** اور آپ ان سب چیزوں کے حصول کیلئے کوشش کرتے ہیں تو آپ اعلیٰ کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔ دنیاوی ترقی کو ہی کامیابی مت سمجھیں۔ اصل کامیابیاں تو وہ ہیں جو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کام آتی ہیں۔ پس جب آپ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے نیک ارادوں کے ساتھ اعلیٰ معیار پر قائم ہو جائیں گے اور جب آپ تقویٰ کے حصول کیلئے کوشش کریں گے تو تب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ آپ لوگوں کو تمام مشکلات اور مصیبتوں سے آزاد کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا (الطلاق:4) اس کا مطلب ہے کہ جو اللہ سے ڈرے اس کے لئے وہ کوئی نجات کی راہ بنا دیتا ہے۔ یہ رہنمائی صرف گھریلو معاملات تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ ہر ایک مسئلہ اور مصیبت کا احاطہ کرتی ہے۔ بعض لوگ اپنی دنیاوی ضروریات پوری کرنے کی خاطر اتنا پریشان ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنے دین کو ثانوی حیثیت دینے لگتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے اپنی دنیاوی ضروریات کیلئے جان نہ لڑائی تو ان کو معاشرہ کی طرف سے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا اور وہ بھوکے مر جائیں گے۔ تاہم ایسے لوگوں کو سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق:4)۔ یعنی وہ اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرسکتا۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

''انسان مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور حاجات مختلف رکھتا ہے۔ ان کے حل اور روا ہونے کیلئے بھی تقویٰ ہی کو اصول قرار دیا ہے۔ معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے۔ فرمایا وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق:- 43) خدا متقی کیلئے ہر مشکل میں ایک مخرج پیدا کر دیتا ہے اور اس کو غیب سے اس سے مخلصی پانے کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ اس کو ایسے طور سے رزق دیتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہ لگے۔''

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''اب غور کر کے دیکھ لو کہ انسان اس دنیا میں چاہتا کیا ہے۔ انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے کہ اس کو سُکھ اور آرام ملے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے جو تقویٰ کی راہ کہلاتی ہے اور دوسرے لفظوں میں اس کو قرآن کریم کی راہ کہتے ہیں اور یا اس کا نام صراط مستقیم رکھتے ہیں۔''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں: ''کوئی یہ نہ کہے کہ کفّار کے پاس بھی مال و دولت اور املاک ہوتے ہیں اور وہ اپنی عیش وعشرت میں منہمک اور مست رہتے ہیں۔ مَیں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وہ دنیا کی آنکھ میں بلکہ ذلیل دنیا داروں اور ظاہر پرستوں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں مگر درحقیقت وہ ایک جلن اور دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تم نے ان کی صورت کو دیکھا ہے مگر میں ایسے لوگوں کے قلب پر نگاہ کرتا ہوں۔ وہ ایک سعیر اور سلاسل واغلال میں جکڑے ہوئے ہیں۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 280-279۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے متقیوں پر کئے جانے والے انعامات کا ذکر اس طرح آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں اور ان کے کاموں میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ اگر ہم آج کے دور کے حالات پر نظر ڈالیں تو دیکھتے ہیں کہ تیسری خوفناک جنگ عظیم کا سایہ ہمارے سروں پر منڈلا رہا ہے اور دنیا ایک خوفناک تباہی کے دہانہ پر آن کھڑی ہے۔ اگر دنیا اپنی لاپرواہی، حدود سے تجاوز کرنے اور ظلم کرنے سے باز نہ آئی تو یہ دنیا اللہ تعالیٰ کے شدید قہر کا مورد بنے گی اور جب یہ عذاب نازل ہوتا ہے تو اس عذاب سے صرف وہی محفوظ رہتا ہے جو تقویٰ اختیار کرنے والا ہو۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ (الدخان:52) یعنی یقیناً متقی پُرامن مقامات میں ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا اپنے ایک شعر میں بھی ذکر فرمایا ہے۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

(درثمین اردو نظم بعنوان ''پیشگوئی جنگ عظیم'' شائع کردہ نظارت اشاعت)

پس یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مرتبہ پھر ایک ناگزیر عظیم تباہی کا ہمیں اس طرح سے بتایا ہے کہ جو لوگ متقی ہوں گے اور خدا تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوں گے وہی اس تباہی سے بچائے جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ **اگر کوئی مسلمان اپنی الگ شریعت بنانے کی کوشش کرتا ہے اور اپنی مرضی کے مطابق تقویٰ کی تعریف کرتا ہے اور اپنی خواہشات کے مطابق قرآن کریم کے احکامات کی تفسیر کرتا ہے اور پھر اپنی خواہشات کے تابع ہو کر اپنے آپ کو بااختیار سمجھنے لگ جاتا ہے تو وہ ایسے افعال کی وجہ سے متقی نہیں بن پائے گا۔** حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں دنیا کی اصلاح کی خاطر پیغمبر بھیجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچا تقویٰ تب ہی اختیار کیا جاسکتا ہے جب اس کے پیغمبروں کی پیروی اور اطاعت کی جائے۔ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و ہادی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ سورۃ آل عمران میں فرماتا ہے۔ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:32) یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یہ اعلان کر دو کہ تم میری کامل اور حقیقی پیروی کرو گے تو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی تھی کہ مسلمانوں کو چاہئے کو وہ آنے والے مسیح کو میرا اسلام پہنچائیں۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم جزء 8 صفحہ 3084 کتاب الفتن والملاحم، حدیث عقیل بن خالد حدیث نمبر:8635 مطبوعہ کتبۃ نزار مصطفی الباز مکۃ 2000ء)

اور اس کی جماعت میں شامل ہوں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح کی اطاعت دراصل میری اطاعت ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کامل طور پر ایمان لانے کے لئے اور آپ کی حقیقی پیروی کے لئے تقویٰ کا ہونا ضروری ہے۔

ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ ہم اس مسیح کی جماعت میں سے ہیں جو ساری دنیا کی رہنمائی کے لئے آیا ہے۔ یہ کوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی ذاتی خوبی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق اور حقیقی غلام تھے۔ **لیکن ہم محض سرسری طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے سے کبھی بھی آنے والی تباہی سے بچ نہیں پائیں گے اور نہ ہی ہم سکون حاصل کرسکیں گے۔ نیز ظاہری طور پر محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لینے سے ہم متقی نہیں بن سکتے۔ بلکہ ہمیں ان راستوں پر چلنا ہوگا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم اور سنت کی روشنی میں ہمیں دکھلائے ہیں۔** ہمیں ہر حال میں ان راستوں پر چلنا ہوگا جن کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پیروکاروں سے توقع رکھی ہے اور یہ راستے کیا ہیں؟ مَیں ان کا یہاں پر مختصراً ذکر کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''وہ مراتب اور مقاصد عالیہ جن پر اللہ تعالیٰ اس کو پہنچانا چاہتا ہے، ابھی بہت دور ہیں۔ وہ حاصل نہیں ہوسکتے ہیں، جب تک وہ خصوصیت پیدا نہ ہو جو اس سلسلہ کے قیام سے خدا کا منشاء ہے۔ توحید کے اقرار میں بھی خاص رنگ ہو، تبتّل اِلَی اللہ ایک خاص رنگ کا ہو، ذکر الٰہی میں خاص رنگ ہو، حقوق اخوان میں خاص رنگ ہو''۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 67۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ **سب سے پہلے آپ کو عبادت کی طرف توجہ دینی ہوگی اور اس عبادت میں ایک خوبصورتی اور امتیاز ہونا لازمی ہے۔ دوسرا آپ کو حقوق العباد ادا کرنے ہوں گے۔ اگر ان دونوں صفات کو اختیار کیا جائے تو جماعت کی ترقیات میں سینکڑوں گنا اضافہ ہو جائے گا۔** (انشاء اللہ)

لیکن جب ہم اپنا محاسبہ کرتے ہیں تو واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بدقسمتی سے بہت سے احمدی ایسے ہیں جو عبادات

بجالانے کا حق ادا نہیں کر رہے۔ آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جو اپنی نماز کی حفاظت نہیں کر رہے کیونکہ آپ لوگ دنیاوی مقاصد کو حاصل کرنے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگ اگر نمازیں ادا کرتے بھی ہیں تو اس طرح جیسے کسی بوجھ سے چھٹکارا حاصل کر رہے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگ اتنی جلدی نماز ادا کرتے ہیں اور اس طرح سجدے کر رہے ہوتے ہیں جیسے مرغی اپنے سامنے پڑے ہوئے دانہ پر چونچیں مار رہی ہو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 402۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

یہ تو فرض نماز کی حالت ہے۔ اور نوافل وغیرہ تو ایسے احمدی شاذ ہی ادا کرتے ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کی حقیقی اطاعت تب ہی ممکن ہوسکتی ہے جب آپ اللہ تعالیٰ کی ذات کو تمام دیگر باتوں پر مقدم رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب مَیں آپ پر واجب بہنوں اور بھائیوں کے حقوق کی طرف آتا ہوں۔ ہر ایک انسان کو دوسرے کے حقوق ادا کرنے چاہئیں اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک انسان اپنے دل سے یہ نہ مان لے کہ وہ اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرے گا۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ اسلام حقوق العباد کا علمبردار ہے۔ قبل اس کے کہ کوئی آپ سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے پر مجبور ہوجائے، مومن کا فرض ہے کہ وہ ایسے راستے تلاش کرے جن کے ذریعہ وہ مطلوبہ حقوق ادا کردے۔ اگر آپ اپنے اندر اس طرح کی سوچ پروان چڑھا لیتے ہیں تو پھر آپ کے گھروں کے اندر لڑائیاں اور جھگڑے ختم ہوجائیں گے جو کہ میاں بیوی کی طرف سے ایک دوسرے سے ہونے والے مطالبات کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ آپ کا باہمی تعلق معاشرہ میں پیار اور محبت کو فروغ دینے کیلئے مثالی ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **اگر ان اصولوں کی جو مَیں نے بیان کئے ہیں پیروی کی جائے تو عہدیداران کے رویہ کی وجہ سے ان کے خلاف پیدا ہونے والی تمام شکایات کا بھی خاتمہ ہوجائے گا اور پاکستانی، گورے اور ایفرو امریکن احمدیوں کے مابین پیدا ہونے والے تمام مسائل بھی ختم ہوجائیں گے۔ اور جماعت متحد ہوکر اپنی اس منزل کی طرف بڑھے گی جس کے بیچ کوئی دنیاوی روک حائل نہیں ہوسکتی۔ انشاء اللہ**

جماعت کے اندر آپس کے تعلقات کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے: ''ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جو پوری طاقت دیا گیا ہے وہ کمزور سے محبت کرے''۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں ''اگر عفو نہ کیا جائے۔ ہمدردی نہ کی جاوے۔ اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہوکر ایک دوسرے کے جوارح ہوجاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 265-264۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

ایک اور جگہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ''اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی ...... پس یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اس کو ڈوبنے دے۔ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (المائدہ:3) کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے۔ اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے''۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 264-263۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہوگئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر، غریب، بچے، جوان، بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 265۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قسم کی جماعت کا تصور دیا ہے اور پوری دنیا میں اسی طرز کے معاشرہ کا قیام عمل میں لانا ہوگا اور جب اس طرح ہوجائے تو تب ہی ہم اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاسکتے ہیں۔

اگر ہم تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى پر غور کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہم سب کو اپنی اصلاح کرنے کیلئے محنت کرنا ہوگی۔ اگر ایک انسان خود متقی نہیں ہے اور تقویٰ کی راہ پر نہیں چلتا تو پھر دوسروں کی کس طرح رہنمائی کرسکتا ہے۔ پس جہاں قرآن مجید میں مومنین کو ایک دوسرے کے ساتھ نیکی اور تقویٰ پر تعاون کرنے کی نصیحت کی گئی ہے وہاں یہ بات بھی بتائی گئی ہے کہ جب وہ اپنے اندر نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے والے ہوں گے تب ہی وہ دوسروں کی نیکی اور تقویٰ پر مدد کرنے والے ہوں گے۔ پس انسان اسی صورت میں کسی کی مدد کرسکتا ہے جب وہ مدد کرنے کے لائق بھی ہو۔

ساری جماعت کو تقویٰ پر چلنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ: ''پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں۔''

پس ہر معاملہ میں نیکی اور تقویٰ کو ملحوظِ خاطر رکھیں۔ ہمیں نیک اعمال بجالانے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور پھر اسی طریق پر دوسروں کو بھی مثبت انداز میں نیکی کی طرف بلانا چاہئے۔ اگر آپ دوسروں کو نیکی کی طرف بلانے کی خواہش رکھتے ہیں تو تکبر کے ساتھ ایسا مت کریں بلکہ دوسروں کے احساسات اور عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے ایسا کریں۔ دوسروں کے ایمان میں ترقی کا باعث بننے کیلئے آپ کو اپنی مثال عملی طور پر پیش کرنی ہوگی۔ یہی سب سے بہتر طریق ہے چہ جائیکہ آپ دوسروں کو حقیر سمجھنا شروع کردیں۔ ورنہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ پہلے کی نسبت مزید دور چلے جائیں گے۔ یقیناً تمام عہدیداروں اور ان لوگوں پر جو جماعت کی خدمت کرنا چاہتے ہیں بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جماعت کی عملی و روحانی حالت کو بہتر بنانے کیلئے پہلے اپنے اخلاق کی بہترین مثال قائم کریں۔ اور یہ بات بالخصوص ان لوگوں کو سمجھنی چاہئے جن کے بزرگوں نے پرانے وقتوں میں احمدیت قبول کی تھی۔ ایسے لوگوں کو پرانے احمدی خاندانوں کے فرد ہونے کی وجہ سے تکبر نہیں کرنا چاہئے بلکہ ان کو اپنی روحانی اور عملی حالتوں کو اس قدر ترقی دینی چاہئے کہ وہ دوسروں کیلئے روشن مثال بن جائیں اور پھر اس کے ذریعہ سے جماعت میں حقیقی روحانی انقلاب آئے گا۔ اور ان اعلیٰ معیاروں کی بدولت سارے معاشرہ اور ملک بلکہ پوری دنیا میں انقلاب برپا ہوجائے گا۔

ایک اور نہایت اہم بات کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہماری توجہ مبذول کروائی ہے۔ جس کے بغیر کوئی شخص دین نہیں سیکھ سکتا ہے اور نہ ہی صحیح اور غلط میں تمیز کرسکتا ہے اور اس کے بغیر کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول کی توقعات پر پورا نہیں اتر سکتا ہے اور حلال و حرام کا علم نہیں رکھ سکتا ہے۔ اس کے بغیر نہ تو وہ نیکی اور تقویٰ کے تقاضوں پر پورا اتر سکتا ہے اور نہ ہی گناہ اور برائی کی پہچان کرسکتا ہے۔ وہ پاک کلام جو نہ صرف ان باتوں کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے بلکہ ان کی طرف جانے والی راہوں کو بھی کھولتا ہے وہ یقیناً قرآن کریم ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آخری شریعت ہے۔ یہ کتاب روحانی اور دنیاوی علوم کے خزائن سے اس قدر بھری ہوئی ہے کہ بنی نوع انسان کی ہر معاملہ میں رہنمائی کرتی ہے یہاں تک اس میں ہر ایک سوال کا جواب موجود ہے جو انسان کو عمر کے کسی بھی حصہ میں پیدا ہوسکتا ہے۔ ہماری توجہ اس خزانہ کی طرف پھیرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

''قرآن شریف ایک زندہ اور روشن کتاب ہے......غرض مَیں بار بار اس امر کی طرف ان لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو کشف حقائق کیلئے قائم کیا ہے کیونکہ بدُوں اس کے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہوسکتا اور میں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو جیسا کہ خدا نے مجھے اس کام کیلئے مامور کیا ہے۔ اس لئے **قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو مگر نرا قصہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھ کر۔**''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 113۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

لہٰذا ان ترقی یافتہ ممالک میں جہاں دنیاوی کامیابیوں پر بھرپور زور دیا جاتا ہے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ قرآن کو پڑھا اور سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ آپ کے لئے ضروری ہے کہ اس کتاب کا پیغام اپنے ہموطنوں کو دیں تا کہ وہ اس مبارک فلسفہ اور طرز معاشرت کو سمجھ سکیں۔ اگر ایسا ہو جاتا ہے تو تب یہ دنیا خدا تعالیٰ کے وجود کو حقیقی طور پر پہچان پائے گی۔ اس لئے احمدیوں کی زندگیاں دوسروں کے لئے محور ہونی چاہئیں تا کہ وہ مذہب کی اہمیت کو سمجھنے والے بن سکیں۔ اس طرح سے دین کی خوبصورت تعلیمات دنیا کے سامنے ظاہر ہوں گی اور اس کے اوپر وقتاً فوقتاً لگائے جانے والے الزامات دور ہوجائیں گے۔ اس لئے ایک احمدی کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ ایسا علم حاصل کرے جس کے بغیر اس کا عہد بیعت نامکمل ہو۔ ہر احمدی کو اس کی عربی عبارت کے ساتھ ساتھ اس کی اہمیت کا بھی علم ہونا چاہئے۔ احمدیوں کو اس کا ترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تفسیر کا مطالعہ کرنا چاہئے اور آپ کو اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ یہ آپ کی زندگی کا مستقل حصہ بن جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حقیقی علم وہ ہے جو آپ کی زندگیوں میں عملی تبدیلی لے کر آئے اور جب یہ انقلاب آئے گا تب دنیا بھی اس علم کی حقیقت کو جان لے گی، جو لوگ اس طرز پر عمل کر رہے ہوں گے تو دنیا کی توجہ ان کی طرف ہوجائے گی۔ تبلیغ کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ جب یہ مواقع پیدا ہوں گے اور دنیا ہماری عملی حالت دیکھ رہی ہوگی تو یہ وہ وقت ہوگا جب ہم دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم تلے لانے والے ہوں گے۔ پس اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم اپنا مقام سمجھیں اور اپنی اقدار جانیں۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم دنیا کو بتائیں کہ وہ عظیم معجزہ جو 110 سال قبل خدا تعالیٰ نے دکھایا تھا، جس میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے اپنی بے پایاں تائید نصرت کا اظہار کیا تھا، وہ صرف اُس دَور سے متعلق نہیں تھا اور نہ ہی کوئی عارضی مدد کا اظہار تھا۔ ہمیں یہ بات دنیا کو باور کرانی ہے کہ امریکی اخبارات کی یہ گواہی کہ Great is Mirza Ghulam Ahmad۔

(امریکہ کے ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی کا عبرتناک انجام از چوہدری خلیل احمد صفحہ 98 مطبوعہ الشرکۃ اسلامیہ لمیٹڈ 1954ء)

یہ کوئی اس ایک چیلنج کا عارضی نتیجہ نہیں تھا بلکہ یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا مقدر ہے کہ اسلام کی عظیم اور خوبصورت تعلیم سے تمام دنیا کو قائل کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا دنیا میں یہ روحانی انقلاب خود بخود ہی آجائے گا۔ ہرگز نہیں۔ درحقیقت اس عظیم انقلاب کو برپا کرنے کے لئے ہمیں اپنے نفسوں میں عظیم تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی اور نفس کی ایسی اصلاح کے لئے مَیں نے چند نکتے بیان کئے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اپنی حالت پر گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے تب جا کر وہ اپنے اس عہد بیعت کو پورا کرنے والا ہوگا جو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق سے کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ وہ درد اور غم جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احباب جماعت سے توقعات وابستہ کی ہیں، وہ حضور کے اپنے الفاظ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''**یادرکھو ہماری جماعت اس بات کیلئے نہیں ہے جیسے عام دنیادار زندگی بسر کرتے ہیں۔ نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی جیسے بدقسمتی سے مسلمانوں کا حال ہے کہ پوچھو تم مسلمان ہو؟ تو کہتے ہیں شکر الحمدللہ۔ مگر نماز نہیں پڑھتے اور شعائر اللہ کی حرمت نہیں کرتے۔** پس مَیں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ۔ یہ نکمّی حالت ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا۔ اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کیلئے کھڑا کیا ہے۔ پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔ پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بےسُود ہے، تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنے ہیں؟ **میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول**

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہ نے کیا۔"

فرماتے ہیں: "قرآن شریف کے صحیح منشاء کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہوسکتی کہ زبان سے اقرار کرلیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے۔ یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بدُوں زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدم کے وقت سے شروع ہوئی۔ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو۔ پس اس کی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو۔" (ملفوظات جلد 2 صفحہ 282۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہم سے یہ توقعات ہیں۔ اسلئے اے لوگو جو مسیح امام الزماں علیہ السلام کی بیعت کرنے کا دعویٰ کرتے ہو! ان لوگوں کی طرح ہو جاؤ جو کہ حقیقتاً اپنے عہد بیعت نبھاتے ہیں، ایسے ہو جاؤ جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مبارک درخت کی سرسبز شاخیں قرار دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا تھا کہ تم ہی خدا کی سچی جماعت ہو، اسے سچا ثابت کر دکھاؤ۔

لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ یہ مقام اتنی آسانی سے نہیں حاصل ہوسکتا بلکہ اسے حاصل کرنے کیلئے آپ کو اپنی زندگیوں میں ایک انقلاب لانا ہوگا۔ صرف یہ نعرے ہی نہ ہوں کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ یعنی اے مسیح الزماںؑ! ہم تمہارے مددگار ہیں۔ بلکہ دنیا کو یہ ثابت کر دکھاؤ کہ تم واقعتاً اپنے اندر وہ روح رکھتے ہو جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگار ہونے کیلئے ضروری ہے اور یہ ثابت کر دو کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے تم ہر ایک قربانی کیلئے تیار ہو۔ اگر آپ نے یہ عہد کیا ہے کہ آپ اس مقصد کے حصول کیلئے اپنی جان، مال اور عزت قربان کریں گے تو سب سے پہلے اپنے آپ کو دنیا کی تمام فکروں اور بیماریوں سے دور کر کے اپنے دلوں کو روحانی پاکیزگی سے پُر کرنا ہوگا۔ دنیا پر یہ ثابت کر دو کہ تم مادی دنیا کے غلام بننے کی بجائے دولت اور مادی دنیا کی کامیابیوں کو اپنا غلام اور تابع فرمان کرنے والے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کا تعلق ہے تو یقیناً آپ کے ذمہ اپنے ہم وطنوں کا حق ہے اور آپ کو اس فریضہ کی انجام دہی میں مصروف رہنا چاہئے اور یہ حق تقاضا کرتا ہے کہ آپ کو لازماً انہیں اسلام کی کامل تعلیمات سے متعارف کروانا ہوگا، آپ کو چاہئے کہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لائیں اور اپنے ہم وطنوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت و رحمت کا وارث بنائیں جو کہ تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے۔ آپ تبھی ایسا کر سکتے ہیں جب آپ خود علم و شعور حاصل کریں گے اور اسلام کی حقیقی تعلیمات کو سمجھیں گے اور جب آپ خود اسلام قبول کرنے کی برکات پانے والے ہوں گے۔ اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے آپ کو پہلے خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا ہوگا اور ایسا تعلق جو دیگر تمام تعلقات سے بڑھ کر ہو۔ اس کی عبادت کی طرف خاص توجہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **دنیا پر یہ ثابت کر دیں کہ اس دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کا بھیجا جانا بے مقصد نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنا نجات کا ذریعہ تھا تا کہ دنیا کو تباہی سے بچایا جاسکے۔ پس آؤ اور اس کے امن اور حفاظت کے قلعہ میں داخل ہو جاؤ جو اس نے ہمارے لئے تعمیر کیا ہے۔**

یہ بھی یاد رکھیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حقیقی تعلق قائم کرنے کے لئے اور ان کے امن اور حفاظت کے قلعہ میں داخل ہونے کیلئے خدا تعالیٰ کی قدرت ثانیہ کے ظہور یعنی جس کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ہوا۔ اس کے ساتھ آپ کو زندہ اور نہ ٹوٹنے والا تعلق قائم کرنا ہوگا۔ **پس آپ حقیقی طور پر تب اس روحانی پناہ گاہ میں داخل ہوسکتے ہیں جب آپ خلیفہ وقت کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے اور اس سے کئے گئے تمام وعدوں کو پورا کریں گے۔ آپ کو خلیفہ کی ہر بات سننی ہوگی اور خلیفہ کی جاری کردہ تمام ہدایات اور احکامات پر عمل کرنا ہوگا۔ کیونکہ یہ صرف اور صرف خلافت احمدیہ ہی ہے جو دنیا کے تمام پراگندہ گروہوں کو یکجا کر سکتی ہے اور ان تمام بھٹکے ہوؤں کو ایک راہ پر ڈال سکتی ہے۔ اگر یہ ہو جائے تو تمام قوموں کی طاقتیں اور صلاحیتیں یکجا ہو جائیں گی اور پھر تمام مل کر حقیقی راستبازی اور پاکیزگی کی جانب قدم بڑھائیں گی اور اس طرح یہ جماعت دنیا کو تخلیق کے اصل مقصد سے آشکار کرائے گی اور بنی نوع انسان کو خدائے واحد کا عبادت کرنے والا بنائے گی۔**

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس مقصد کو حاصل کرنے کی توفیق دے۔ اور اللہ کرے کہ یہ جلسہ آپ سب میں وہ روحانی انقلاب پیدا کرنے والا بن جائے جو عارضی اور قلیل وقت کیلئے نہ ہو بلکہ ہمیشہ رہنے والا اور مستقل ہو۔ اللہ کرے کہ یہ روحانی تبدیلیاں آپ کی نسلوں میں بھی جاری رہیں اور ایسے ہی روحانی انقلاب پیدا کرتی رہیں۔ اللہ کرے وہ ہمیں ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کا وارث بناتا رہے جو آپ نے اپنی جماعت کے لئے کیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور آپ خیریت سے واپس گھروں کو جائیں۔ آمین اب میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ اختتامی خطاب دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی دعا کروائی۔

جلسہ کی حاضری

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال جلسہ سالانہ کی حاضری 11436 رہی ہے۔ جس میں 5386 خواتین، 6050 مرد احباب اور 2469 مہمان شامل ہیں۔ سال 2008ء کے جلسہ سالانہ کی حاضری جس میں حضور انور پہلی بار شامل ہوئے تھے 10576 تھی۔

جلسہ کے اختتامی لمحات آچکے تھے جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج رہی تھی۔ احباب میں ایک جوش، ایک ولولہ تھا جس کا اظہار ہر طرف سے بلند ہونے والے نعروں کی صورت میں ہو رہا تھا اور پھر ترانے بھی پیش کئے جا رہے تھے۔ خدام اور اطفال کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں، اپنی اطاعت اور فدائیت کا اظہار کرتے ہوئے کہ

ع پیارے آقا تیرے حکموں پہ ہمیں چلنا ہے

ترانہ پیش کیا۔ افریقن امریکن احمدیوں نے مل کر اپنے مخصوص روایتی انداز میں کلمہ طیبہ کا ورد کیا اور بعض نظمیں پیش کیں۔ خدام کے ایک گروپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کا عربی قصیدہ یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ سے چند اشعار اس کے اردو ترجمہ بصورت نظم کے ساتھ پیش کئے۔

یہ الوداعی لمحات تھے جس کے بعد ان احباب نے، ان فیملیز نے اپنے گھروں کو لوٹ جانا تھا۔ ہر چھوٹا، بڑا، جوان، بوڑھا، ان لمحات میں لمحہ لمحہ برکتیں سمیٹ رہا تھا۔ احباب خصوصاً نوجوان اور بچے اپنے کیمروں میں مسلسل حضور انور کے مبارک وجود کی تصاویر بنا رہے تھے۔ ہزاروں کیمرے تھے جو بیک وقت پیارے آقا کے چہرہ مبارک کو اور ان گھڑیوں کو محفوظ کر رہے تھے۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اس پُر سوز ماحول میں ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور جلسہ گاہ سے واپس ہوٹل جانے کیلئے روانہ ہوئے۔ پونے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل پہنچے اور اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

ہیرس برگ میں قیام

آج پروگرام کے مطابق Harrisburg سے واپس مسجد بیت الرحمن واشنگٹن کیلئے روانگی تھی۔ لیکن دو روز قبل واشنگٹن کے اس علاقہ میں شدید طوفان آنے کی وجہ سے بجلی کا نظام درہم برہم تھا اور پانی کی سپلائی بھی بند تھی اور لاکھوں لوگ اس طوفان سے متاثر ہوئے تھے اور بجلی سے محروم تھے۔ جماعتی انتظامیہ کے مشورہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں Harrisburg میں ہی قیام کا فیصلہ فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ آج شام کے پروگرام یہاں ہی ہوں گے اور اسی طرح کل سوموار کے دن کے جملہ پروگرام اور میٹنگز اپنے شیڈیول کے مطابق یہاں Harrisburg میں ہوں گی۔

سوا چھ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے ڈاکٹر عائشہ احمد صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر عائشہ احمد صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں اور Harrisburg شہر کے ایک علاقہ Hammels Town میں مقیم ہیں۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ساڑھے سات بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ہوٹل Sheratton میں ہی چند کمرے اور ہال حاصل کر کے فیملی ملاقاتوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ آج 38 فیملیز کے 209 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق Austin, Miami, Dallas, Dayton, Boston, New Orlens, Houston North ہیوسٹن سائپرس، Or Lando Kansacity, Fitsburg سے تھا۔ اس کے علاوہ اُردن اور پاکستان سے آنے والے بعض احباب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

گیمبیا کے وفد کی ملاقات

افریقہ کے ملک گیمبیا (Gambia) سے جلسہ سالانہ یو ایس اے کے موقع پر آٹھ مردوں اور تین خواتین پر مشتمل گیارہ افراد کا وفد آیا تھا۔ آج اس وفد نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ سبھی نے جلسہ کی تعریف کی کہ اچھے انتظامات تھے اور ہم نے بہت استفادہ کیا۔

حضور انور نے اپنے گیمبیا کے سفر کے بارہ میں بتایا کہ جب حالات موزوں اور مناسب ہوں گے تو پھر انشاء اللہ العزیز آؤں گا۔ امیر صاحب گیمبیا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں احباب جماعت گنی بساؤ کا سلام عرض کیا تو اس پر حضور انور نے فرمایا جب واپس جائیں تو میرا بھی سلام ان کو پہنچائیں۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ باری باری تصاویر بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام 9 بجکر 20 منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد 9 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز "مسجد ہادی" Harrisburg تشریف لے گئے اور نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب نکاح میں شرکت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج امریکہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے درج ذیل پانچ نکاحوں کا اعلان کیا۔

عزیزہ اساٹو جیلو صاحبہ بنت مکرم یو با جیلو صاحب کا نکاح عزیزم لامن تراوالے ابن مکرم محمد وتراوالے صاحب کے ساتھ طے پایا۔ عزیزہ رضوانہ مبشر صاحبہ بنت مبشر احمد صاحب کا نکاح عزیزم محمد اجمل صاحب ابن مکرم محمد سلیم صاحب کے ساتھ طے پایا۔ عزیزہ ثناء طاہر صاحبہ بنت مکرم طاہر محمود صاحب کا نکاح عزیزم ذوالقرنین سید ابن مکرم عاصم سید صاحب کے ساتھ طے پایا۔ عزیزہ نادیہ ممتاز ملک بنت گلزار احمد ملک صاحب کا نکاح عزیزم کینت جان ھیگن ابن جان جوزف ھیگن صاحب کے ساتھ طے پایا۔ عزیزہ لبنیٰ روحی ملک صاحبہ بنت ناصر محمود ملک صاحب کا نکاح عزیزم نصیر الدین احمد طارق ابن افتخار حسین صاحب کے ساتھ طے پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت نکاحوں کے اعلان کے دوران تشریف فرما رہے اور آخر پر دعا کروائی۔ دعا کے بعد ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز "مسجد ہادی" سے روانہ ہو کر واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

میڈیا کوریج

جماعت احمدیہ امریکہ کے اس جلسہ سالانہ کو Harrisburg سے شائع ہونے والے اخبار نے کوریج دی۔ اور جلسہ کے تعلق میں خبریں، انٹرویو، اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کے حوالہ سے خبریں شائع کیں۔

اخبار Sunday Patriot News نے یکم جولائی 2012ء کی اشاعت میں لکھا۔

’’عہدوں سے دعاؤں تک

’’حیا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ آپ کا پردہ اور مذہبی لباس آپ کے وقار کا حصہ ہے۔‘‘

(حضرت مرزا مسرور احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر)

جب عالمگیر احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ نے ہفتہ کو 5 ہزار عورتوں سے Harrisburg میں خطاب کیا۔ تو روایتی کلمات کو دہراتے نظر آئے۔

آنجناب مرزا مسرور احمد صاحب جو کہ دنیا میں مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعت کے امام ہیں انہوں نے عورتوں کو حیادار کپڑے، برقعے اور پردہ جوان کے بالوں کو ڈھانپ سکے، پہننے کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔

(حضرت) احمد نے ایک الگ اجلاس میں احمدیہ مسلم جماعت کے چونسٹھویں جلسہ سالانہ پر سات ہزار مردوں سے بھی خطاب کیا۔ آپ لندن سے اپنے ساتھ بنیادی چیزوں پر قائم رہنے کا پیغام لے کر آئے۔ یہ جلسہ State Farm Show Complex میں جمعہ کے روز شروع ہوا اور آج کے روز ختم ہو رہا ہے۔ ہزاروں عورتیں روایتی اسلامی لباس میں ننگے پاؤں بڑے میدان کے فرش پر یا کرسیوں پر بیٹھی نظر آئیں۔ دیوار پر دس شرائط (بیعت) لکھیں ہوئی تھیں جو ایک وفادار مسلمان نبھاتا ہے۔

عائشہ احمد جو کہ Harrisburg کی مسجد ہادی کی ممبر ہیں، انہوں نے کہا کہ ’’حضرت اقدس نے ہمیں زبردست پیغام دیا۔‘‘ ’’میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ مجھے یہ بات پسند آئی کہ آپ نے فرمایا: عورتیں اس بات کی ذمہ دار ہیں کہ اپنے بچوں میں خدا کی محبت پیدا کریں، جو ایک خاندان کو مضبوط بناتی ہے۔‘‘ (حضرت) احمد کی ایک گھنٹے کی تقریر سے قبل عورتوں نے قرآن کریم کی تلاوت اور اردو میں نظم سنی۔ یہ ایسی زبان ہے جو زیادہ تر ہندوستان اور پاکستان میں بولی جاتی ہے۔ (حضرت) احمد نے عورتوں کے ہال میں دعا کروائی۔ آپ نے فرمایا ’’اپنے عہدوں پر جو تم نے کئے ہیں ان پر سچائی کے ساتھ قائم رہو۔‘‘ آپ نے انہیں قرآن کریم کے ساتھ پوری اطاعت کرنے کی ترغیب دلائی۔ ’’اگر آپ اپنے عہدوں کی طرف توجہ نہیں دیں گی تو آپ نیکی کی راہ پر نہیں چل رہیں۔‘‘ آپ نے انہیں ان کے عہد کی یاد دلاتے ہوئے کہا کہ ’’اپنے آپ کو غیر اسلامی روایات اور نفسانی جھکاؤ سے محفوظ رکھیں۔‘‘ اور عورتوں کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ وہ ’’کسی ایسی ثقافت سے اثر نہ لیں جو غلط ہوں اور خدا کے احکامات کے منافی ہو۔‘‘ آپ نے شرم و حیا کے بارہ میں تفصیل سے بتایا اور عورتوں کو اس بات کی بھی یاد دہانی کروائی کہ پردے کے ہوتے ہوئے تنگ جینز اور ٹی شرٹ پہننا مناسب نہیں۔

(حضرت) احمد نے فرمایا ’’حیا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ آپ کا پردہ اور مذہبی لباس آپ کے وقار کا جزو ہے۔ ہر عورت کو جنت کی چابی نہیں دی گئی، صرف وہی عورت جنت میں جائے گی جو خدائی احکامات کی پیروی کرتی ہے۔‘‘

انہوں نے پیروکاروں کو اپنی تقاریر سننے کو کہا خواہ حاضرین میں بیٹھے ہوں یا مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر دیکھ رہے ہوں، جو کہ ایک عالمگیر سیٹلائٹ ٹی وی نیٹ ورک ہے جس کو احمدیہ مسلم جماعت ہی چلا رہی ہے‘‘۔

حاضری کی تفصیل

جماعت احمدیہ امریکہ کا 64واں جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی مجموعی حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے گیارہ ہزار سے زائد رہی جو کہ جماعت امریکہ کی تاریخ میں کسی بھی جلسہ سالانہ کی سب سے زیادہ حاضری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک آمد اور جلسہ میں شمولیت اور برکت کی وجہ سے حاضری میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اور امریکہ کے طول و عرض سے احباب جماعت اور فیملیز تین تین ہزار میل سے زائد کے بڑے لمبے سفر طے کر کے جلسہ کیلئے پہنچی تھیں۔ امریکہ جو کہ 52 سٹیٹس پر مشتمل وسیع و عریض رقبہ پر پھیلا ہوا ملک ہے اور امریکہ کے اندر ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ کے وقت کا تین گھنٹہ کا فرق ہے۔ بڑے لمبے اور کئی کئی دن کے سفر کر کے احباب ملک کی دور کی جماعتوں سے جلسہ میں پہنچے تھے۔ امریکہ کے علاوہ درج ذیل 33 ممالک سے بھی احباب جماعت جلسہ سالانہ یو ایس اے میں شمولیت کیلئے پہنچے۔ بہت سارے ممالک سے احباب صرف اور صرف اس وجہ سے آئے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جلسہ میں رونق افروز ہو رہے ہیں۔ ان ممالک کے نام درج ذیل ہیں۔

کینیڈا، یوکے، جرمنی، ناروے، ڈنمارک، سپین، سویڈن، نائیجیریا، غانا، گیمبیا، ماریشس، گوئٹے مالا، برمودا، ہیٹی، ڈومینیکن ری پبلک، تھائی لینڈ، بحرین، عمان، UAE، نیوزی لینڈ، آسٹریلیا، ہندوستان، پاکستان، چائنا، نیپال، کویت، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، فرانس، انگولا، بیلجیئم رشیا، برازیل۔

جلسہ میں خوشی و مسرت کا سماں تھا۔ ایک روح پرور ماحول تھا۔ ان تین ایام میں ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے مبارک وجود سے جہاں فیض پایا وہاں بے انتہا برکتیں بھی سمیٹیں اور حلاوت ایمان پائی، تسکین قلب کے ساتھ اپنی پیاس بھی بجھائی۔ یہ لوگ اپنی جھولیوں میں یہاں سے برکتیں اور مسرتیں لئے ہوئے واپس اپنے گھروں کو لوٹے اور اپنے پیارے آقا کے ساتھ ان کے یہ گزرے ہوئے تین بابرکت ایام ان کے لئے نہ صرف یادگار بن گئے بلکہ ان کے گھروں میں ایک پاک تبدیلی کا باعث بنے۔ اللہ کرے کہ ان برکتوں اور خوشیوں سے ہمیشہ ان کے گھر آباد رہیں اور یہ اس ایمانی حلاوت کی جو ان دنوں میں ان کو نصیب ہوئی ہے ہمیشہ اس کی حفاظت کرنے والے ہوں اور اس کو کبھی بھی ضائع نہ ہونے دیں۔ آمین

2 جولائی 2012ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 4 بجکر 40 منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ آج پروگرام کے مطابق گوئٹے مالا اور برمودا سے آنے والے وفود کی ملاقات کے علاوہ نیشنل مجلس عاملہ یو ایس اے اور نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ یو ایس اے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگز تھیں۔

وفود سے ملاقاتوں اور ان میٹنگز کا انتظام ہوٹل Sheraton کے ایک کانفرنس روم میں کیا گیا تھا۔

گوئٹے مالا کے وفد سے ملاقات

10 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل کے کانفرنس روم میں تشریف لائے اور سب سے پہلے گوئٹے مالا (Guatemala) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

گوئٹے مالا سے مکرم عبدالستار خان صاحب امیر و مربی انچارج گوئٹے مالا کے ساتھ چھ افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

ان میں سے ایک David Gonzalez صاحب تھے جو جماعت کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ انہوں نے 2007ء میں بیعت کی تھی۔ 2008ء میں پہلی بار جلسہ سالانہ یوکے پر آئے اور حضور انور سے ملاقات کی تو ان میں خاص روحانی تبدیلی پیدا ہوئی۔ اور واپس آ کر لوگوں کو کھل کر احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ ان کے ذریعہ ایک عرب پروفیسر اور کئی گوئٹے مالن افراد احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ موصوف بہت فدائی اور مخلص احمدی ہیں۔

✿......ایک دوسرے دوست Cesar Sazao صاحب تھے۔ موصوف نے بتایا کہ وہ ایڈووکیٹ ہیں اور گوئٹے مالا شہر کی میونسپلٹی میں سول میرج ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ ہیں۔ گزشتہ سال پہلی مرتبہ لندن کے جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ حضور انور سے ملاقات کے نتیجہ میں تبدیلی پیدا ہوئی اور واپس آ کر بیعت کر لی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان کو یوکے جلسہ نے توجہ دلائی کہ احمدیت قبول کریں۔

✿......ایک نو احمدی خاتون Alezandra صاحبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دیکھتے ہی اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکی اور رو پڑیں، آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور بات کرنا مشکل ہو گیا۔ ان کی ایک غیر احمدی بہن Gladys بھی ساتھ تھیں۔ ان کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے اور جذباتی ہو گئیں۔

کچھ توقف کے بعد Alezandra صاحبہ نے بتایا کہ ان کو جلسہ نے بہت متاثر کیا ہے۔ یوں لگتا تھا کہ ہم سب ایک فیملی کی طرح ہیں۔ سب ایک دوسرے سے محبت و پیار سے ملتے تھے۔ آئندہ سال ہم انشاء اللہ جلسہ سالانہ یوکے میں بھی شامل ہوں گے۔

✿......اس نو احمدی خاتون کی والدہ Ampro صاحبہ اور ساس Margrita صاحبہ بھی وفد میں شامل تھیں۔ والدہ نے بتایا کہ وہ جلسہ سے بہت متاثر ہوئی ہیں۔ ان کی والدہ کٹر کیتھولک ہیں۔ اب بیٹی کی تبلیغ کی وجہ سے احمدیت کے کافی قریب ہیں۔ ان کی والدہ نے جب وفات مسیح کے بارہ میں لٹریچر پڑھا تو بے اختیار رو پڑیں اور کہنے لگیں کہ ہمیں پادریوں اور چرچ نے سخت اندھیرے میں رکھا ہے۔ اصل حقیقت یہی ہے کہ حضرت مسیح انسان تھے اور بحیثیت انسان وفات پائی۔

✿......اس نو احمدی خاتون Alezandra کے والد گوئٹے مالا کے ایک صوبہ کے گورنر رہ چکے ہیں۔ موصوفہ نے بتایا کہ ابھی میری منگنی ہوئی ہے اور ابھی شادی نہیں ہوئی۔ میرا خاوند انشاء اللہ شادی سے قبل احمدی ہو جائے گا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم بڑی مضبوط احمدی لگتی ہو۔ تم انشاء اللہ اسے احمدی کر لو گی۔

احمدی خاتون کی ساس Margrita صاحبہ نے بتایا کہ ان کے کافی (Coffee) کے بہت بڑے باغات، فارم ہیں اور کافی کا پراسسز بھی ہمارے فارم میں ہی ہوتا ہے۔ ملک میں استعمال کے علاوہ ملک سے باہر بھی بھجوائی جاتی ہے۔ موصوفہ اپنے فارم کی کافی (Coffee) ساتھ لائی تھی۔ اور حضور انور کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کی۔

✿......احمدی خاتون نے بتایا کہ احمدی عورتیں جب ملتی ہیں اور نماز پڑھتی ہیں تو اس نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ میں کیتھولک سے آئی ہوں۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔

✿......ملک گوئٹے مالا (Guatemala) میں بھی ہیومینیٹی فرسٹ امریکہ کے تحت خدمت انسانیت کے کام جاری ہیں۔ جماعت کے جنرل سیکرٹری ہیومینیٹی فرسٹ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر بھی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہم نے آئی کیمپ میں 30، 35 آپریشن کرنے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپریشن کی تعداد کو 100 (سو) تک لے جائیں۔ آپ کو فنڈز مہیا کر دیئے جائیں گے۔

IT سینٹر کے حوالہ سے انہوں نے بتایا کہ اس وقت ہمارے پاس 20 کمپیوٹر ہیں اور جو طلباء استعمال کر رہے ہیں ان کی تعداد 300 کے قریب ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ ہیومینیٹی فرسٹ امریکہ ان کو مزید 10 کمپیوٹر مہیا کر دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت وفد کے ممبران سے دریافت فرمایا کہ میں کب وہاں آؤں، کونسا موسم اچھا ہے۔ اس پر ممبران نے بتایا کہ اکتوبر سے جنوری تک کا موسم اچھا ہوتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ ٹھیک ہے لیکن اس سال نہیں۔

گوئٹے مالا میں ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت ایک ہسپتال کے قیام کا بھی منصوبہ ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا گیا کہ اس پراجیکٹ کی تعمیر شروع کرنے کیلئے ایک ملین ڈالر کی ضرورت ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے اس کا انشاء اللہ انتظام ہو جائے گا۔

گوئٹے مالا وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات گیارہ بجے ختم ہوئی۔ وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

برمودا کے وفد سے ملاقات

اس کے بعد ملک برمودا (Burmuda) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ برمودا سے صدر صاحب جماعت کے ساتھ تین غیر احمدی افراد آئے تھے۔ جن میں ایک

مرد اور دو خواتین تھیں۔

❁......صدر صاحب جماعت برمودا نے بتایا کہ یہ ساتھ آنے والے دوست وہاں کے پہلے مسلمان ہیں۔ انہوں نے اسلام قبول کرلیا ہوا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ سیدھے راستہ پر ہیں۔ اب دعا کریں کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق امام مہدی پر اور مسیح موعود پر ایمان لانے کی توفیق عطا ہو۔ یہ دعا کریں کہ اگر وہ سچا ہے اور جماعت سچی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس میں شامل ہونے کی توفیق دے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ نے جلسہ دیکھ لیا ہے، سارا ماحول دیکھ لیا ہے کہ ہم کس طرح منظم ہیں اور آرگنائز ہیں۔

موصوف نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ جو انسانیت کی خدمت کر رہی ہے اس نے مجھے بہت متاثر کیا ہے اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی پیغام لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تھے کہ خدا تعالیٰ کا حق ادا کرو اور خدا کی مخلوق کے حق ادا کرو۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ چودھویں صدی میں مسیح اور مہدی آئے گا۔ اس کو قبول کرنا اور میرا اسلام پہنچانا خواہ تمہیں برف کے تودوں پر سے گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے تو اس کے پاس جانا اور میرا اسلام پہنچانا۔ حضور انور نے فرمایا: جب تک آپ ایک ہاتھ پر جمع نہیں ہوتے ترقی نہیں کرسکتے۔ اب دیکھیں مسلمان قرآن کریم پڑھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں لیکن پھر بھی ان میں اختلافات ہیں اور کوئی ترقی نہیں ہے کیونکہ یہ ایک ہاتھ پر جمع نہیں ہیں۔ دوسری طرف جماعت احمدیہ ترقی کر رہی ہے کیونکہ وہ ایک ہاتھ پر ہے اور انہیں خدا کی تائید اور رہنمائی حاصل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جب قرآن کریم کی آیت وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) نازل ہوئی۔ تو صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہ آخرین، بعد میں آنے والے کون ہیں؟ تو اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ کہ اگر ایمان ثریا ستارہ پر بھی چلا گیا تو ان لوگوں میں سے ایک شخص یا زیادہ اشخاص اس کو واپس لے آئیں گے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام آچکے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہر مذہب خدا کی طرف سے ہے۔ ہر نبی خدا کی طرف سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہر قوم کی طرف نبی بھیجا ہے۔ قرآن کریم نے اس کا ذکر کیا ہے کہ ہر قوم میں نبی گزرا ہے۔ ایک لاکھ 24 ہزار انبیاء آئے ہیں۔ آخر پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ خاتم النبییّن ہیں۔ آپؐ کے بعد اب کوئی نئی شریعت نہیں۔ کوئی نیا لاء (Law) نہیں آسکتا۔ ہاں آپؐ کی شریعت کے تابع، آپؐ کی تعلیمات کو لے کر چلنے والے آسکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور کتاب ''دعوۃ الامیر'' کا مطالعہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت جماعت 200 سے زیادہ ممالک میں قائم ہوچکی ہے اور ملینز (Millions) میں ہے۔ افریقہ میں ہماری تعداد بہت زیادہ ہے اور مسلسل بڑھ رہی ہے۔ افریقہ میں ہم خدمت خلق کے کام بھی کر رہے ہیں۔ ہم نے ہسپتال اور سکول بنائے ہیں۔ واٹر پمپ لگائے ہیں اور پینے کیلئے صاف پانی مہیا کیا ہے، سولر سسٹم کے ذریعہ ریموٹ ایریا میں بجلی مہیا کر رہے ہیں۔ ہم بغیر مذہب کی تفریق کے یہ خدمات کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ماڈل ویلج کا ذکر فرمایا کہ ہم افریقہ کے بعض ممالک میں ایک ایسا گاؤں بنا رہے ہیں۔ جہاں ہم سولر سسٹم کے ذریعہ پینے کا پانی، TAP واٹر مہیا کر رہے ہیں۔ سٹریٹ لائٹیں دے رہے ہیں۔ Paved سٹریٹ بنائی ہیں۔ کمیونٹی سنٹر بنایا ہے اور گرین ہاؤس بھی بنوانا ہے تاکہ سبزیاں وغیرہ اگائی جاسکیں۔ ایسے ہی ایک ماڈل ویلج کا افتتاح ہوچکا ہے۔ اب مزید بنا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس جلسہ سالانہ میں آپ نے جماعت کو اندرونی طور پر بھی دیکھا ہوگا کہ ہم کون ہیں۔ ہم سب رہنمائی قرآن کریم سے لیتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیتے ہیں۔

❁......ایک خاتون مہمان نے صدر صاحب جماعت برمودا کی فیملی کے بارہ میں کہا کہ یہ فیملی بہت اچھی ہے۔ ان میں بہت خوبیاں ہیں۔ دوسروں سے بالکل مختلف ہے اور ملنسار اور ہمدرد ہے اور ہر ایک کے کام آنے والی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ایک احمدی فیملی کو ایسا ہی ہونا چاہئے۔

برمودا آئی لینڈ کی آبادی ساٹھ ہزار ہے۔ ان میں چودہ سو مسلمان ہیں وران مسلمانوں کے بھی آگے تین فرقے ہیں۔

حضور انور نے مہمانوں سے فرمایا جلسہ یوکے پر بھی آئیں۔ زیادہ بہتر ہوگا۔

ایک خاتون مہمان نے کہا اس جلسہ نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے اور ہم احمدیت کے بہت قریب آگئے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ فیصلہ کرنے سے قبل پہلے گراؤنڈ ہموار کریں۔ مذہب منتخب کرنے میں آپ آزاد ہیں۔ لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ۔ (البقرہ:257) دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ آپ پہلے اپنی فیملی میں ماحول بنا کر اور انہیں اس کیلئے تیار کر کے پھر احمدیت قبول کریں۔ میں نہیں چاہتا کہ آپ بہت زیادہ پرابلم اور مخالفت مول لیں۔

برمودا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات 11 بجکر 25 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ امریکہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ امریکہ کی حضور انور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

نائب امیر مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نے بتایا کہ امیر صاحب یو ایس اے کی ہدایت کے مطابق جماعت کے مرکزی ہیڈکوارٹر بیت الرحمن میں دفتری امور کی انجام دہی سپرد ہے۔

مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نے بتایا کہ وہ نائب امیر کے ساتھ، نیشنل سیکرٹری سمعی و بصری اور ''الاسلام ویب سائیٹ'' کے انچارج ہیں۔ ہم نے MTA کیلئے پروگرام تیار کر کے بھجوائے ہیں اب تک Real Talk کے چھ پروگرام بھجوا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں کے میڈیا سے ہمارا رابطہ ہے۔ ان کو آرٹیکل اور دیگر مواد بھجواتے رہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ کوئی بھی سٹیٹمنٹ جاری کرنے سے قبل اجازت حاصل کرنی ہے اور امام کے پیچھے رہنا ہے۔ آگے قدم نہیں بڑھانا۔ اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ يُّقَاتِلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ۔

نائب امیر مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب نے بتایا کہ وہ صدر جماعت لاس اینجلیس بھی ہیں اور ویسٹ کوسٹ کی جماعتوں سے رابطہ وغیرہ بھی ان کے سپرد ہے۔ **نائب امیر مکرم منعم نعیم صاحب** نے بتایا کہ وہ ہیومینٹی فرسٹ کے چیئرمین بھی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اب یہ بات واضح ہے کہ ہیومینیٹی فرسٹ جماعت کی مین سٹریم میں شامل ہے۔ اس پر منعم نعیم صاحب نے بتایا کہ بالکل ایسے ہی ہے۔ **مکرم وسیم ملک صاحب نائب امیر یو ایس اے** نے بتایا کہ امیر صاحب امریکہ کی طرف سے جو کام سپرد ہوتے ہیں بجالاتا ہوں۔ بعد ازاں **جنرل سیکرٹری صاحب** سے حضور انور ایدہ تعالیٰ نے جماعتوں کی تعداد اور Active اور باقاعدہ رپورٹس بھجوانے والی جماعتوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ہماری 72 جماعتیں ہیں۔ جن میں سے 36 جماعتیں اپنی رپورٹس ریگولر تو نہیں بھجواتیں لیکن اپنے کام اور پروگراموں کے لحاظ سے Active ہیں۔ صرف دس جماعتیں ایسی ہیں جو ماہانہ رپورٹس بھجواتی ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ہم جماعتوں کو بذریعہ خطوط، فون اور ای میل کے ذریعہ یاددہانی کرواتے ہیں اور رابطہ رکھتے ہیں۔ امیر صاحب کی ہدایت پر بعض جماعتوں کا وزٹ بھی کرتا ہوں۔ وزٹ کرنے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی بہت زیادہ امپروومنٹ (Improvement) کی ضرورت ہے۔ آپ نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق آپ کی پچاس فیصد جماعتیں خطبات سننے، چندہ اور دیگر تربیتی پروگرام اور اجلاسات میں Active نہیں ہیں۔ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ وہ صدر جماعت Zion بھی ہیں۔ امسال 46 افراد احمدی ہوئے ہیں اور یہ لوگ مختلف قوموں سے ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ عرب لوگوں میں سے بھی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو عربوں کی بڑی پاکٹ ہیں ان میں تبلیغ کیلئے کیا پلاننگ کی ہے۔ یہاں کے عرب احمدیوں کو عربک ڈیسک کا ممبر بنائیں اور باقاعدہ پلاننگ کر کے کام کریں۔ اسی طرح افریقن امریکن ہیں، وائٹ امریکن ہیں۔ ایشین ہیں۔ ان کی ٹیمیں بنائیں اور پلاننگ اور منصوبہ بندی کریں۔ نیشنل تبلیغ ٹیم بھی بنائیں اور امیر صاحب امریکہ سے اس کی منظوری حاصل کریں۔

حضور انور نے فرمایا: اب تبلیغ کیلئے کریش پروگرام بنائیں اور جو پرانے احمدیوں کی اولادیں گم ہوچکی ہیں ان کو بھی تلاش کریں، ان کے بچوں کو تلاش کریں۔ حضور انور نے فرمایا مسیح ؑ کے بارہ میں آتا ہے کہ وہ اپنی گمشدہ بھیڑوں کو تلاش کریں گے۔

نیشنل سیکرٹری تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے چار مختلف پروگرام جاری ہیں۔

ایک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ تیار کر کے جماعتوں کو بھجواتے ہیں اور پھر اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ شوریٰ کی منظور شدہ سفارشات کی تعمیل میں ہم ورکشاپ کرتے ہیں۔ سوشل ایشو پر بھی پروگرام ہوتے ہیں جو نوجوان ممبرز آتے ہیں وہ خصوصاً ان پروگراموں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:** اگر آپ کی تمام جماعتوں کے سیکرٹری تربیت فعال ہوں تو پھر کام درست ہوتا ہے۔ آپ ذیلی تنظیموں پر انحصار نہ کریں ان کا اپنا کام ہے۔ آپ کا اپنا کام ہے۔ آپ اپنے سیکرٹریان کے کام کو مضبوط کریں۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ شعبہ تربیت کے تحت 9 ریجنل سیکرٹری ہیں جو اپنے اپنے علاقہ میں نمازوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ مختلف حلقوں میں نماز کے سینٹرز بڑھائے ہیں۔ بعض گھروں بھی نماز کے سینٹرز قائم کئے گئے ہیں۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ امیر صاحب امریکہ کی طرف سے بعض معاملے آتے ہیں تو ہم کونسلنگ بھی کرتے ہیں۔ اس وقت 46 جماعتوں میں لوکل اصلاحی کمیٹی قائم ہے۔ جس کا صدر سیکرٹری تربیت ہے اور مبلغ سلسلہ بھی اس میں شامل ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے سیکرٹری تربیت کو خاندانی جھگڑوں میں کونسلنگ میں بہت محنت کرنی چاہئے۔ شادیوں میں علیحدگی کی پرسنٹیج بڑھ رہی ہے۔ اپنی کونسلنگ ٹیم کو مضبوط کریں اور کام کرتے رہیں۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے اب تک 69 جماعتوں میں سے 2141 طلباء کے کوائف اکٹھے کر لئے ہیں۔ باقی تین جماعتوں میں طلباء نہیں ہیں۔ ہم کوائف اکٹھے کرنے کے سلسلہ میں مزید کام کر رہے ہیں اور طلباء کی خامیوں اور کمزوریوں کا بھی جائزہ لے رہے ہیں اور ہر ہفتہ نیوز لیٹر (News Letter) بھجواتے ہیں اور مختلف امور میں طلباء کی رہنمائی کرتے ہیں۔ سکالرشپ کے حصول کے بارہ میں بھی رہنمائی کی جاتی ہے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: کہ جب طلباء کے سکول کے فائنل امتحانات ہوتے ہیں تو کالج، یونیورسٹیز جانے سے قبل ان کی باقاعدہ کونسلنگ ہونی چاہئے۔ گریڈ نمبر 12 کے بعد کونسلنگ ہونی چاہئے۔ احمدی ماہرین کے علاوہ دوسرے غیر احمدی ماہرین سے بھی کونسلنگ کیلئے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ بعض چیریٹیز بھی کونسلنگ کیلئے پروفیشنلز مہیا کر دیتی ہیں اس کا بھی جائزہ لے لیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: گائیڈ کرنے کے دوران یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ کون کون سی یونیورسٹیز ٹاپ پر ہیں۔ بہتر اور اچھی ہیں۔ پھر یہ کہ کس کس مضمون میں کونسی یونیورسٹی سب سے بہتر ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ یوکے میں جو Top Ten یونیورسٹی ہیں۔ ان میں نمایاں اور اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے کو وہ ایوارڈ کا حقدار قرار دیتے ہیں جبکہ امریکہ میں ابھی ایسا نہیں ہے۔

حضورانور نے فرمایا: اپنی پچاس سٹیٹس میں ہائی رینکنگ یونیورسٹیز کا انتخاب کریں اور اسی طرح بعض یونیورسٹیز کسی خاص مضمون میں پہلے نمبر پر ہوں گی ان کو بھی لے لیں۔

نیشنل سیکرٹری تحریک جدید کو مخاطب ہوتے ہوئے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ماشاء اللہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔

سیکرٹری تحریک جدید نے بتایا کہ اس سال انشاء اللہ العزیز ہم چندہ دہندگان دس ہزار سے بڑھائیں گے۔ ہمارا بجٹ 28 فیصد زیادہ ہے۔

نیشنل سیکرٹری مال سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑی تفصیل کے ساتھ ان کے چندہ عام اور چندہ وصیت کے سالانہ بجٹ، چندہ دہندگان کی تعداد اور انکم کا جائزہ لیا اور فرمایا کہ جو چندہ عام دے رہے ہیں وہ ایورج انکم سے کم پر دے رہے ہیں۔ جماعتوں کے جو سیکرٹریان مال ہیں وہ اس پر زیادہ محنت کریں اور تشخیص بجٹ کے نظام کو بہتر بنائیں۔ اور جن کا معیار بہتر نہیں ہے اور اپنی انکم سے کم معیار پر چندہ دے رہے ہیں ان کو بتائیں کہ چندہ ٹیکس نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر دینا ہے۔ اگر شرح سے کم پر دینا ہے تو پھر باقاعدہ لکھ کر اس کی اجازت لیں۔ لیکن اپنا بجٹ صحیح بنائیں۔ **حضورانور نے فرمایا:** چندہ کی وصولی تقویٰ اور سچائی کی بنیاد پر ہونی چاہئے۔ سیکرٹری تربیت بھی اس بارہ میں کوشش کریں۔

فلاڈلفیا میں ایک بڑی مسجد کی تعمیر کا منصوبہ ہے۔ حضورانور کے دریافت فرمانے پر بتایا گیا ہے کہ تین ملین ڈالرز کا منصوبہ ہے۔ **نیشنل سیکرٹری وقف جدید** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وقف جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد 9700 ہے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس میں اضافہ کریں۔ لجنہ اور خدام کو کہیں کہ وہ بچوں کو چندہ وقف جدید کے نظام میں شامل کریں۔ ننھے مجاہد ہیں اور سات سال سے کم عمر کے ہیں وہ بھی شامل ہوں اور پھر سات سال سے پندرہ سال کی عمر کے ہیں یہ بھی شامل ہوں۔

حضورانور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ 2352 اطفال اور بچے چندہ کے نظام میں شامل ہیں۔ اس پر حضورانور نے فرمایا۔ اس سال کم از کم پانچ صد اطفال اور چھوٹے بچوں کا اضافہ کریں۔

نیشنل سیکرٹری وصایا نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کمانے والے ممبران کی تعداد 4850 ہے اور موصیان کی مجموعی تعداد 2273 ہے۔ اس پر **حضورانور نے فرمایا** کہ اس تعداد میں ہاؤس وائف اور طالب علم بھی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ ابھی تک کمانے والوں کا پچاس فیصد ٹارگٹ حاصل نہیں کر سکے۔

نیشنل سیکرٹری وصایا نے بتایا کہ ابھی تک بعض جماعتی عہدیداران نے بھی وصیت نہیں کی۔ اس پر **حضورانور نے فرمایا** کہ کوششیں کرتے رہیں اور مبلغین سلسلہ سے مدد لیں اور ان کو ان کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔

نیشنل سیکرٹری امور عامہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سوشل سروسز کے پروگرام جاری ہیں۔ 833 ضرورت مند فیملیز کی خوراک اور ادویات کے ذریعہ مدد کی جا رہی ہے۔

حضورانور نے فرمایا جو اسائیلم سیکرز آ رہے ہیں ان کی بھی مدد کریں اور ان کو باقاعدہ جماعت کے سسٹم میں لائیں ورنہ بعض نوجوان ضائع ہو جاتے ہیں۔

نیشنل سیکرٹری امور خارجہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ہر جماعت میں کم از کم پچاس فیصد سرکردہ لوگوں سے رابطہ قائم ہو۔ اس بارہ میں 66 جماعتوں میں کام ہو رہا ہے اور رابطے قائم ہو رہے ہیں۔ میئرز اور لوکل آفیشلز سے میٹنگ ہو رہی ہیں اور مختلف ممالک میں پرسیکیوشن کے حوالہ سے بات ہو رہی ہے۔

ہم نے اپنے نیشنل سیمینار میں سیکرٹریان امور خارجہ کی ٹریننگ کی ہے۔ ہماری امور خارجہ کی ٹیم میں 52 لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب ٹرینڈ ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب مَیں کسی چیز سے روکتا ہوں تو اس کے پیچھے کوئی وجہ ہوتی ہے۔ آپ کے نزدیک صرف یہاں کے حالات ہوتے ہیں جبکہ میری ساری دنیا کے حالات پر نظر ہوتی ہے۔ پاکستان میں جماعتی حالات بھی مدّنظر ہوتے ہیں۔ بعض امور کی وجہ سے مخالفت بڑھ جاتی ہے۔

نیشنل سیکرٹری ضیافت کو حضورانور نے فرمایا: ٹھیک ہے آجکل تو آپ کا شعبہ کام کر رہا ہے۔

نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ نے بتایا کہ وہ صدر جماعت ولنگبرو بھی ہیں۔ اس وقت رشتہ ناطہ کی فہرست میں 362 نام ہیں جن میں 157 لڑکے اور 205 لڑکیاں ہیں۔

حضورانور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ پچاس سے اوپر رشتے تجویز کئے گئے ہیں۔

صدر صاحب انصار اللہ کو فرمایا کہ آپ کے ساتھ تو ابھی علیحدہ میٹنگ ہوگی۔

نیشنل سیکرٹری زراعت نے بتایا کہ بیت الرحمن میں نمونہ کے طور پر ایک فارم بنایا ہوا ہے۔ سبزیاں وغیرہ اگائی ہیں۔ تاکہ لوگوں کو علم ہو کہ کس طرح فارم بنانا ہے۔

حضورانور نے فرمایا: ہماری مساجد میں ایسی جگہیں ہیں جہاں گرین ایریا ہے وہاں گرین ہاؤس بن سکتا ہے۔ سبزیاں اگائی جاسکتی ہیں۔ گارڈن وغیرہ بنایا جاسکتا ہے۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ تعلیم القرآن کا کام ہو رہا ہے۔ حضورانور نے دریافت فرمایا۔ کیا آپ نے سروے کیا ہے کتنے بچے پڑھ رہے ہیں؟ اس پر سیکرٹری تعلیم القرآن نے بتایا کہ 629 اطفال میں 98 ایسے ہیں جنہوں نے ابھی ناظرہ مکمل نہیں کیا۔ اسی طرح 65 سال کی عمر کے بعض انصار ایسے بھی ہیں جنہوں نے اب قرآن کریم سیکھا ہے۔ ہم اس طرف بھی توجہ دے رہے ہیں کہ نئے آنے والے پڑھنا سیکھیں۔

وقف عارضی کے حوالہ سے رپورٹ دیتے ہوئے سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ 20 لوگ سالانہ وقف عارضی کرتے ہیں۔ اس پر **حضورانور نے فرمایا:** انصار اللہ کے ممبرز کو کہیں کہ وقف عارضی کیا کریں یہ لوگ تو فارغ ہوتے ہیں۔

انٹرنل آڈیٹر نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اکاؤنٹ باقاعدہ چیک کرتا ہوں۔ لوکل آڈیٹر مقامی جماعتوں کے آڈٹ کرتے ہیں جبکہ میں مرکزی ہیڈکوارٹر کے حسابات کا آڈٹ کرتا ہوں۔

نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت کو حضورانور نے فرمایا کہ آپ نے کیا پلان بنایا ہوا ہے۔ آپ کا کیا پروگرام ہے۔ اب اسائیلم سیکرز آ رہے ہیں۔ ان کیلئے ضرورت ہوگی۔ ان کیلئے بھی کام کریں۔

نیشنل سیکرٹری اشاعت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے قرآن کریم شائع کرنا ہے۔ اس کیلئے تیاری کر رہے ہیں۔

نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو نے بتایا کہ واقفین نو بچوں کی کل تعداد 721 ہے۔ 341 بچے 15 سال سے اوپر کی عمر کے ہیں جن میں سے 192 نے وقف فارم پُر کر دیا ہوا ہے۔ باقی نے ابھی کرنا ہے۔ حضورانور نے فرمایا جنہوں نے کرنا ہے ان سے کروائیں۔ حضورانور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری وقف نو نے بتایا کہ اکثر بچے اب اپنی تعلیم کے آخری سالوں میں ہیں۔ **حضورانور نے فرمایا:** یوکے میں واقفات نو کے لئے ''مریم'' رسالہ کا اجراء کیا ہے۔ وہاں سے اس کی مزید کاپیاں منگوالیں۔ واقفین نو کیلئے ''اسماعیل'' کے نام سے رسالہ کا اجراء ہوا ہے۔ میرا پیغام اس میں شائع ہوا ہے وہ ہر وقف نَو تک جانا چاہئے۔ **امین نے بتایا** کہ بینک کا حساب رکھتا ہوں کہ کتنا خرچ ہو رہا ہے اور کتنا اکاؤنٹ میں موجود ہے۔

ایڈیشنل سیکرٹری وقف جدید نے بتایا کہ نئے آنے والوں کو نظام میں شامل کرتے ہیں۔ اس سال جو نئے داخل ہو رہے ہیں ان کو شامل کیا جا رہا ہے۔

مبلغین نے بھی باری باری اپنی رپورٹ پیش کی۔

مبلغ سلسلہ یحییٰ لقمان صاحب نے بتایا کہ 6 سٹیٹس میں آٹھ جماعتیں میرے سپرد ہیں اور بہت دور دور پھیلی ہوئی ہیں۔ ایک جماعت میں دس گھنٹے کا سفر کر کے جاتا ہوں اور وہاں پھر ہفتہ بھر قیام ہوتا ہے۔

انعام الحق کوثر صاحب مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ مڈویسٹ ریجن میں نو جماعتیں ہیں اور 300 میل کے اندر اندر جماعتیں ہیں۔ جماعتوں کے دورہ جات کے دوران دعوتی اور تعلیم القرآن کلاسز خود لیتا ہوں۔

ارشاد احمد ملہی صاحب مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ ان کے پاس چار سٹیٹس میں آٹھ جماعتیں ہیں ڈیٹرائٹ جماعت سب سے بڑی ہے اور ڈیٹن سے چار گھنٹے کی ڈرائیو پر ہے۔

شمشاد ناصر صاحب مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ ویسٹ کوسٹ میں میرے سپرد سات جماعتیں ہیں سب سے بڑی جماعت لاس اینجلس ہے۔ اس کے چھ صد ممبرز ہیں۔ جو سب سے چھوٹی جماعت ہے وہ 20 سے 30 ممبران پر مشتمل ہے۔ مبلغ سلسلہ ظفر احمد سرور صاحب نے بتایا کہ ان کے پاس تین مختلف سٹیٹس میں آٹھ جماعتیں ہیں۔ ہر جمعہ مختلف جماعتوں میں جا کر پڑھاتا ہوں سب سے بڑی جماعت بوسٹن میں ہے۔ مبشر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ نارتھ ویسٹ ریجن میں سات جماعتیں ہیں۔ سب سے دُور والی جماعت سیاٹل ہے جس کا فاصلہ 800 میل ہے۔ مبلغ سلسلہ محمد ظفر اللہ ہنجرا صاحب نے بتایا کہ پانچ سٹیٹس میں میری 7 جماعتیں ہیں۔ ہیوسٹن اور ڈلاس بڑی جماعتیں ہیں اور دونوں کی تعداد پانچ صد کے قریب ہے۔ مبلغ سلسلہ اظہر حنیف صاحب نے بتایا کہ میرا سینٹر ولنگبرو میں ہے۔ اور دو صد میل کے اندر اندر میری چھ جماعتیں ہیں۔ مکرم داؤد احمد حنیف صاحب اور محمد سعید خالد صاحب کے بارہ میں حضورانور نے فرمایا کہ آپ کے کاموں کا مجھے علم ہے۔ Caribbean Islands کے جو ممالک ہیں وہ آپ کے سپرد ہیں۔

نیشنل مجلس عاملہ یو ایس اے کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ سوا ایک بجے ختم ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کی حضورانور کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ امریکہ کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد نائب صدر مجلس انصار اللہ سے ان کے سپرد کاموں کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر **نائب صدر صاحب** نے بتایا کہ پیچھے ہٹے ہوئے لوگوں سے رابطہ کر کے ان کو قریب لانا ان کے ذمہ ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کی کیٹیگری بنائیں۔ بعض عہدیداران سے ناراض ہو کر پیچھے ہٹے ہوں گے۔ بعض کسی اور وجہ سے ہٹے ہوں گے۔ سارا جائزہ لیں کہ کیا وجہ ہے کہ ان کا اعتماد ختم ہوا۔ یہ کیوں پیچھے ہٹے ہیں ہر ایک کا انفرادی جائزہ لیں پھر ان کو قریب لائیں۔ ان کے قریب لانے کیلئے ایسے لوگوں کو مقرر کریں جن کی وہ عزت واحترام کرتے ہیں۔

نائب صدر صف دوم سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ کتنے انصار ورزش کرتے ہیں۔ سائیکل چلاتے ہیں یا پیدل سیر کرتے ہیں۔ حضورانور نے فرمایا کہ ہر مجلس کا Data اکٹھا کریں کہ کتنے ورزش کرنے والے ہیں اور سائیکل چلانے والے یا پیدل چلنے والے ہیں۔ سال میں دو تین دفعہ Walk آرگنائز کرلیا کریں۔

ایک نائب صدر صاحب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ انصار کی ویب سائٹ آرگنائز کرتے ہیں

قائد عمومی نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ ہماری 68 مجالس ہیں اور ان میں سے صرف ایک مجلس سست ہے باقی 67 مجالس اپنی رپورٹ ریگولر بھجواتی ہیں۔ انصار کی مجموعی تعداد 2602 ہے۔ جب مجالس سے رپورٹس آتی ہیں تو قائدین اور صدر صاحب ان رپورٹس پر اپنا تبصرہ دیتے ہیں۔ ریجنل ناظمین بھی اپنے ریمارکس دیتے ہیں۔ پھر یہ ریمارکس زعماء مجالس کو بھجوائے جاتے ہیں۔

قائد تبلیغ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال انصار اللہ کے تحت پانچ نئے احمدی ہوئے ہیں۔ حضورانور نے فرمایا کہ داعیان الی اللہ کی کوئی سپیشل ٹیم ہے یا کسی کی ذاتی کوششوں کے نتیجہ میں یہ لوگ احمدی ہوئے ہیں۔ اس پر قائد تبلیغ نے بتایا کہ ذاتی رابطوں کے نتیجہ میں ان لوگوں نے بیعت کی ہے۔

قائد اشاعت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہر ماہ ہم اپنا رسالہ بھی شائع کرتے ہیں اور مجالس کو

News Letter بھی جاری کرتے ہیں۔ **قائد مال** نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 2602 انصار ہیں اور ہمارا سالانہ بجٹ 3,98000 ڈالرز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ جو فارغ ہو چکے ہیں۔ ریٹائر ہو چکے ہیں ان کے ماہانہ چندہ کے لئے اپنی مجلس شوریٰ میں معاملہ رکھ کر کوئی رقم معین کریں۔

قائد تعلیم القرآن نے بتایا کہ آن لائن کلاسز لی جارہی ہیں۔ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا** کہ جو انگلش سپیکنگ انصار نومبائعین ہیں۔ ان کے لئے تعلیم القرآن کی ذمہ دار بھی آپ کے سپرد ہے۔ بیشک نومبائعین کے قائدان کیلئے کام کر رہے ہیں مگر آپ کی اپنی ذمہ داری ہے۔ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا** کہ واقفین عارضی کے نظام کو مضبوط بنائیں اور اس میں نئے آنے والے اسائیلم سیکرز کو بھی شامل کریں۔

آڈیٹر مجلس انصار اللہ نے بتایا کہ وہ ہر سہ ماہی آڈٹ کرتے ہیں اب جلسہ کے بعد سینٹر کا آڈٹ کرنا ہے۔

قائد تربیت نومبائعین نے بتایا کہ 43 نومبائعین تھے۔ اب 38 رہ گئے ہیں باقی پانچ تین سال کی حد عبور کر چکے ہیں اور جماعتی نظام کا حصہ بن گئے ہیں۔ جو اس وقت زیر تربیت ہیں ان میں سے بعض Active ہیں۔ تبلیغ بھی کرتے ہیں اور تربیتی پروگراموں میں شامل ہوتے ہیں۔ مجالس میں سیکرٹریان تربیت کے ان لوگوں سے رابطے ہیں۔

قائد تجنید نے بتایا کہ انصار کی تجنید 2602 ہے۔ اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ عام طور پر تجنید اور مال کا فگر ایک جیسا نہیں ہوتا۔ آپ گراس روٹ لیول پر آرگنائز کریں اور اپنی تجنید کا ایک دفعہ پھر جائزہ لیں۔

قائد ایثار نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم ضرورتمندوں کیلئے میڈیکل کیمپس اور بلڈ ڈونیشن کے ذریعہ مدد کرتے ہیں۔ ان کو ادویات بھی فراہم کرتے ہیں۔ خوراک بھی مہیا کرتے ہیں اور احمدی احباب کو کمپیوٹر ٹریننگ دیتے ہیں اور ان کو انٹرویو وغیرہ کیلئے تیار کرتے ہیں۔

قائد وقف جدید نے بتایا کہ وہ مجالس سے مل کر پروگرام بناتے ہیں۔

قائد صحت جسمانی نے بتایا کہ انصار کو تلقین کی ہے کہ وہ سائیکل کا استعمال کریں۔ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا** کہ نائب صدر صف دوم کے ساتھ مل کر اپنا پروگرام ترتیب دیں۔

قائد تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے مطالعہ کیلئے کتب مقرر کی ہوئی ہیں اور سال میں دو مرتبہ امتحان بھی لیتے ہیں جس میں سے 26 سے 32 فیصد انصار حصہ لیتے ہیں۔ **حضور انور نے ہدایت فرمائی** کہ ایک تو اس تعداد کو بہتر کریں اور دوسرے کتاب شرائط بیعت بھی اپنے نصاب میں رکھیں اور کوشش کریں کہ 80 فیصد انصار امتحان میں شریک ہوں اور اس ٹارگٹ کو حاصل کریں۔

قائد تربیت نے بتایا کہ ہم انصار کو نمازوں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں اس پر **حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا** کہ جو ایک دو نمازوں میں آرہے ہیں ان کو توجہ دلائیں کہ زیادہ میں آئیں۔ اور جو باقاعدہ پانچ نمازیں ادا کر رہے ہیں ان کو توجہ دلائیں کہ تہجد ادا کریں۔ نوافل ادا کریں اور اپنی توجہ خدا کی طرف رکھیں۔

قائد تحریک جدید نے بتایا کہ تحریک جدید کے چندہ میں 9 لاکھ ڈالر انصار اللہ کی طرف سے شامل تھا اور 54 فیصد انصار اللہ کی شمولیت تھی۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے ریجنل ناظمین کا تعارف حاصل کیا۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ دو بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوئی۔

اس کے بعد تصاویر کا پروگرام تھا۔ درج ذیل مجالس عاملہ اور شعبوں نے باری باری گروپ کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ، نیشنل مجلس عاملہ جماعت امریکہ، مبلغین سلسلہ امریکہ، تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے اولڈ سٹوڈنٹ، ہیومینیٹی فرسٹ یو۔ ایس۔ اے الاسلام، MTA، تعلیم القرآن، مردوں اور خواتین کے گروپس نے علیحدہ علیحدہ تصویر بنوائی۔

فلاڈلفیا کی مسجد کا نقشہ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فلاڈلفیا میں جماعت کی ایک بڑی مسجد کا نقشہ ملاحظہ فرمایا۔ اس مسجد کی اب تعمیر شروع ہونی ہے۔ یہ مسجد دو منزلہ ہے اور دو ایکڑ قطعہ زمین پر تعمیر ہو رہی ہے۔ اس میں نماز کیلئے مردوں اور خواتین کے ہال کے علاوہ (جس میں آٹھ صد افراد نماز ادا کر سکیں گے) دفاتر مشن ہاؤس، مبلغ کی رہائش، کانفرنس روم، کلاس روم، لجنہ کے آفسز، چلڈرن روم، ملٹی پرپز ہال اور جماعتی کچن شامل ہیں۔ اس کی تعمیر پر تین ملین ڈالر کا منصوبہ ہے۔ مکرم صدر صاحب جماعت نے اس موقع پر مسجد مبارک قادیان، مسجد اقصیٰ قادیان اور بیت الدعا قادیان کی ایک ایک اینٹ دعا کیلئے پیش کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" کی انگوٹھی باری باری ان تینوں اینٹوں پر رکھی اور دعا کی۔ یہ تینوں اینٹیں اس مسجد کی بنیاد میں نصب کی جائیں گی۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب نائب امیر یو ایس اے و صدر جماعت لاس انجلیس کی فیملی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

بعد ازاں مجلس خدام الاحمدیہ کی سیکیورٹی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اور شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔

اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ہادی Harrisburg تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج مجموعی طور پر 54 فیملیز کے 432 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والی فیملیز درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں: جارجیا، Sacramento، Kansas City سیاٹل، پورٹ لینڈ، لاس اینجلس ایسٹ، لاس اینجلس ویسٹ، Rochester, Miami, Binghamton, Tulas, Phoenix, Silicon, valley, Dallas, Buffelo, Syracuse, Tucsaon, Houston سنٹرل ورجینیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجکر 25 منٹ پر ختم ہوا۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتر سے باہر تشریف لائے تو بہت سی فیملیز گیلری میں کھڑی تھیں جن کی ملاقات نہیں ہو سکی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ از راہ شفقت ہر فیملی کے پاس سے گزرے۔ اور ان سے گفتگو فرمائی۔ فیملی نے سلام عرض کیا اور دعا کی درخواستیں کیں۔ مردوں نے شرف مصافحہ کیا۔ ساتھ ساتھ تصاویر بھی بنتی رہیں۔ یوں یہ سبھی فیملیز بھی شرف ملاقات سے فیضیاب ہوئیں۔

نو بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ہادی میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد دس بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

جولائی 2012ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر ہوٹل کے ایک ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

کینیڈا کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق یہاں Harrisburg (امریکہ) سے ٹورانٹو کینیڈا کے لئے روانگی تھی۔ صبح نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ سے نیچے لابی (Lobby) میں تشریف لائے جہاں ضیافت کی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ بعد ازاں ہوٹل سے ''مسجد ہادی'' کے لئے روانگی ہوئی جہاں احباب جماعت مرد و خواتین، جوان، بوڑھے، بچے بچیاں صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔ صبح نو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد ہادی'' تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ احباب نے پُرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔

مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت USA، مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج امریکہ اور مکرم محمد اکرم خالد صاحب صدر جماعت Harrisburg نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بچیوں کے گروپ اس موقع پر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا دعائیہ کلام ؏

جاتے ہو میری جان خدا حافظ و ناصر

پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ان عشاق کے درمیان کھڑے تھے۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ حضور اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے ان عشاق کے والہانہ نعروں اور سلام کا جواب دے رہے تھے۔ جدائی کے لمحات تھے اور ماحول بڑا پُرسوز تھا۔ سبھی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے ایک بار پھر سب کو السلام علیکم کہا اور گاڑی میں تشریف فرما ہوئے۔

حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ چلتی ہوئی مسجد ہادی کے بیرونی گیٹ سے باہر نکلی۔ اس دوران احباب جماعت مرد و خواتین مسلسل اپنے ہاتھ ہلاتے رہے۔

Harrisburg شہر سے Buffalo کی طرف امریکہ اور کینیڈا کے بارڈر تک کا فاصلہ 331 میل یعنی 532 کلومیٹر ہے۔ Harrisburg شہر سے روچیسٹر (Rochester) تک ہائی وے 15 کا روٹ اختیار کیا گیا۔ یہ راستہ سرسبز و شاداب پہاڑوں اور خوبصورت وادیوں پر مشتمل ہے اور ہر موڑ کے بعد ایک نیا نظارہ آجاتا ہے۔ اس خوبصورت راستہ پر سفر کرتے ہوئے سوا ایک بجے کے قریب Geneseo نامی قصبہ میں دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے قافلہ رکا۔ ایک ریسٹورنٹ Applebee's میں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا اور اسی ریسٹورنٹ کے ایک حصہ میں کرسیاں اور میز ہٹا کر اور جگہ خالی کر کے نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا۔ ہوٹل کے مالک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شخصیت سے متاثر ہو کر بڑی فراخدلی سے یہ ساری جگہ خالی کروائی اور باقاعدہ کھانے کے لئے لگے ہوئے ٹیبل اور کرسیاں ہٹا دیں۔

یہاں سے فارغ ہو کر تین بجے کے قریب آگے روانگی ہوئی اور روچیسٹر (Rochester) شہر کے بعد ہائی وے 90 کا روٹ لیا گیا جو باقاعدہ بڑی اور کشادہ موٹر وے ہے اور یہاں سے قریباً دو گھنٹہ کے سفر کے بعد امریکہ اور کینیڈا کے بارڈر پر پہنچے۔ اس کے بعد سیدنا حضور انور کینیڈا کی سرحد میں داخل ہوئے جہاں وزیر اعظم کینیڈا کے نمائندوں کی طرف سے پرتپاک استقبال کیا گیا۔

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

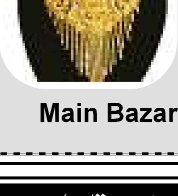

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57	SUBSCRIPTION
MUNEER AHMAD KHADIM Tel. : (0091) 1872-224757 (Mob.): " 9876376441 (Mob.): " 9915379255 badrqadian@rediffmail.com	ہفت روزہ بدر قادیان **Weekly BADR Qadian** Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Vol. 61 Thursday 8-15 NOV 2012 Issue No : 45-46	ANNUAL : Rs. 500/- **By Air** : 45 Pounds or 70 U.S. $: 50 Euro : 70 Canadian Dollar

”حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے اور دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔“

ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

آؤ لوگو کہ یہیں نُورِ خُدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے
(درثمین)

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH
MUHAMMAD IS THE MESSENGER OF ALLAH

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جسکی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار
(درثمین)

جلسہ سالانہ

تحقیق حق اور تعلیم اسلام وصداقت احمدیت معلوم کرنے کا بہترین موقعہ

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا ۱۲۱واں

خُدا تعالےٰ کی عظیمُ الشان قُدرتوں کا ایک نِشان

29th SAT
30th SUN
31st MON
DEC. 2012
INSHA ALLAH

AT
MOHALLAH AHMADIYYA
QADIAN
143516

انشاءاللہ
ہفتہ 29
اتوار 30
سوموار 31
دسمبر 2012ء
منعقد ہوگا
بمقام
محلہ احمدیہ قادیان

121th JALSA SALANA

ANNUAL CONVENTION QADIAN

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جسکی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل، صفحہ ۳۴۱، ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

پروگرام

امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حقائق ومعارف سے بھرپور، ایمان افروز اختتامی خطاب کے علاوہ جو 31ر دسمبر بروز سوموار بعد دوپہر ہوگا مندرجہ ذیل عنوانات پر علماء کرام کی تقاریر ہوں گی۔

(۱) ہستی باری تعالیٰ انبیاء کی تائید ونصرت کی روشنی میں اور اسکے ثمرات۔
(۲) سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عائلی زندگی کی روشنی میں۔
(۳) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مخالفین سے حسن سلوک کی روشنی میں۔
(۴) سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت عبد الرحمٰن بن عوف وحضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے قمر الانبیاء۔
(۵) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعتی ترقیات کی روشنی میں۔
(۶) خلافت احمدیہ اسلامیہ سے روگردانی کے نتیجہ میں عالم اسلام کی المناک حالت اور اس کا حل۔
(۷) جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن۔
(۸) ختم نبوت اور جماعت احمدیہ۔
(۹) جماعت احمدیہ کی مالی قربانی اور اسکے نتیجہ میں پیدا ہونے والا روحانی انقلاب۔
(۱۰) خلافت خامسہ کی برکات عصر حاضر کی جدید ایجادات اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات۔
(۱۱) انسانی زندگی کا مقصد اسلامی تعلیمات کی روشنی میں (بزبان پنجابی)۔
(۱۲) جماعت احمدیہ کی سماجی خدمات۔

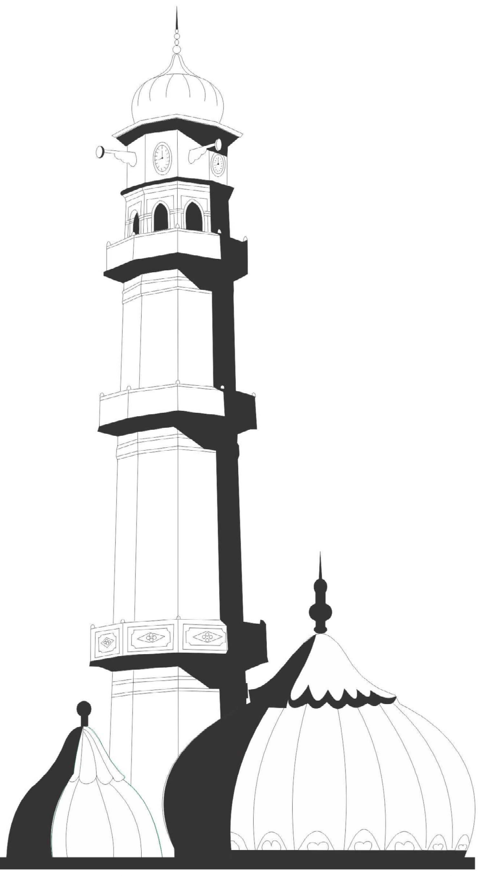

جلسہ کی تقاریر کا رواں ترجمہ عربی، انگریزی، بنگلہ، ملیالم، تامل، کنڑ، تیلگو وغیرہ زبانوں میں ہوگا۔

ضروری نوٹ: (۱) بیرون ہند سے بھی زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے (۲) تقاریر کے دوران کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی (۳) ہمارا جلسہ خالص روحانی اور مذہبی جلسہ ہے اس تقریب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں

الدّاعی :- ناظر اصلاح وارشاد قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب بھارت پن کوڈ:۱۴۳۵۱۶

Ph. : 01872-222763 (O)
Mobile: 09872241987
09417485781
Fax : 01872-221064

Contact Address : NAZIR ISLAH-O-IRSHAD, QADIAN, GURDASPUR DISTRICT, PUNJAB, PIN-143516

کمپوزنگ وڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان